تنظیم المدارس (اہلِ سنت)، پاکستان کے جدید نصاب کے عین مطابق

برائے طالبات

نورانی گائیڈ

حل شدہ پرچہ جات

عامہ 1

سوالیہ پرچہ کے ساتھ



مفتی محمد احمد نورانی دامت برکاتہم عالیہ

ترتیب

درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2016ء

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2017ء

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2019ء

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ!

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحَابِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہِ

ہمارے ادارہ کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ بھی تھا کہ قرآن کریم کے تراجم وتفاسیر، کتب احادیث نبوی کے تراجم وشروحات، کتبِ فقہ کے تراجم وشروحات کتب درس نظامی کے تراجم وشروحات اور بالخصوص نصابِ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے تراجم وشروحات کو معیاری طباعت اور مناسب داموں میں خواص وعوام اور طلباء وطالبات کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ مختصر عرصہ کی مخلصانہ سعی سے اس مقصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟ یہ بات ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ تاہم بطور فخر نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر ہم اس حقیقت کا اظہار ضرور کریں گے کہ وطن عزیز پاکستان کا کوئی جامعہ، کوئی لائبریری، کوئی مدرسہ اور کوئی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ہماری مطبوعات موجود نہ ہوں۔ فالحمد للہ علٰی ذٰلك

علوم وفنون کی اشاعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ طلباء وطالبات کی آسانی اور امتحان میں کامیابی کے لیے تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے سابقہ پرچہ جات حل کر کے پیش کیے جائیں۔ اس وقت ہم ”نورانی گائیڈ (حل شدہ پرچہ جات)“ کے نام سے تمام درجات کی طالبات کے لیے علمی تحفہ پیش کر رہے ہیں، جو ہمارے قلمی معاون جناب مفتی محمد احمد نورانی صاحب کے قلم کا شاہکار ہے۔ نصابی کتب کا درس لینے کے بعد اس حل شدہ پرچہ جات کا مطالعہ سونے پر سہاگہ کے مترادف ہے اور یقینی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطالعہ سے ایک طرف تنظیم المدارس کے پرچہ جات کا خاکہ سامنے آئے گا اور دوسری طرف ان کے حل کرنے کی عملی مشق حاصل ہوگی۔ اگر آپ ہماری اس کاوش کے حوالے سے اپنی قیمتی آراء دینا پسند کریں، تو ہم ان آراء کا احترام کریں گے۔

آپ کا مخلص: شبیر حسین

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

القسم الاوّل: قرآن مجید وترجمہ

سوال ۱: درج ذیل آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

۱- وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنۡ لَّا یَعۡلَمُوۡنَ ۝

۲- وَاِنۡ كُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۝

۳- هُوَ الَّذِیۡ خَلَقَ لَكُمۡ مَّا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا ثُمَّ اسۡتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ فَسَوّٰهُنَّ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۝

۴- وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡـًٔا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ۝

۵- وَاِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِیۡنَ ۝

۶- اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ یَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ؕ وَاِنَّ فَرِیۡقًا مِّنۡهُمۡ لَیَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ۝

۷- یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوۡا مِمَّا فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ۝

۸- كُتِبَ عَلَیۡكُمۡ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ اِنۡ تَرَكَ خَیۡرَا ۚ ۖ الۡوَصِیَّةُ لِلۡوَالِدَیۡنِ وَالۡاَقۡرَبِیۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ۚ حَقًّا عَلَی الۡمُتَّقِیۡنَ ۝

۹- هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝

۱۰- اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

جواب: ترجمۃ الآیات المبارکۃ:

۱- اور جب انہیں کہا جائے کہ تم ایمان لاؤ جس طرح لوگ ایمان لائے تو وہ کہتے ہیں کیا ہم بیوقوف لوگوں کی طرح ایمان لائیں؟ خبردار! وہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن وہ اس بات کو جانتے نہیں ہیں۔

۲- اگر تم اس میں شک کرتے ہو جو چیز ہم نے اپنے بندے پر اتاری تو تم اس کی مثل ایک سورت بنا کر لے آؤ اور اپنے ساتھ اللہ کے علاوہ دوسرے اپنے حمایتیوں کو بھی ملا لو، اگر تم سچے ہو۔

۳- وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کی ہر چیز پیدا کی پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا تو سات آسمان بنا ڈالے اور وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

۴- اور تم اس دن سے ڈرو جس میں کسی کو کوئی چیز نفع نہیں دے گی، نہ اس کی سفارش قبول کی جائے گی، نہ اس سے معاوضہ قبول کیا جائے گا اور ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔

۵- اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ بیشک تمہارا پروردگار حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، انہوں نے کہا: کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خدا کی پناہ کہ میں جاہل لوگوں سے ہو جاؤں۔

۶- وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب عطا کی، وہ اسی نبی کو اس طرح جانتے ہیں جس طرح اپنے لڑکوں کو جانتے ہیں۔ بیشک ان میں ایک گروہ ایسا ہے جو عمداً حق کو چھپاتے ہیں۔

۷- اے لوگو ایمان والو! تم زمین میں پاک وحلال رزق کھاؤ اور تم شیطان کی پیروی نہ کرو، کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۸- تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت واقع ہو جائے، وہ ترکہ چھوڑ

جائے اور اپنے والدین اور اقرباء کو دستور کے مطابق وصیت بھی کر جائے، تو یہ اہل تقویٰ پر ضروری ہے۔

۹- وہ یہی چاہتے ہیں کہ ان کے پاس بادلوں میں چھپا عذاب نازل ہو جائے، فرشتے نزول کر آئیں اور کام ہو جائے۔ تمام کاموں کا انجام اللہ کے ہاں ہے۔

۱۰- بیشک جو لوگ ایمان لائے، انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں ہجرت کی۔ یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید رکھتے ہیں جو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

القسم الثانی: تجوید

سوال۲: درج ذیل حروف کی تعریفات کریں اور مثالیں تحریر کریں؟

(۱) حروف غیر متشابہ (۲) حروف شجریہ (۳) حروف شفویہ (۴) حروف مختلف المخرج (۵) حروف مدہ (۶) حروف قمریہ (۷) حروف شمسیہ۔

جواب: (۱) حروف غیر متشابہ: وہ حروف ہیں جن کی شکل باہم ملتی ہوئی نہ ہو مثلاً ب، ج۔

(۲) حروف شجریہ: وہ حروف ہیں جو وسط زبان اور مقابل کے تالوں سے ادا ہوتے ہیں مثلاً ج، ش، ی۔

(۳) حروف شفویہ: یہ وہ حروف ہیں جو ہونٹوں سے ادا ہوں مثلاً ب، م، ف۔

(۴) حروف مختلف المخرج: وہ حروف ہیں جن کے مخارج مختلف ہوں مثلاً ب، ج۔

(۵) حروف مدہ: وہ حروف ہیں جو ہوا میں ختم ہوتے ہوں مثلاً واؤ، الف، یاء بشرطیکہ ان کے ماقبل کی حرکت ان کے موافق ہو۔

(۶) حروف قمریہ: وہ حروف ہیں جن کے شروع میں الف، لام پڑھا جائے مثلاً اَلْقَلَمُ۔

(۷) حروف شمسیہ: وہ حروف ہیں جن کے شروع میں الف، لام نہ پڑھا جائے مثلاً اَلتَّمْرُ۔

سوال۳: (الف) اصول مخارج کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟

(ب) صفات لازمہ متضادہ میں سے ہر ایک صفت اور اس کی ضد تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصول مخارج: اصول مخارج کی تعداد پانچ ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

(۱) حلق (۲) جوف دہن (۳) شفتین (۴) لسان (۵) خیشوم

(ب) صفات لازمہ متضادہ میں سے ہر ایک صفت اور اس کی ضد:

صفت	ضد	صفت	ضد
(۱) اطباق	انفتاح	(۲) ہمس	جہر
(۳) اذلاق	اصمات	(۴) شدت	رخاوت
(۵) استعلاء	استفال		

سوال۴: درج ذیل اصطلاحات تجوید کی تعریفات اور مثالیں تحریر کریں؟

(۱) اظہار (۲) قلب (۳) مد متصل (۴) وقف تام (۵) ادغام مثلین۔

جواب: اصطلاحات تجوید کی تعریف اور مثالیں:

مندرجہ بالا اصطلاحات تجوید کی تعریفات مع مثالیں درج ذیل ہیں:

(۱) اظہار: نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنہ کے ادا کرنا مثلاً مِنْ خَوْفٍ۔

(۲) قلب: نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل دینے کو کہتے ہیں مثلاً کِرَامٍ بَرَرَۃٍ۔

(۳) مد منفصل: جب حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو مثلاً اِنِّیْٓ اَخَافُ۔

(۴) وقف تام: جس کلمہ پر وقف کیا ہو اس کا لفظی یا معنوی تعلق مابعد والے کلمہ سے نہ ہو مثلاً اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(۵) ادغام مثلین: ایک جنس کے دو حروف ایک کلمہ یا دو کلموں میں آجائیں، پہلا ساکن جبکہ دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کر کے پڑھنے کو کہا جاتا ہے مثلاً اِذْ ذَّھَبَ۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث وادب عربی

القسم الاوّل: حدیث نبوی

سوال۱: عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ قال بینما نحن جلوس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب، شدید سواد الشعر لایری علیہ اثر السفر ولایعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ۔

حدیث شریف کا ترجمہ کریں، نیز بتائیں کہ اس سے اہل سنت و جماعت کا کون سا عقیدہ ثابت ہوتا ہے؟

جواب: ترجمۃ الحدیث:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک ایک سفید کپڑوں والا اور سیاہ بالوں والا شخص ہمارے پاس آیا، اس پر سفر کی کوئی علامت نہیں تھی اور ہم میں سے بھی کوئی اسے نہیں پہچانتا تھا۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے جبکہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں زانوؤں پر رکھ لیے۔

عقیدہ کی وضاحت:

ہمارا اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء بالخصوص امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کا ادب واحترام کرنا چاہیے کیونکہ یہ ایمان کی جڑ ہے۔ آج بھی روضہ رسول صلی اللہ

علیہ وسلم پر حاضری کے دوران ادب واحترام کو پیش نظر رکھا جائے تو حاضری بامقصد اور بارآور ہوجائے گی۔اس کی عقیدہ کی اصل ودلیل زیر مطالعہ حدیث ہے۔جس میں تصریح ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور سراپا ادب بن کر عملی طور پر اس ذات اقدس کے ادب کو پیش نظر رکھنے کا درس دیا۔

سوال۲: فو اللہ الذی لا الٰہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی مایکون بینہ وبینھا الاذراع فلیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلھا وان احدکم یعمل بعمل اھل النار حتی مایکون بینہ وبینھا الاذراع فلیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلھا ۔

درج بالا حدیث کا ترجمہ اور تشریح؟

جواب: ترجمۃ الحدیث: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔کوئی شخص جنتی لوگوں کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے مگر نوشتہ اس پر غالب آجاتا ہے تو وہ جہنمی لوگوں کا عمل کرتا ہے اور وہ جہنم میں داخل ہوجاتا ہے۔کوئی شخص جہنمی لوگوں کے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے مابین ایک بالشت کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو نوشتہ غالب آجاتا ہے اور وہ اہل جنت کا عمل کرتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔

تشریح الحدیث: اس حدیث میں باب العقائد کے بنیادی عقیدہ کی وضاحت کی گئی ہے۔تقدیر خواہ اچھی ہو یا بری لکھی جاچکی ہے اور اس پر ایمان ویقین ضروری ہے۔اس کا منکر مومن نہیں ہوسکتا۔کوئی شخص تاحیات اہل جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ جنت کے قریب پہنچ جاتا ہے مگر تقدیر کا لکھا ظاہر ہوتا ہے تو وہ جہنمی لوگوں کے اعمال شروع کردیتا تو وہ دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے۔اسی طرح کوئی شخص جہنمی لوگوں کے اعمال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ دوزخ کے قریب پہنچ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے اور جنتی لوگوں کے کام شروع کردیتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔

سوال۳: عن ابی رقیۃ تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال الدین النصیحۃ قلنا لمن قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولآئمۃ المسلمین وعامتھم ۔ حدیث کا ترجمہ کریں اور خط کشیدہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: ترجمۃ الحدیث: حضرت ابورقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے۔ہم نے عرض کیا کس کے لیے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، آئمہ ملت کے لیے اور عام لوگوں کے لیے۔

خط کشیدہ الفاظ کی وضاحت:

☆-اللہ تعالیٰ کے لیے نصیحت ہونے سے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے تقاضوں کو پورا کرنا ہے۔

☆-حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصیحت سے مراد ہے ایمان بالرسالت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا۔

☆-مسلمانوں کے امراء کے لیے نصیحت سے مراد ہے کہ عوام کو حقوق فراہم کرنا اور ریاست کے استحکام کے لیے کوشاں ہونا۔

☆-عام لوگوں کے لیے نصیحت سے مراد ہے عوام کے لیے انفرادی طور پر بھلائی کی کوشش کرنا۔

سوال۴- عن ابی ھریرۃ عن عبدالرحمن بن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مانھیتکم عنہ فاجتنبوہ وما امرتکم بہ فأتوا منہ ما استطعتم فانما اھلک الذین من قبلکم کثرۃ مسائلھم واختلافھم علیٰ انبیاء ھم ۔

حدیث شریف کا اردو ترجمہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ کثرت سوال سے کیوں منع کیا گیا ہے؟

جواب: ترجمۃ الحدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں سنا کہ آپ نے فرمایا: جس کام سے میں تمہیں منع کروں تم اس سے رک جاؤ اور جس چیز کے بارے میں میں تمہیں حکم دوں تو تم اپنی طاقت کے مطابق اس پر عمل کرو۔ بیشک تم سے پہلے لوگ انبیاء کرام سے کثرت سوال اور ان کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔

کثرتِ سوال کی ممانعت کی وجہ:

انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات اور ادب واحترام قوم پر لازم ہوتا ہے۔ ان کی گفتگو کو توجہ سے سننا' ان کے اسوۂ حسنہ اور سیرت کو اپنانے کا نام ایمان واسلام ہے۔ یہ امور قوم پر واجب ہوتے ہیں۔ ان سے بے جا اور فضول سوالات بے ادبی کے زمرے میں آئیں گے اور کئی ایسے ہوں گے جن کی وضاحت پر ان پر عمل نہیں ہو سکے گا اور یہ دونوں صورتیں ہی قابل گرفت ہیں۔ جس وجہ سے کثرت سوال سے منع کر دیا گیا۔ البتہ دین وایمان کے استحکام کے حوالے سے سوالات کی ممانعت ہرگز نہیں ہے۔

القسم الثانی: ادب عربی

سوال۵: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

(۱) چاول تازہ ہیں (۲) زید کا غلام ہوشیار ہے (۳) یہ چٹائی ہے (۴) سمندر کا پانی گرم ہے (۵) وہ عورتیں مسلمان ہیں (۶) عائشہ پیاری لڑکی ہے (۷) وہ عورت خوبصورت ہے (۸) یہ سیدھا راستہ ہے۔

(ب) درج ذیل جملوں میں سے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی الگ الگ کریں اور ان کا اردو ترجمہ کریں؟

(۱) لبن البقرۃ (۲) دقیق الحنطۃ (۳) بنت عفیفۃ (۴) الولد السعید (۵) عماد الدین۔

جواب: (الف) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ: مندرجہ بالا اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ درج ذیل ہے:

(۱) الارز طری (۲) غلام زید نبیه (۳) هذا حصیر (۴) ماء البحر حار (۵) هن النساء مسلمات (۶) عائشة طفلة جميلة (۷) هي المرأة جميلة (۸) هذا طريق مستقيم ۔

(ب) مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کی نشاندہی اور ترجمہ:

مرکبات	ترجمہ	کیفیت مرکب
(۱) لبن البقرة	گائے کا دودھ	مرکب اضافی
(۲) دقيق الحنطة	گندم کا آٹا	مرکب اضافی
(۳) بنت عفيفة	عفیفہ کی بیٹی	مرکب اضافی
(۴) الولد السعيد	نیک لڑکا	مرکب توصیفی
(۵) عماد الدين	دین کا ستون	مرکب اضافی

سوال۶: (الف) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور پھر عربی جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) السكين (۲) الحديد (۳) النظيف (۴) الجاموس (۵) الدراجة (۶) المنديل (۷) العشير (۸) الارز ۔

(ب) درج ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں اور ان میں سے مبتداء اور خبر کی نشاندہی کریں؟

(۱) المسواك قصير (۲) الدين يسير (۳) الماء بارد (۴) الحصير بسيط (۵) الخبز طری ۔

جواب: (الف) عربی الفاظ کے معانی اور الفاظ کا جملوں میں استعمال:

الفاظ	معانی	عربی جملوں میں استعمال
(۱) السكين	چھری	هذا السكين جديد
(۲) الحديد	لوہا	هذا الحديد حار

(۳) النظیف	صاف ستھرا	الماء النظیف بارد
(۴) الجاموس	بھینس	ھذا لحم الجاموس
(۵) الدراجة	سائیکل	دراجة زید جدیدة
(۶) المندیل	رومال	مندیل زید نفیس
(۷) الشعیر	جو	دقیق الشعیر مفید
(۸) الارز	چاول	الارز طری

(ب) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ اور مبتداء اور خبر کی نشاندہی:

عربی جملے	ترجمہ	مبتداء اور خبر کی نشاندہی
(۱) السواك قصیر	مسواک چھوٹی ہے	السواك، مبتداء، قصیر، خبر
(۲) الدین یسیر	دین آسان ہے	الدین، مبتداء، یسیر، خبر
(۳) الماء بارد	پانی ٹھنڈا ہے	الماء، مبتداء، بارد، خبر
الحصیر بسیط	چٹائی بچھی ہے	الحصیر، مبتداء، بسیط، خبر
(۵) الخبز طری	روٹی تازہ ہے	الخبز، مبتداء، طری، خبر

سوال 7: (الف) درج ذیل قرآنی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں؟

(۱) ولعبد مومن خیر من مشرك (۲) وكلم الله موسیٰ تكلیما (۳) ان بطش ربك لشدید (۴) لاكراه فی الدین (۵) قتل داؤد جالوت (۶) لاتثریب علیكم الیوم (۷) ذلك الكتاب لاریب فیه (۸) وابرئ الاكمه والابرص .

(ب) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور مفید جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) الاثم (۲) الاشهاد (۳) المیسر (۴) الاسقاط (۵) السجیل (۶) الایمان (۷) الخشیة (۸) الكتم (۹) الجوع (۱۰) العاقبة .

جواب: (الف) قرآنی فقرات کا اردو میں ترجمہ:

(۱) اور بیشک مسلمان غلام، مشرک سے بہتر ہے۔ (۲) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اصل بات کی۔ (۳) بیشک آپ کے پروردگار کی گرفت سخت ہے۔ (۴) دین میں مجبوری نہیں ہے۔ (۵) حضرت داؤد علیہ السلام نے جالوت کو ہلاک کیا۔ (۶) آج تم سے کوئی مواخذہ نہیں ہے۔ (۷) یہ وہ بلند مرتبہ کتاب ہے جس میں شک نہیں ہے۔ (۸) میں مادرزاد اندھوں اور برص کی بیماری والوں کو درست کر دیتا ہوں۔

(ب) الفاظ کے معانی اور جملوں میں ان کا استعمال:

الفاظ	معانی	مفید جملوں میں استعمال
(۱) الاثم	گناہ	قل فیهما اثم كبیر
(۲) الاشهاد	گواہی دینا	ویكون الرسول علیكم شهیدا
(۳) المیسر	جوا	یسئلونك عن الخمر والمیسر
(۴) الاسقاط	گرانا	زید ساقط
(۵) السجیل	کنکری	ترمیهم بحجارة من سجیل
(۶) الایمان	ایمان لانا	الذین سبقونا بالایمان
(۷) الخشیة	ڈر	متصدعا من خشیة الله
(۸) الكتم	سرخ رنگ	جاء زید بالكتم
(۹) الجوع	بھوک	الذی اطعمهم من جوع
(۱۰) العاقبة	انجام	كیف كان عاقبة المكذبین

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

تیسرا پرچہ: صرف

سوال ۱: (الف) سہ اقسام اور شش اقسام کون کون سے ہیں، ہر ایک کی تشریح بمع مثال تحریر کریں؟

(ب) ہفت اقسام کون کون سی ہیں؟ ان میں سے دو کی تعریفات کریں اور مثالیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) سہ اقسام: کلمہ کی تین اقسام ہیں:

(۱) اسم: وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنا معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے مثلاً رَجُلٌ۔

(۲) فعل: وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنا معنی بتائے اور تینوں زمانوں میں سے اس میں کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے مثلاً ضَرَبَ، یَضْرِبُ۔

(۳) حرف: وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنا معنی نہ بتائے مثلاً مَنْ، اِلٰی وغیرہ۔

شش اقسام کی تشریحات مع امثلہ: شش اقسام کی تشریحات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) ثلاثی مجرد: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی ہوں، کوئی زائد نہ ہو مثلاً ضَرَبَ، ضَرْبٌ۔

(۲) ثلاثی مزید فیہ: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلی کے علاوہ زائد حرف بھی ہو مثلاً اِحمَارٌ، جَنَّبَ۔

(۳) رباعی مجرد: وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں کوئی زائد نہ ہو مثلاً جَعْفَرٌ، بَعْثَرَ۔

(۴) رباعی مزید فیہ: وہ اسم یا فعل ہے جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ زائد حرف بھی ہو مثلاً قِرْطَاسٌ، تَدَحْرَجَ۔

(۵) خماسی مجرد: وہ اسم ہے جس میں پانچ حروف اصلی ہوں کوئی زائد حرف نہ ہو مثلاً

سَفَرْجَل۔

(۶) خماسی مزید فیہ: وہ اسم ہے جس میں پانچ اصلی حروف کے علاوہ زائد حروف بھی ہوں مثلاً خَنْدَرِیْسٌ۔

(ب) ہفت اقسام: ہفت اقسام درج ذیل ہیں:

(۱) صحیح (۲) مثال (۳) مضاعف (۴) لفیف (۵) ناقص (۶) مہموز (۷) اجوف۔

دو کی تعریفات مع امثلہ:

(۱) صحیح: وہ اسم یا فعل ہے جس کے فاء، عین، لام کلمہ کی جگہ نہ حرف علت ہو، نہ ہمزہ ہو اور نہ ایک جنس کے دو حروف ہوں مثلاً ضَرَبَ، ضَرْبٌ۔

(۲) مہموز: وہ لفظ ہے جس کے فاء، عین اور لام کی جگہ میں ہمزہ ہو۔ اس کی تین اقسام:

(۱) مہموز الفاء: وہ کلمہ ہے جس کے فاء کی جگہ میں ہمزہ ہو جیسے: اَمَرَ، اَمْرٌ۔

(۲) مہموز العین: جس کے عین کلمہ میں ہمزہ ہو جیسا: سَأَلَ، سُؤَالٌ۔

(۳) مہموز اللام: وہ جس کے لام کلمہ میں ہمزہ ہو مثلاً قَرَأَ، قَرْءٌ۔

سوال ۲: (الف) اسم مصدر، اسم مشتق اور اسم جامد میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور مثال تحریر کریں؟

(ب) اسم مصدر سے مشتق ہونے والی چیزوں کی تعداد، نام اور ان کی مثالیں تحریر کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) مصدر: وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرے کلمات بنیں مثلاً ضَرْبٌ۔

(۲) اسم مشتق: وہ اسم ہے جو دوسرے کلمہ سے بنایا گیا ہو مثلاً ضَارِبٌ، جو یَضْرِبُ سے بنا ہے۔

(۳) اسم جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ دوسرا کلمہ اس سے بنے مثلاً رَجُلٌ۔

(ب) مصدر سے مشتق ہونے والی چیزوں کی تعداد، نام اور مثالیں: اسم مصدر سے مشتق ہونے والی اشیاء بارہ ہیں جن کے نام و امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) فعل ماضی مثلاً ضَرَبَ (۲) فعل مضارع مثلاً یَضْرِبُ۔
(۳) اسم فاعل مثلاً ضَارِبٌ (۴) اسم مفعول مثلاً مَضْرُوْبٌ
(۵) فعل جحد مثلاً لَمْ یَضْرِبْ (۶) نفی فعل مضارع لَایَضْرِبُ
(۷) فعل امر مثلاً اِضْرِبْ (۸) فعل نہی مثلاً لَا تَضْرِبْ
(۹) اسم ظرف مکان مثلاً مَضْرِبٌ (۱۰) ظرف زمان مثلاً مَضْرِبٌ
(۱۱) اسم آلہ مثلاً مِضْرَبٌ (۲۱) اسم تفضیل مثلاً اَضْرَبُ۔

سوال۳: درج ذیل اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات لکھیں؟
(۱) صیغہ (۲) باب (۳) صرف صغیر (۴) صرف کبیر (۵) میزان۔
(ب) حروف اصلیہ اور حروف زائدہ سے کیا مراد ہے؟ مثال سے وضاحت کریں۔

جواب: (الف) اصطلاحات صرفیہ کی تعریفات:

(۱) صیغہ: صیغہ کا لغوی معنی ڈھالنا ہے۔ اہل صرف کی اصطلاح میں حروف کی خاص ترتیب اور ان پر حرکات وسکنات لگانے سے جو شکل سامنے آتی ہے، اسے صیغہ کہا جاتا ہے۔

(۲) صرف صغیر: کسی باب کے جملہ مشتقات کے ایک ایک صیغہ کی ترتیب خاص کو کہا جاتا ہے۔

(۳) صرف کبیر: کسی فعل یا مشتق کے تمام صیغوں کی خاص ترتیب یا مجموعہ کو کہا جاتا ہے۔

(۴) میزان: کسی کلمہ کے فاء، عین اور لام کلمہ کے مقابلہ کو کہا جاتا ہے۔

(ب) حروف اصلیہ اور زائدہ سے مراد اور امثلہ:

(۱) حروف اصلیہ: حروف اصلیہ وہ ہیں جو فاء، عین اور لام کلمہ کی جگہ میں آئیں مثلاً ضَرَبَ، ض، فاء کی جگہ، راء، عین کی جگہ اور باء، لام کی جگہ میں ہیں۔

(۲) حروف زائدہ: وہ حروف ہیں جو فاء، عین اور لام کی جگہ میں نہ ہو مثلاً اَکْرَمَ۔

سوال۴: باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل ماضی کی گردان مع معانی نقشہ بنا کر تحریر کریں؟

جواب: فعل ثلاثی مجرد باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل ماضی مثبت معروف کی گردان:

گردان	معانی	صیغے
ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر غائب
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث غائب
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث غائب
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر حاضر
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے	صیغہ تثنیہ مذکر حاضر
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	صیغہ جمع مذکر حاضر
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے	صیغہ واحد مؤنث حاضر
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	صیغہ تثنیہ مؤنث حاضر
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے	صیغہ جمع مؤنث حاضر
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	صیغہ واحد متکلم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مرد یا دو عورتوں	صیغہ تثنیہ وجمع، مذکر و
	سب مردوں یا سب عورتوں نے	مؤنث متکلم

سوال۵: (الف) علامات مضارع تحریر کریں نیز بتائیں کہ ان علامات کے اور نام کیا

ہیں؟

(ب) کون سی علامت فعل مضارع کے کتنے اور کون کون سے صیغوں میں آتی ہے مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) علامات فعل مضارع: علامات فعل مضارع چار ہیں:

(۱) الف (۲) تاء (۳) یا (۴) نون۔

ان کا مجموعہ اتین ہے۔ علامات فعل مضارع کو حروف فعل مضارع بھی کہتے ہیں۔

(ب) علامات فعل مضارع کن کن صیغوں کے لیے آتی ہیں؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) الف: صیغہ واحد متکلم کے لیے آتا ہے مثلاً اَضْرِبُ ۔

(۲) تاء: فعل مضارع کے آٹھ صیغوں کے شروع میں آتی ہے جن میں سے چھ صیغے حاضر کے ہیں اور دو مؤنث غائب یعنی واحد مؤنث غائب اور تثنیہ مؤنث غائب مثلاً تَضْرِبُ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِيْنَ، تَضْرِبَانِ، تَضْرِبْنَ ۔

(۳) یاء: یاء چار صیغوں کے شروع میں آتی ہے: واحد مذکر غائب، تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب مثلاً يَضْرِبُ، يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ، يَضْرِبْنَ ۔

(۴) نون: یہ تثنیہ و جمع متکلم کے شروع میں آتا مثلاً نَضْرِبُ ۔

سوال ۶: (الف) باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے صرف صغیر تحریر کریں؟

(ب) باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے فعل امر غائب معروف کی گردان مع معانی نقشہ بنا کر تحریر کریں؟

جواب: (الف) باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے صرف صغیر کی گردان:

نَصَرَ يَنْصُرُ نَصْرًا فَهُوَ نَاصِرٌ وَنُصِرَ يُنْصَرُ نَصْرًا فَذَاكَ مَنْصُوْرٌ لَمْ يَنْصُرْ لَمْ يُنْصَرْ لَا يَنْصُرُ لَا يُنْصَرُ لَنْ يَنْصُرَ لَنْ يُنْصَرَ لَيَنْصُرَنَّ لَيُنْصَرَنَّ لَيَنْصُرَنْ لَيُنْصَرَنْ الامر منه اُنْصُرْ لِتُنْصَرْ لِيَنْصُرْ لِيُنْصَرْ

والنهي عنه لَا تَنْصُرْ لَا تُنْصَرْ لَا يَنْصُرْ لَا يُنْصَرْ الظرف منه مَنْصَرٌ مَنْصَرَانِ مَنَاصِرُ ومُنَيْصِرٌ والالة منه مِنْصَرٌ، مِنْصَرَانِ، مَنَاصِرُ وَمُنَيْصِرٌ، مِنْصَرَةٌ مِنْصَرَتَانِ، مَنَاصِرُ وَمُنَيْصِرَةٌ، مِنْصَارٌ، مِنْصَارَانِ، مَنَاصِيْرُ وَمُنَيْصِرٌ وَمُنَيْصِيْرٌ، افضل التفضيل المذكر منه اَنْصَرُ، اَنْصَرَانِ، اَنْصَرُوْنَ، اَنَاصِرُ وَاُنَيْصِرٌ وَالمونث منه نُصْرٰى نُصْرَيَانِ نُصْرَيَاتٌ نُصَرٌ نُصَيْرٰى وَفعل التعجب منه مَا اَنْصَرَهٗ وَاَنْصِرْ بِهٖ نَصُرَ يا نَصُرَتْ ۔

(ب) گردان فعل امر غائب معروف مع متکلم از باب فَتَحَ يَفْتَحُ:

گردان	معانی	صیغے
(۱) لِيَفْتَحْ	چاہیے کہ کھولے وہ ایک مرد	صیغہ واحد مذکر غائب
(۲) لِيَفْتَحَا	چاہیے کہ کھولیں وہ دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر غائب
(۳) لِيَفْتَحُوْا	چاہیے کہ کھولیں وہ سب مرد	صیغہ جمع مذکر غائب
(۴) لِتَفْتَحْ	چاہیے کہ کھولے وہ ایک عورت	صیغہ واحد مؤنث غائب
(۵) لِتَفْتَحَا	چاہیے کہ کھولیں وہ دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائب
(۶) لِيَفْتَحْنَ	چاہیے کہ کھولیں وہ سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث غائب
(۷) لِاَفْتَحْ	چاہیے کہ کھولوں میں ایک مرد یا ایک عورت	صیغہ واحد متکلم
(۸) لِنَفْتَحْ	چاہیے کہ کھولیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	صیغہ جمع مع تثنیہ متکلم

☆☆☆☆☆☆

﴾درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴿

چوتھا پرچہ: نحو

سوال۱: (الف) اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجری صحیح اور جمع مکسر منصرف صحیح تینوں حالتوں میں اعراب کیا ہوگا؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں۔

(ب) مَا وَلَا مشبّہتان بِلَيْسَ کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں، مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجری صحیح اور جمع مکسر منصرف صحیح کی تینوں حالتوں کا اعراب مع امثلہ:

اسم مفرد منصرف صحیح، جاری مجری صحیح اور اسم جمع مکسر منصرف۔ تینوں کی تینوں حالتوں کا اعراب بالحرکت آتا ہے جو اس طرح ہے: رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ۔ ان کی مثالیں یوں ہیں: جَاءَ زَيْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ، رَاَيْتُ زَيْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالًا ۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ ۔

(ب) مَا وَلَا مشبهتان بِلَيْسَ کا عمل اور مثالیں: مَا وَلَا مُشْبِهتين بِلَيْسَ دونوں جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور لَیْسَ والا عمل کرتے ہیں یعنی رافع اسم اور ناصب خبر مثلاً مَا زَيْدٌ قَائِمًا ۔ لَا رَجُلٌ حَاضِرًا ۔

سوال۲: (الف) اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ اور لَعَلَّ کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟ ان میں سے کسی ایک کی مثال دے کر وضاحت کریں۔

(ب) مبتداء اور خبر میں عامل کون ہوتا ہے؟ مثال کے ذریعے وضاحت کریں۔

جواب: (الف) حروف مشبہ بفعل کا عمل: حروف مشبہ بفعل یعنی اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ اور لَعَلَّ پانچوں جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، مبتداء کو نصب دیتے جسے ان کا اسم کہا جاتا ہے اور خبر کو رفع دیتے ہیں جسے ان کی خبر کہا جاتا ہے مثلاً اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ ۔

اس مثال میں زَيْدًا اِنَّ کا اسم اور قَائِمٌ اس کی خبر ہے۔

(ب) مبتداء اور خبر کا عامل: مبتداء اور خبر میں عامل کے بارے میں دو قول ہیں:

(۱) مبتداء میں عامل معنوی ہے۔ ابتداء یعنی عامل لفظی سے خالی ہونا اور خبر میں عامل مبتداء ہے۔ (۲) مبتداء، خبر میں عامل ہے اور خبر، مبتداء میں عامل ہے اور دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

پہلا قول قوی ہے اور اس مسئلہ میں جمہور نحاۃ نے اسے اختیار کیا ہے۔

سوال۳: (الف) لائے نفی جنس کس پر داخل ہوتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟ مثالیں دے کر وضاحت کریں؟

(ب) اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے اور اس کے عمل کے لیے کیا شرائط ہیں؟ کوئی ایک مثال دے کر وضاحت کریں؟

جواب: (الف) لائے نفی جنس کا دخول، عمل اور مثالیں: لَا ئے نفی جنس کا دخول، عمل اور مثالیں درج ذیل ہیں:

لائے نفی جنس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور مبتداء وخبر دونوں میں عمل کرتا ہے۔

لائے نفی جنس کا اسم اکثر نکرہ اور مضاف ہوتا ہے۔ اس صورت میں اسم منصوب ہوتا ہے مثلاً لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ ۔ جب لَا نکرہ کے بعد نکرہ مفردہ ہو تو وہ مبنی بر فتح ہوگا مثلاً لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ ۔ اگر لَا کے بعد مفرد معرفہ ہو یا لَا اور نکرہ کے مابین فصل ہو تو اس کا مدخول مرفوع ہوگا جبکہ دوسرے اسم کے ساتھ لَا کا لانا بھی واجب ہوگا مثلاً لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ۔ (یہ معرفہ کی مثال ہے) لَا فِيْهَا رَجُلٌ وَلَا امْرَاَةٌ (یہ نکرہ کی مثال ہے)

جب تکرار لَا ہو جبکہ دونوں لَا کے بعد نکرہ متصل ہوں تو اس صورت میں پانچ وجوہ سے پڑھنا جائز ہے:

(۱) دونوں مفتوح ہوں مثلاً لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۲) دونوں مرفوع ہوں مثلاً لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۳) پہلا اسم مرفوع جبکہ دوسرا منصوب ہو مثلاً لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۴) پہلا مرفوع جبکہ دوسرا مفتوح ہو مثلاً لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(۵) پہلا مفتوح اور دوسرا مرفوع ہو مثلاً لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

(ب) اسم فاعل کا عمل اور اس کی شرائط: اسم فاعل اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔اس کے عمل کے لیے چند شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) اسم فاعل زمانہ حال یا استقبال کے معنی کے ساتھ ہو۔

(۲) اسم فاعل سے قبل مبتداء ہو مثلاً زَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ ۔

(۳) اسم فاعل سے پہلے ذوالحال موجود ہو مثلاً جَاءَ نِیْ زَيْدٌ ضَارِبًا اَبُوْهُ عَمْرًوا ۔

(۴) اس سے قبل الف لام موصولہ ہو مثلاً مَرَرْتُ بِالضَّارِبِ اَبُوْهُ عَمْرًوا ۔

(۵) اسم فاعل سے قبل موصوف ہو مثلاً عِنْدِیْ رَجُلٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًوا ۔

(۶) اس سے قبل ہمزہ استفہام ہو مثلاً اَقَائِمٌ زَيْدٌ ۔

(۷) اسم فاعل سے قبل حرف نفی ہو مثلاً مَا قَائِمٌ زَيْدٌ ۔

سوال۴: (الف) فعل مضارع کے کتنے اور کون کون سے اعراب ہیں؟ مثالیں لکھ کر وضاحت کریں۔

(ب) غیر منصرف کا تینوں حالتوں میں اعراب کیا ہوگا؟ مثالوں سے وضاحت کریں۔

جواب: (الف) فعل مضارع کے اعراب: فعل مضارع کے تین اعراب ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) رفع مثلاً هُوَ يَضْرِبُ ۔

(۲) نصب مثلاً لَنْ يَّضْرِبَ ۔

(۳) جزم مثلاً لَمْ يَضْرِبْ ۔

(ب) غیر منصرف کا اعراب مع امثلہ: غیر منصرف کا اعراب مع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) حالت رفع میں ضمہ ہوگا مثلاً جَآءَ نِیْ عُمَرُ (میرے پاس عمر آیا)

(۳،۲) حالت نصب اور حالت جر میں فتح ہوگا مثلاً رَاَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ ۔

سوال۵: درج ذیل فقرات کی ترکیب نحوی کریں؟

(۱) جَاءَ عُمَرُ ۔ (۲) رَاَيْتُ مُوْسٰی ۔ (۳) كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا ۔

(۴) زَيْدٌ قَائِمٌ ۔ (۵) رَاَيْتُ زَيْدًا ۔

جواب: فقرات کی ترکیب نحوی: مندرجہ بالا فقرات کی ترکیب نحوی درج ذیل ہے:

عربی فقرات	عربی فقرات کی ترکیب نحوی
(۱) جَاءَ عُمَرُ	جَاءَ فعل، عُمَرُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۲) رَاَيْتُ مُوْسٰی	رَاَيْتُ فعل بافاعل، مُوْسٰی منصوب تقدیراً مفعول بہ ہے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔
(۳) كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا	كَانَ فعل ناقص، زَيْدٌ مرفوع لفظاً اسمش، قَائِمًا منصوب لفظاً خبر۔ كَانَ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ناقصہ شد۔
(۴) زَيْدٌ قَائِمٌ	زَيْدٌ، مسندالیہ مبتداء، قَائِمٌ مسند مرفوع لفظاً خبر، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔
(۵) رَاَيْتُ زَيْدًا	رَاَيْتُ فعل بافاعل، زَيْدًا منصوب لفظاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت2014ء﴾

پانچواں پرچہ: ریاضی وانگلش

القسم الاول: ریاضی

سوال نمبر1: مقداروں کے درمیان نسبت معلوم کریں؟ 3.5 میٹر، 5 میٹر۔

جواب: 5 میٹر ' 3.5 میٹر

50 : 3.5 میٹر

10 10

10 x 35 میٹر

1050

35 : 50

دونوں رقموں کو 5 پر تقسیم کیا۔

35 : 50

55

جواب: 7 : 10

سوال نمبر2: ایک بس نے 3 گھنٹے میں 90 کلومیٹر فاصلہ طے کیا اور ریل گاڑی نے 4 گھنٹے میں 124 کلومیٹر۔ بس اور ریل گاڑی کی فی گھنٹہ رفتاروں میں نسبت معلوم کریں؟

جواب: 3:90 = بس کی رفتار میں نسبت

دونوں کو 3 پر تقسیم کرنے سے

3 : 90

33

1 : 30

4:124 = ریل گاڑی کی رفتار میں نسبت دونوں طرف سے 4 سے تقسیم کرنے سے

جواب: 31:30 = بس اور ریل کی رفتار کی نسبت

4 : 124

44

1 : 31

موازنہ 1 : 1

30 31

جواب: 30 : 31 بس اور ریل کی رفتار کی نسبت۔

سوال نمبر3: اگر 7 چھوٹی کرسیوں کی قیمت 140 روپے ہو تو 11 کرسیوں کی قیمت معلوم کریں؟

جواب: فرض کریں مطلوبہ قیمت = x

کرسیاں قیمت

7 140 ،

11 x

یعنی 140 روپے کو x سے وہی نسبت ہے جو 7 کرسیوں کو 11 کرسیوں سے ہے

اس لیے

7:11 = 140:x

چونکہ طرفین کا حاصل ضرب = وسطین کا حاصل ضرب

7Xx=1540 7Xx=140:x

x=1540 = 220 روپے

پس 11 کرسیوں کی قیمت = 220 روپے

سوال نمبر 4: 30,000 میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ایک گاڑی دو شہروں کی درمیانی مسافت 4 گھنٹے 12 منٹ میں طے کرتی ہے وہی فاصلہ 28000 میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے کتنی دیر میں طے ہوگی؟

جواب: x = مطلوبہ وقت

4 گھنٹے 12 منٹ = (4x60)+12

= 252 منٹ

فاصلہ میٹر	وقت (منٹ)
30,000	252
28,000	x

$252 : x = 28000 : 3000$

$x = 3000 \times 252$

$= \frac{3000 \times 252}{28,000}$

x = 270 منٹ

مطلوبہ وقت = $\frac{270}{60}$ گھنٹے

= 4.5 گھنٹے

270 منٹ = 4.5 گھنٹے

0.5 گھنٹے = 0.5 x 60

= 30 منٹ

مطلوبہ وقت = 4 گھنٹے 30 منٹ

سوال نمبر 5: اگر 70 کلوگرام سامان کا کرایہ 150 کلومیٹر سفر کے لیے 5 روپے ہو

تو 105 کلوگرام سامان کا کرایہ 300 کلومیٹر سفر کے لیے کیا ہوگا؟

جواب:

کرایہ	فاصلہ	وزن
5	150	70
x	300	105

(تناسب راست)

$$\frac{x}{5} = \frac{300}{15} \times \frac{150}{70}$$

$$x = \frac{300 \times 105 \times 5}{150 \times 70}$$

سوال نمبر 6: (الف) 150 روپے سلیم، کلیم اور رحیم میں 4، 5 اور 6 کی نسبت میں تقسیم کریں؟

سلیم	کلیم	رحیم
4	5	6

نسبتی مجموعہ = 6 + 5 + 4 = 15

کل رقم = 150 روپے

سلیم کا حصہ = $\frac{150 \times 4}{15}$ = 40 روپے

کلیم کا حصہ = $\frac{150 \times 5}{15}$ = 50 روپے

رحیم کا حصہ = $\frac{150 \times 6}{15}$ = 60 روپے

(ب) 32.2 روپے 50 پیسے کی رقم "ج"، "د" اور "ز" میں 3/4، 5/6 اور 1/12 کی نسبت سے تقسیم کریں؟

'ج' 'د' 'ز'

3 5 7

4 6 12

12 x 3 : 12 x 5 : 12 x 7

4 6 12

3 x 3 : 12 x 5 : 12 x 7

12 x 3 : 2 x 5 : 1 x 7

9 : 10 : 7

نسبتی مجموعہ = 7 + 10 + 9 = 26

کل رقم = 32.50روپے

'ج' کا حصہ = 32.50 x 9

26

1.25 x 9 = 11.25روپے

'د' کا حصہ = 10 x 32.50

26

= 1.25 x 10 = 12.50روپے

'ز' کا حصہ = 7 x 32.50

26

= 1.25 x 7 = 8.75روپے

سوال نمبر 7: ایک شخص پر اس سال میں بچت 2400 روپے ہے۔اس کی بیوی کا زیور 2050 روپے مالیت کا ہے۔اس شخص پر اس سال کتنی زکوٰۃ واجب ہے؟

جواب: بچت = 2400روپے

زیورات = 2050روپے

کل مالیت = 2050 + 2400=4450روپے

شرح زکوٰۃ = 1/4

کل زکوٰۃ = 1 x 4450=445=111.25روپے

40 4

کل زکوٰۃ = 111.25 روپے

سوال نمبر 8: ایک شخص نے ایک سال میں 56.50 روپے زکوٰۃ ادا کی، اس کی سال کی بچت معلوم کریں؟

جواب: کل زکوٰۃ ادا کی = 56.50 روپے

شرح زکوٰۃ = 1

40

سال کی بچت = 1 %56.50

40

= 1 X 56.50= 2260روپے

سال کی بچت= 2260روپے

القسم الثانی: انگلش

Part II- English

Q No:1 Define the following with exameles.

Preposition: A preposition is a word before a noun or pronoun to.

Example: On, at, in, into, up, down etc.

Conguncion: A conguction is a word used for

goining one word to another, or one sentence to another sentence.

Intergcetion: An intergection is a word in a sentence to expens some feeling of the minal.

Example: Alas! Hurah!, Oh!, Hello!.

Q No2: Enumerate the follwoing with kinds?

(a): Noun: A noun is a word used for gong a name to some persons, places on things.

Example: Mehwish, Lahore, Book atc.

(b): Pronoun: A pronoun is a word used instead of a noun.

(c) Verb: A verb is a wodr for saying some thing about the autisty of a person on a thing.

Example: Go, Rain, Play, Water.

Q No3: Translate into urdu.

(a) The Holy prophet Hazrat Muhammad was born in holy city of Makkah. He belonged to a very pious family. He was born after death of His father. His grandfather was brought him up nicely. He was noble, gentle and honest for these qualties. He was highly respected, reputied and ercognized.

ترجمہ: پاک پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے مقدس شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی شریف خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولادت اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان نے عمدہ طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی۔ وہ نیک، شریف اور دیانت دار تھے۔ ان خوبیوں کی وجہ سے وہ انتہائی معزز اور جانی پہچانی شخصیت تھے۔

(b) When the cerveities and humiliation all crossed all bounds, Hazrat Muhammad advised the muslims to mignate to abyssinia. It was ruled by a christan king, Nayashi. This king was kind, gust and noble.

ترجمہ: جب ظالم وستم اور تذلیل تمام حدیں عبور کر گئے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ اس پر عیسائی بادشاہ نجاشی کی حکومت تھی۔ بادشاہ مہربان، انصاف پسند اور شریف تھا۔

(c) The Pakistan encel in the bield of architecture has been inhesited from the musli:n rulers. The Shalimar Garden, the Badshahi Mosque, the Jahangir's Tomb and the Lahore Fort living movements of th muslim skill and perfection.

ترجمہ: پاکستان فن تعمیر کے میدان میں بھی ترقی رکھتے ہیں۔ فن تعمیر سے محبت مسلمان حکمرانوں سے وراثت میں ملی ہے۔ شالامار باغ، بادشاہی مسجد، مقبرہ جہانگیر اور لاہور قلعہ اسلامی فن اور پختگی کی زندہ یادگاریں ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2014ء﴾

چھٹا پرچہ: جنرل سائنس و مطالعہ پاکستان

القسم الاول: جنرل سائنس

سوال نمبر 1: مختصر سوالات کے جوابات لکھیں؟

(1) علم کیمیا کا بانی کون ہے؟

جواب: علم کیمیا کا بانی مشہور سائنس دان جابر بن حیان ہے۔

(2) علم حیاتیات کیا ہے؟

جواب: جانداروں کے بارے میں علم کو علم حیاتیات کہا جاتا ہے۔

(3) وائرلیس کا موجد کون ہے؟

جواب: وائرلیس کا موجد مارکونی کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

(4) نظریہ ارتقاء کس نے پیش کیا؟

جواب: نظریہ ارتقاء ڈارون نے پیش کیا۔

(5) الشفا کا مصنف کون ہے؟

جواب: الشفا کا مصنف بوعلی سینا ہے۔

(6) جدید سائنس کا بانی کون ہے؟

جواب: جدید سائنس کا بانی فیراڈے ہے۔

(7) ٹیلی فون کا موجد کون ہے؟

جواب: ٹیلی فون کا موجد گراہم بیل کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

(8) سائنس کس زبان کا لفظ ہے؟

جواب: سائنس یونانی زبان کا لفظ ہے۔

(9) پودوں کے علم کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: پودوں کے علم کو نباتات کا علم کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) سائنس کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

(ب) سائنسی طرز فکر رکھنے والے آدمی میں کون سی خصوصیات پائی جاتی ہیں؟

(ج) اسلام کی نظر میں سائنس کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: (الف) سائنس کے انسانی زندگی پر اثرات مندرجہ ذیل ہیں:

(1) زراعت میں تبدیلی: سائنس کے اطلاق سے موجودہ دور میں وافر مقدار میں غذائی اجناس پیدا کی جارہی ہیں۔ زراعت کے استعمال سے اعلیٰ قسم کے بیج، کھاد، مشینری ایجاد ہوئی ہے۔ ٹریکٹر، ٹیوب ویل اور مصنوعی کھادوں کی وجہ سے ہماری زراعت میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(2) طبی حالتیں: سائنس کی وجہ سے وبائی امراض پر قابو پانا ممکن ہوگیا ہے۔ جدید سائنس کی وجہ سے شرح اموات میں بھی کمی ہوگئی ہے اور اس جدید علاج کی وجہ سے موذی امراض پر قابو پانا ممکن ہوگیا ہے جیسے تپ دق، شوگر اور کینسر پر بھی کافی حد تک قابو پایا جاچکا ہے۔

(3) سائنسی سوچ بچار: سائنس کی بدولت انسان کی سوچ میں بھی تبدیلی آئی ہے یعنی انسان میں سائنسی طرز فکر پیدا ہوگیا ہے اور اسی سائنسی طرز فکر کی وجہ سے انسان بہت سی چیزیں ایجاد کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔

(4) پیغام رسانی میں آسانی: سائنس کی وجہ سے پیغام رسانی کا نظام کافی بہتر ہوگیا ہے۔ آج ہم ٹیلی ویژن جیسی سہولت سے ہزاروں کلومیٹر دور کسی دوسرے فرد سے براہِ راست بات چیت کرسکتے ہیں۔

(5) مواصلات کی ترقی: سائنس ہی کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے ایسی تبدیلیاں آئی ہیں جو انسانی زندگی کو آسان تر بنارہی ہیں۔ انسان دنوں کا سفر گھنٹوں اور گھنٹوں کا سفر منٹوں میں طے کرسکتا ہے۔ مثالیں: ہوائی جہاز، ریل گاڑی، بیلی کا پٹر وغیرہ۔

(6) انسانی تہذیب میں ترقی: سائنس کی ہی وجہ سے انسانی تہذیب میں زبردست تبدیلی آئی ہے۔ آج کل کا دور سائنسی دور ہے جس کی وجہ سے انسان کے رہنے اور تہذیب وتمدن میں کافی تبدیلی ہوئی ہے۔

(7) اشیا صرف کی سہولتیں: اس کا مطلب ہے استعمال کی چیزیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی نے اشیائے صرف کی بڑے پیمانے پر تیاری کو ممکن بنا دیا ہے۔ اس طرح آج انسانوں کو زندگی کی اشیائے صرف بڑی آسانی سے دستیاب ہو رہی ہیں۔

(8) صنعت میں اضافہ: سائنس کی بدولت ہماری صنعتی پیداوار میں کافی اضافہ ہو رہا ہے۔ کسی بھی ملک کی ترقی کا راز اس کی صنعت اور زراعت پر ہوتا ہے۔ صنعت میں ترقی کی وجہ سے نئے نئے کارخانے قائم ہو رہے ہیں اور صنعت میں جدید مشینری کی وجہ سے صنعتی پیداوار میں کافی حد تک اضافہ ہوا ہے۔

(9) جدید آلات کی ایجاد: سائنس کے اطلاق سے آج انسان ایسے جدید آلات ایجاد کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جس سے کائنات کی گہرائیوں سے لے کر ایٹم کے نیوکلیس کی چھان بین تک ممکن ہو گئی ہے۔ فلکی دوربین، خوردبین اور کمپیوٹر دور حاضر کے جدید آلات ہیں۔

(ب) جواب: سائنسی طرز فکر رکھنے والے آدمی میں مندرجہ ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:

(1) جذبات سے گریز کرنا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی اپنی تحقیقات میں بھی اپنے مشاہدات اور تجربات میں اپنے ذاتی جذبات کا خیال نہیں رکھتا ہے۔ اگر تجربات سے حاصل ہونے والے تجربات اس کے ذاتی جذبات کی نفی کرتے ہوں پھر بھی وہ ان نتائج کو فراخدلی سے قبول کرتا ہے۔ سائنسی طرز فکر رکھنے والا کسی شے کے مطالعے میں اپنی پسند ناپسند، اپنے جذبات، اپنے رنگ، نسل، قبیلے یا قومیت کو دخل انداز نہیں ہونے دیتا۔

(2) ہٹ دھرمی سے گریز کرنا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی ہٹ دھرم نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نتائج اور نظریات کو مزید مطالعے اور تجربات کی بناء پر رد ہونے پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ

نہیں کرتا۔ وہ اپنے خیالات اور نظریات کو نئے مشاہداتی اور تجرباتی نتائج کی روشنی میں تبدیل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

(3) حقیقت پسند ہونا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی حقیقت پسند ہوتا ہے اور اپنے جذبات کو غالب نہیں آنے دیتا۔ اگر کسی سائنس دشمن کا بھی سائنسی نظریہ درست ہو تو وہ اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ اگر اس کے ذاتی نظریاتی کے خلاف کوئی تجرباتی تخلیق ملتی ہے تو اسے قبول کرتا ہے اور اپنی عزت نفس کا مسئلہ نہیں بناتا۔

(4) تصدیق کے بغیر یقین نہ کرنا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی تصدیق کیے بغیر کسی نظریے کو قبول نہیں کرتا۔

(5) بلاخوف اپنے نتائج کو پیش کرنا: سائنسی طرز فکر رکھنے والا آدمی اپنے مطالعہ کے نتائج کو بلاخوف وخطر دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اور وہ اپنے خیالات اور نظریات کو نئی روشنی میں تبدیل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔

(ج) جواب: اسلام کی نظر میں سائنس کا مفہوم: اسلام نہ صرف انسانوں بلکہ تمام جانداروں کی سلامتی اور فلاح و بہبود کا خواہاں ہے۔ قرآن پاک اکثر مقامات پر انسانوں کو مشاہدے، تجربے اور نتائج اخذ کرنے اور عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن پاک میں علم ہی کو برتری کی بنیاد بنایا گیا ہے جیسے سورۂ بقرہ کی آیت 31 میں فرشتوں پر حضرت آدم علیہ السلام کو برتری صرف علم کی بدولت ہے۔

اسلام میں سائنس کا مفہوم یہ ہے کہ کائنات پر غور و فکر کرو، قدرتی وسائل و ذرائع اور مظاہرہ کا بغور مشاہدہ کر کے مطالعہ کرو اور ان میں سے ان کی حقیقت اور وجود کے متعلق تحقیق کرو۔

اسلام کائنات کے علم کے بارے میں قرآن پاک کے بنیادی فلسفے پر یقین رکھتا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ اس کا حقیقی مالک اور خالق اللہ تعالیٰ عزوجل کی ذات ہے۔ اس لیے انسان کو کائنات کے بارے میں تدبر و تفکر کی دعوت دیتا ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) کوئی سی چار وبائی امراض کے نام لکھیں؟

جواب: طاعون، چیچک، ہیضہ، ملیریا۔

(ب) ای سی جی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: ای سی جی کا مطلب ''الیکٹرو کارڈیو گرام'' ہے جو دل کی مختلف بیماریوں کی تشخیص کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

(ج) بائی پاس سرجری کیا ہوتا ہے؟

جواب: بائی پاس سرجری کے ذریعے دل کے ناکارہ حصوں کی جگہ مصنوعی شریانیں اور وال وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔

(د) پروٹین کس شے میں پائی جاتی ہے؟

جواب: پروٹین مچھلی میں پائی جاتی ہے۔

(ھ) جسم میں پروٹین کیلشیم کی تعداد کتنے فیصد ہوتی ہے؟

جواب: جسم میں پروٹین کیلشیم تقریباً دو فیصد پایا جاتا ہے۔

القسم الثانی: مطالعہ پاکستان

سوال نمبر 4: برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب تحریر کریں؟

جواب: برصغیر میں مسلمانوں کا زوال: 1707ء میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد اس کے نالائق اور کمزور جانشین وسیع سلطنت کو نہ سنبھال سکے۔ مرکز کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دکن میں مرہٹوں نے دوبارہ سر اٹھایا، پنجاب میں سکھوں نے شورش برپا کردی اور دہلی و آگرہ کے درمیانی علاقے میں جاٹوں نے بغاوت کردی۔ اسی زمانے میں دکن، بنگال اور اودھ کے صوبیداروں نے نیم خودمختار ریاستیں قائم کرلیں جس سے مرکزی حکومت کمزور ہوگئی اور اس کی آمدنی گھٹ گئی۔ ان حالات میں مغل بادشاہ کے لیے ملکی دفاع کی خاطر بڑی فوج رکھنا مشکل ہوگیا۔

اسی زمانے میں ایران کے بادشاہ نادر شاہ نے بڑی قوت فراہم کرلی اور اس نے 1739ء میں برصغیر پر حملہ کرکے مغل بادشاہ محمد شاہ (سن وفات 1748ء) کو کرنال کے

مقام پر شکست ہوئی اور دہلی میں قتل عام کا حکم دے کر خون کی ندیاں بہادیں۔ نادر شاہ کی کامیابی سے مغل بادشاہ کی ساکھ کو بڑا دھچکا لگا۔ نادر شاہ کے قتل (1747ء) کے بعد افغانستان میں احمد شاہ ابدالی (سن وفات 1772ء) نے خودمختار ریاست قائم کرلی، اس نے کئی بار برصغیر پر حملہ کرکے مغل حکومت کی رہی سہی ساکھ بھی ختم کردی۔

برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمان حکمران آرام پسند ہو گئے تھے لہٰذا فوجی طاقت ختم ہوگئی۔ کاہلی اور آرام طلبی نے فوجی صلاحیتوں کو ماند کردیا تھا۔

مسلمان حکومت میں تخت نشینی کا کوئی اصول نہ تھا، جب ایک بادشاہ مرجاتا تو اس کے بیٹوں میں تخت نشینی کی جنگ چھڑ جاتی تھی۔ تخت کے حصول کے لیے خانہ جنگی نے مسلم سلطنت کو بہت کمزور کردیا اور ایسی لڑائیوں میں کئی شہزادے، امراء اور تجربہ کار سپہ سالار مارے جاتے تھے۔

سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں یورپ میں کئی علمی انقلاب آئے اور جدید علوم کے ذریعے نئے راستے تلاش کیے گئے۔ نئی ایجادات اور جنگ کے لیے نئی اشیاء اور آلات بنائے گئے لیکن مسلمانوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی اور طاقت کے تقاضوں کا ساتھ نہ دے سکے۔

مغل حکمرانوں کے مقابلے میں اقوام یورپ نے بحریہ کی طرف خاص توجہ دی اور ان کے بحری بیڑے دنیا بھر کے سمندروں میں منڈلانے لگے۔ ان حالات میں مغل بادشاہوں کو چاہیے تھا کہ وہ طاقتور بحری بیڑا تیار کرتے لیکن انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی۔

مغلوں کی بحری قوت کی عدم موجودگی میں پرتگیزوں، انگریزوں اور فرانسیسیوں نے ساحلی علاقوں میں اپنے قدم جمالیے اور مقامی راجاؤں اور نوابوں کی باہمی آویزش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے ایک بڑے علاقے پر قبضہ کرلیا۔

سوال نمبر 5: قائداعظم کے چودہ نکات کیا تھے؟

جواب: قائداعظم کے چودہ نکات:

(1) آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خودمختاری دی جائے۔

(2) تمام صوبائی حکومتوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خودمختاری دی جائے۔

(3) صوبوں میں اقلیتوں کو موثر نمائندگی دی جائے۔

(4) مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

(5) جداگانہ انتخاب کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہونا چاہیے البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکتا ہے۔

(6) اگر صوبوں کی حدود میں تبدیلی کرنا مقصود ہو تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں مسلمان بدستور اکثریت میں رہیں۔

(7) تمام لوگوں کو یکساں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔

(8) اگر کوئی مسودہ قانون کسی خاص فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقہ کے تین چوتھائی اراکین اس مسودۂ قانون کے خلاف رائے دیں تو اسے نامنظور سمجھا جائے۔

(9) سندھ کو بمبئی سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔

(10) صوبہ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں دیگر صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔

(11) مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

(12) مسلمانوں کو مذہبی و ثقافتی تحفظ دیا جائے۔

(13) صوبائی و مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

(14) صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی ردوبدل نہ کیا جائے۔

سوال نمبر 6: دو قومی نظریہ کیا ہے؟ اس پر جامع نوٹ لکھیں؟

جواب: دو قومی نظریہ: دو قومی نظریے سے مراد ہے کہ برصغیر پاکستان و بھارت میں دو بڑی قومیں آباد ہیں، مسلمان اور ہندو۔ اگرچہ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہیں لیکن یہ آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

مسلمانان برصغیر اپنے آپ کو ایک قوم سمجھتے ہیں جو ایک مخصوص تہذیب و تمدن، ثقافتی تاریخی ورثہ، فلسفہ حیات، اخلاقیات، سیاسیات اور اقتصادیات کی مالک ہے۔ ان تمام امور کی بنیاد اسلام کی تعلیمات پر رکھی گئی ہے۔

مسلمانوں کے یہ اصول ہندوؤں سے اتنے مختلف ہیں کہ سینکڑوں سال اکٹھے رہنے کے باوجود نہ تو ان دونوں قوموں کی مشترکہ معاشرت وجود میں آسکی اور نہ ہی واحد قومیت کا تصور پروان چڑھ سکا۔

مسلمانان برصغیر کے علیحدہ قومی وجود کا تصور بہت پرانا ہے لیکن سر سید احمد خاں وہ پہلے مسلمان سیاسی رہنما تھے جنہوں نے مسلمانان برصغیر کے لیے قوم کا لفظ استعمال کیا۔ مسلمانان برصغیر کے دوسرے کئی رہنماؤں خصوصاً مولانا محمد علی جوہر، علامہ محمد اقبال، اور قائداعظم نے مسلمانوں کو ایک قوم قرار دیا۔

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”ہندوستان نہ تو ایک ملک ہے نہ ہی اس کے باشندے ایک قوم ہو سکتے ہیں۔ یہ ایک ذیلی براعظم ہے جہاں متعدد قومیں بستی ہیں، ان میں ہندو اور مسلمان دو اہم قومیں ہیں۔“

قائداعظم نے اپنے کئی خطبات میں فرمایا کہ مسلمانوں کو اقلیت نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ وہ ایک قوم ہیں۔ آپ نے فرمایا: برصغیر کے سیاسی مسائل کا حقیقت پسندانہ حل یہ ہے کہ مسلمانوں کی الگ قومی حیثیت کو تسلیم کیا جائے۔

سوال نمبر 7: درج ذیل سوالات کے جوابات لکھیں؟

(1) مسلم لیگ کس سن میں قائم ہوئی؟

جواب: مسلم لیگ 30 دسمبر 1906ء کو قائم ہوئی۔

(2) علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد کس سن میں دیا؟

جواب: علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد 1930ء میں دیا۔

(3) برصغیر میں عبوری حکومت کا قیام کس سن میں ہوا؟

جواب: برصغیر میں عبوری حکومت کا قیام 1946ء میں ہوا۔

(4) اخوت کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اخوت کا مطلب بھائی چارہ ہے۔

(5) برصغیر میں اسلام کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز کب ہوا؟

جواب: برصغیر میں اسلام کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز 712ء سے ہوا۔

(6) قیام پاکستان کا مقصد کیا تھا؟

جواب: مسلمانوں کا علیحدہ اور آزاد ملک بنانا جس میں اسلامی شعار کی مکمل آزادی ہو۔

(7) مسلم لیگ کے قیام کا مقصد کیا تھا؟

جواب: مسلم لیگ کے قیام کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کیے جا سکیں اور حکومت مسلمانوں کے مسائل اور مطالبات سے مطلع رکھا جائے۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات 2015ء﴾

پہلا پرچہ: قرآن و تجوید

القسم الاوّل: تجوید

سوال نمبر 1: تجوید، مخارج، اظہار، وقف اور حروف حلقی کی تعریفیں تحریر کریں؟

جواب: **تجوید کی تعریف:**

تجوید کا لغوی معنی ستھرا یا کھرا کرنا اور اصطلاح قرآء میں حروف کو ان کے مخارج سے صفات لازمہ و عارضہ کے ساتھ ادا کرنے کو تجوید کہا جاتا ہے۔

مخارج کی تعریف: مخارج مخرج کی جمع ہے بمعنی نکلنے کی جگہ، مخارج منہ ان حصوں کو کہتے ہیں جہاں سے حروف کی ادائیگی ہوتی ہے۔

اظہار کی تعریف: نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنہ کے پڑھنا اظہار کہلاتا ہے۔

وقف کی تعریف: کسی کلمے کے آخری حرف پر سانس اور آواز دونوں کو روک کر ٹھہر جانا اور اگر وہ متحرک ہے تو اسے ساکن کر دینا وقف کہلاتا ہے۔

حروف حلقی: حروف حلقی چھ ہیں: یہ وہ حروف ہیں جن کی ادائیگی حلق سے ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) دانتوں کی اقسام لکھیں (ب) صفات لازمہ غیر متضادہ کے نام لکھیں؟

جواب: **دانتوں کی اقسام:**

کل دانت بتیس ہیں، ان کی چھ اقسام ہیں:

نمبر ا- ثنایا: سامنے کے دو اوپر اور دو نیچے والے دانت، اوپر والے دانتوں کو ثنایا علیا

اور نیچے والے دانتوں کو ثنایا سفلیٰ کہتے ہیں۔

نمبر۲۔ رباعیات: ثنایا کے دائیں اور بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

نمبر۳۔ انیاب: رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

نمبر۴۔ ضواحک: انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

نمبر۵۔ طواحن: ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں۔

نمبر۶۔ نواجذ: طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

(ب) صفات لازمہ غیر متضادہ کے نام:

صفات لازمہ غیر متضادہ کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) صفیر۔ (۲) تکریر۔ (۳) قلقلہ۔ (۴) تفشی۔ (۵) استطالت۔

سوال نمبر 3: درج ذیل تین کی تعریفات اور کم از کم ایک مثال لکھیں؟

مد اصلی، مد فرعی، مد متصل، مد منفصل، مد عارض۔

جواب: مد اصلی کی تعریف:

اگر حرف مدہ کے بعد مد کا کوئی سبب نہ ہو تو اس کو مد اصلی طبعی یا ذاتی کہتے ہیں جیسے اُوْتِيْنَا ۔ میں واو، یا اور الف۔ اس مد میں مقدار ایک الف کے مساوی ہوتی ہے۔

مد فرعی کی تعریف: اگر حرف مدہ یا لین کے بعد مد کا سبب پایا جائے تو اس کو مد فرعی کہتے ہیں۔

مد متصل کی تعریف: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمے میں ہو جس میں حرف مدہ ہے تو اس کو مد متصل کہتے ہیں جیسے جَآءَ، مَلٰٓئِکَۃٌ، اُولٰٓئِکَ ۔ اس کی مقدار دو الف سے چار الف تک ہو سکتی ہے۔

مد منفصل: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اس کو مد منفصل کہتے ہیں جیسے: وَمَآ اُنْزِلَ تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ اِنِّیْٓ اَخَافُ ۔ اس مد کی مقدار دو الف، اڑھائی الف، چار الف ہے۔

مد عارض کی تعریف: اگر حرف مدہ یا حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو تو پہلی کو مد عارض اور دوسری کو مد لین عارض کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے نون کا سکون اور خَوْفٌ کی فا کا سکون۔

القسم الثانی: ترجمہ قرآن مجید

سوال نمبر 4: درج ذیل آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

نمبر۱: مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ○

جواب، ترجمہ: ان کی مثال اس (شخص) کی مثل ہے جس نے آگ کو روشن کیا۔ پس جب اس کا ارد گرد روشن ہوا تو لے گیا اللہ ان کے نور کو اور چھوڑ دیا ان کو تاریکیوں میں کہ وہ نہیں دیکھ سکتے۔

نمبر۲: فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِیْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ○

ترجمہ: پس بدل دیا ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا بات کو اس کے غیر کے ساتھ جو ان کو کہی گئی۔ پس نازل کیا ان لوگوں پر جنہوں نے ظلم کیا آسمان سے عذاب ان کی نافرمانی کے سبب۔

نمبر۳: وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ۭ قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ○

ترجمہ: اور انہوں نے کہا کہ ہرگز ہم کو آگ نہیں چھوئے گی مگر چند دن گنتی کے، آپ فرما دیجیے کہ کیا تم نے اللہ کے ہاں کوئی عہد کر رکھا ہے؟ (اگر ایسا ہے تو پھر) ہرگز اللہ اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرے گا یا پھر تم اللہ کے بارے میں وہ بات کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔

نمبر۴: قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ○

ترجمہ: آپ فرما دیجیے جو شخص جبریل کا دشمن ہو تو اس نے اس قرآن کو اتارا تمہارے دل پر اللہ کے حکم کے ساتھ تصدیق کرنے والا اگلی کتابوں کی اور (یہ قرآن) ہدایت اور خوشخبری ہے مومنوں کے لیے۔

نمبر۵: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○

ترجمہ: اے ہمارے رب! تو مبعوث فرما ان میں ایک رسول انہی میں سے جو تلاوت کرے ان پر تیری آیات اور سکھائے ان کو کتاب اور حکمت اور ان کو پاک صاف کرے۔ بے شک تو غالب حکمت والا ہے۔

نمبر۶: وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ○

ترجمہ: اور جب ان کو کہا جائے کہ پیروی کرو اس کی جو اللہ نے نازل فرمایا تو کہتے ہیں کہ بلکہ ہم تو اسی کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ اگرچہ ان کے آباء واجداد نہ کچھ سمجھ بوجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت رکھتے ہوں۔

نمبر۷: لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ج فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

ترجمہ: ان لوگوں کے لیے جو اپنی عورتوں سے قسم کھا بیٹھتے ہیں، چار مہینوں کی مہلت ہے۔ پس اگر وہ رجوع کر لیں تو بے شک اللہ بخشنے والا رحم والا ہے اور اگر انہوں نے طلاق کا ارادہ کر لیا تو بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

نمبر۸: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ط وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○

ترجمہ: اے ایمان والو! ہمارے دیے ہوئے رزق سے تم خرچ کرو قبل اس کے کہ آ جائے وہ دن جس میں نہ کوئی سودا ہوگا نہ کوئی دوست اور نہ کوئی سفارش اور کافر ہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

نمبر۹: اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ج وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ط وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○

ترجمہ: اگر تم اپنے صدقات وخیرات علی الاعلان دو تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ اور اگر تم مخفی رکھو اور فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اور مٹا دے گا اللہ تم سے تمہاری برائیاں اور اللہ تمہارے اعمال کی خبر رکھتا ہے۔

سوال نمبر5: درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیں؟

جواب: الفاظ کے معانی: غدا: رچتا بچتا، بغیر کسی رکاوٹ کے۔ متاع: فائدہ۔ مستقر: ٹھہرنا۔ العجل: بچھڑا۔ الغمام: بادل۔ قردۃ: بندر۔ قسوۃ: سخت۔ فارض: زیادہ عمر والی، بوڑھی۔ بکر: بچھیا۔ عوان: نصف۔ ماتوا: وہ مر گئے۔ السحاب: بادل۔ الخیط: دھاگہ۔ صفر آء: پیلا۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

دوسرا پرچہ: حدیث وادب عربی

﴿حصہ اول: ادب عربی﴾

سوال نمبر 1: درج ذیل جملوں کا اردو ترجمہ کریں؟

هذا نخيل: یہ کھجور کا درخت ہے۔ تِلْكَ دَرَّاجَةٌ: وہ سائیکل ہے۔ اَنْتِ مُسْلِمَةٌ: تو مسلمان لڑکی ہے۔ هٰذَا ثَوْرٌ: یہ بیل ہے۔ هٰذِهٖ دَرَّاجَةٌ: یہ سائیکل ہے۔ هِيَ عَالِمَةٌ: وہ جاننے والی لڑکی ہے۔ تِلْكَ دَوَاتِيْ: وہ میری دوات ہے۔

سوال نمبر 2: درج جملوں کی عربی بناؤ؟

جواب:

اردو جملے	عربی جملے	اردو جملے	عربی جملے	اردو جملے	عربی جملے
وہ کیا ہے؟	مَا هٰذَا	یہ تیرا بیگ ہے	هٰذِهٖ مَخْفَظَتُكَ	وہ میری کتاب ہے	تِلْكَ كِتَابِيْ
یہ سیب ہے	هٰذَا تُفَّاحٌ	یہ باغ ہے	هٰذِهٖ حَدِيْقَةٌ	وہ پھول ہے	هٰذِهٖ وَرْدَةٌ
یہ چھوٹی گائے ہے	هٰذِهٖ بَقَرَةٌ صَغِيْرَةٌ	یہ میرا امرود ہے	هٰذَا كُمَثْرَاىَ		

سوال نمبر 3: درج ذیل مرکبات کا معنی لکھیں:

جواب: (۱) تَاجُ الْمَلِكِ: بادشاہ کا تاج۔ (۲) شَاةٌ صَغِيْرَةٌ: چھوٹی بکری۔ (۳) سَبُّوْرَةُ خَالِدٍ: خالد کا بلیک بورڈ۔ (۴) ذِئْبٌ اَسْوَدُ: سیاہ بھیڑیا۔ (۵) سَيَّارَةُ خَالِدٍ: خالد کی گاڑی۔ (۶) كِتَابٌ كَبِيْرٌ: بڑی کتاب۔ (۷) طِفْلَةُ فَاطِمَةَ: فاطمہ کی بچی۔

(ب) درج ذیل کے معانی لکھیں اور مفید عربی جملوں میں استعمال کریں؟

جواب:

الفاظ	معانی	مفید جملوں میں استعمال
طَاوُسٌ	مور	رأيت الطاؤس في حديقة الحيوان يوم الجمعة .
زِيَارَةٌ	دیکھنا	ذَهَبَ زَيْدٌ لِزِيَارَةِ لَاهَوْرَ
حَجَرٌ	سوراخ، گہرا گڑھا	سَقَطَ خَالِدٌ فِيْ جحرٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ .
جَدَّةٌ	دادی	ضَرَبَتْنِيْ جَدَّتِيْ بِالْخَشَبَةِ .
سُفْرَةٌ بَيْضَةٌ	مفید دسترخوان	حَبَسَ الْاَمِيْرُ عَلٰى سُفْرَةٍ لِّطَعَامٍ .
شَفَةٌ	ہونٹ	اَلشَّفَةُ جَرِيْحَةٌ .

حصہ دوم: حدیث (اربعین نووی)

سوال نمبر 4: درج ذیل احادیث کا ترجمہ وتشریح کریں؟

حدیث نمبر 1: عن امير المومنين ابى حفص عمر بن الخطاب رضي الله عنه . قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول! انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته للدنيا يصيبها او امرأة ينكحها فهجرته الى ماهاجر اليه .

جواب، ترجمۃ الحدیث: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بے شک اعمال (کے ثواب) کا دارومدار نیتوں پر ہے اور بلاشبہ ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہی ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت

کے لیے کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہی ہوگی، جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

تشریح: ''ابوحفص'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے۔ **سمعت**: صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف۔ رسول اللہ **سمعت** کا مفعول ہونے کی بناء پر منصوب ہے۔ **یقول**: مضارع معروف اجوف وادی۔ اس میں ہو ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، فعل فاعل مل کر قول اور **انما الاعمال الخ** اس کا معقولہ ہے۔ **ھجرۃ** مصدر ہے بمعنی چھوڑنا۔

مذکورہ بالا حدیث پاک میں اخلاص نیت کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے کہ بلاشبہ مومن کے اچھے اعمال قرب خداوندی اور حصول مغفرت کا ذریعہ ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اعمال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا جوئی کے لیے کیے جائیں۔ دنیاوی غرض اور ریاکاری کے لیے کیے جانے والے اعمال بظاہر کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں فائدہ مند ثابت نہیں ہوتے۔ اسی سلسلہ میں حدیث پاک میں ہجرت کی مثال دی گئی جو شخص اپنا وطن اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لیے چھوڑتا ہے وہ ثواب واجر کا حق دار ہوگا۔ مگر جس کسی نے اپنا وطن صرف حصول دنیا کی خاطر چھوڑا تو اس کا یہ کام کرنا باعث ثواب نہ ہوگا کہ اس میں رضائے الٰہی ورسول نہیں بلکہ حصول دنیا ہے۔

حدیث نمبر2: **عن ابی عبداللہ النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان الحلال بین وان الحرام بین وبینھما امور متشابھات لایعلمھن کثیر من الناس فمن اتقی الشبھات فقد استبرأ لدینہ وعرضہ ومن وقع فی الشبھات وقع فی الحرام!**

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا: بیشک حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح اور ان کے درمیان امور متشابہات ہیں۔ جو شبہات سے بچا' اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کرلی جو شبہات میں پڑا وہ حرام ہیں۔

تشریح: **سمعت** بمعنی میں نے سنا۔ **بین** بمعنی ظاہر وواضح۔ **مشتبھات** شبہ والی

چیز۔ **اتقی**، بچا۔ **استبرأ** اس نے بچالیا۔ **عوض** بمعنی عزت۔ اس حدیث مبارکہ میں بنیادی طور پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ ان امور سے اجتناب کیا جائے جن کا حلال ہونا یا حرام ہونا واضح نہ ہو کیونکہ امور مشتبہ سے بچنا اپنے آپ کو حرام کے قریب جانے سے بچانا ہے۔ تو شبہات میں پڑنا چونکہ حرام میں پڑنا ہے اس لیے امور مشتبہ کو ترک کردینا چاہیے۔ اس کی مثل حدیث شریف کے اگلے حصے میں پوری دی گئی کہ جس طرح سرکار نے ایک سرکاری چراگاہ مقرر کی ہوئی ہے اور اس کے اردگرد کچھ رکاوٹیں کھڑی کردی جاتی ہیں مثلاً کھاردار تار یا دیواریں وغیرہ۔ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ممنوعہ علاقہ ہے۔ اس تار سے باہر جانور چرانے کی ممانعت نہیں ہوتی۔ اسی طرح شبہ والی چیزوں سے اس لیے اجتناب کیا جائے کہ انجانے میں حرام تک نہ پہنچ جائیں اور یہی تقویٰ ہے کہ امور مشتبہ سے پرہیز کیا جائے۔

حدیث نمبر3: **عن ابی یعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال! ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحدا احدکم غفرتہ ویسرح ذبیحتہ۔**

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابویعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر شی پر احسان کرنا فرض فرمایا ہے یعنی جب تم (کسی کو) قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں ایک آدمی اپنی چھری تیز کرے اور چاہیے کہ وہ اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

تشریح: احسان کا مطلب ہے کہ کسی کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آنا۔ **کتب**۔ اس نے فرض کیا۔ **القتلۃ** قتل کرنے کا طریقہ۔ **شفرۃ**، چھری۔ اس حدیث مبارکہ میں حسن سلوک کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسلام میں حسن سلوک کرنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔ حتیٰ کہ دشمن کے ساتھ حسن سلوک پیش آنے کی تعلیم دی گئی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حسن سلوک کرنے کا ایسا مظاہرہ فرمایا کہ آپ کے دشمن آپ کے جانثار دوست بن

گئے۔ ماں بیٹی کا معاملہ ہو یا باپ بیٹے کی رشتہ داری اور اہل محلّہ حتیٰ کہ ہر ایک کے ساتھ باہمی تعلقات، لین دین ہو یا کوئی دوسرا مسئلہ ہر جگہ حسن سلوک کی جھلک نظر آنی چاہیے۔ اس حدیث میں اس چیز کو واضح کیا گیا کہ وہ اعمال جن میں لازمی طور پر دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے لیکن ان اعمال کا بجانا لانا ضروری ہے مثلاً قصاص وغیرہ میں کسی کو قتل کرنا ہو یا جانور ذبح کرنا ہو تو یہاں بھی حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ لہٰذا قاتل کو احسن طریقے سے قتل کرنا چاہیے اور جانور کو اچھے طریقے سے ذبح کرنا چاہیے کہ دونوں کو تکلیف نہ ہو۔

حدیث نمبر4: عن ابی هريره عن عبدالرحمن بن صخر رضی الله عنه قال! سمعت رسول الله يقول! مانهيتكم عنه فاجتنوه وما امرتكم به فاتوا منه ما استطعتم فانما اهلك الذين من قبلكم كثرة مسائلهم واختلافهم على انبياء ۔

ترجمۃ الحدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میں تمہیں جس بات سے روکوں اس سے باز رہو اور جس بات کا میں تمہیں حکم دوں اسے طاقت کے مطابق بجالاؤ۔ پس بے شک تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سوال اور مخالفت کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں جہاں ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں کثرت کے ساتھ سوال کرنے سے بھی روکا گیا ہے کیونکہ احکام الٰہی اور ارشاداتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کثرت سوالات سے روکا گیا کہ سوالات کی صورت میں ذمہ داری بڑھ جاتی ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ان باتوں پر عمل نہیں کر پاتا اور مجرم ٹھہر جاتا ہے۔ جیسا کہ سابقہ امتوں کے ساتھ ہوا کہ ان کے ہلاک ہونے والے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ اپنے اپنے انبیاء سے طرح طرح کے سوالات کرتے اور پھر اپنے اوپر ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالتے لیکن ان پر عمل نہ کرسکتے اور اپنے نبی کی مخالفت کر بیٹھتے سو وہ ہلاک کردیے۔ لہٰذا غیر ضروری اور غیر مرادی باتوں کے بارے

میں طرح طرح کے سوال نہ کرنے چاہئیں۔

سوال نمبر5: اربعین نووی میں سے مندرجہ بالا احادیث کے علاوہ کوئی دو حدیث جو زبانی یاد ہوں، تحریر کریں؟

جواب، حدیث نمبر1: عن ابی عمرو عن ابی عمرة سفيان بن عبدالله رضی الله عنه ۔ قال يارسول الله، قل لی فی الاسلام قولا لااسأل عنه احد غيرك قال قل آمنت بالله ثم استقم ۔

حدیث نمبر2: عن ابی مسعود عقبة ابن عمرو الانصاری البدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الدولی اذالم تستح فاصنع ماشئت ۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

تیسرا پرچہ: صرف

سوال نمبر 1: سہ اقسام، شش اقسام اور ہفت اقسام کے نام لکھیں اور انہیں سے ہر ایک کی صرف ایک ایک تعریف بمعہ مثال تحریر کریں؟

جواب: اس سوال کا جواب حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

سوال نمبر 2: (الف) مضارع منفی معروف کی گردان مع معنی وصیغہ لکھیں؟

(ب) ماضی مطلق مثبت مجہول بنانے کا طریقہ ومثال لکھیں؟

جواب: (الف) مضارع منفی معروف کی گردان:

گردان	معنی	صیغہ
لَایَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد زمانہ موجودہ یا آئندہ میں	واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب
لَایَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں وہ سب مرد	جمع مذکر غائب
لَا تَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب
لَایَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب
لَاتَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا تو ایک مرد	واحد مذکر حاضر
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر
لَاتَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم سب مرد	جمع مذکر حاضر

لَاتَضْرِبِیْنَ	نہیں مارتی ہے انہیں مارے گی تو ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر
لَاتَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر
لَااَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یا نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت	واحد متکلم
لَانَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے ہم سب مرد یا سب عورتیں	تثنیہ وجمع متکلم

(ب) ماضی مطلق مجہول بنانے کا طریقہ:

ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے آخری حرف کو اس کی حالت پر چھوڑ دو اور آخر کے پہلے والے حرف کو زیر دے دو اگر زیر نہ ہو اور تمام متحرک حروف کو خواہ ایک ہو یا دو، سب کو پیش دے دو، ماضی مجہول کا صیغہ بن جائے گا جیسے: ضَرَبَ سے ضُرِبَ اور سَمِعَ سے سُمِعَ، اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ اور اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ ۔ پھر باقی صیغوں میں وہی طریقہ اختیار کرو جو ماضی معروف میں کرتے ہیں۔

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفیں مع مثالیں لکھیں؟

صیغہ، باب، میزان، حروف اصلیہ، علم صرف، ماضی قریب۔

(ب) لفظ لم کا لفظی عمل مع امثلہ لکھیں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفیں:

(۱-۲) صیغہ ومیزان: ان کی تعریفیں حل شدہ پرچہ 2014ء میں دیکھیں۔

(۳) علم صرف کی تعریف: ایسا علم جس سے صیغوں کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور لفظوں کو گردانے کا طریقہ اور ایک صیغہ سے دوسرا صیغہ بنانے کا قاعدہ معلوم ہوتا ہے۔

(۴) حروف اصلیہ کی تعریف: حرف اصلی اس کو کہتے ہیں جو وزن کرنے میں فاء

یا عین یالام کی جگہ پر جیسے نَصَرَ بروزن فَعَلَ ۔ اس میں نون فاء کی جگہ، صاد عین کی جگہ جبکہ راء لام کی جگہ ہیں۔ پس ن، ص اور راء حروف اصلیہ ہوئے۔

(۵) ماضی قریب کی تعریف: وہ فعل ہے جو قریب کے گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے جیسے قَدْ نَصَرَ ۔

(ب) لَم کا لفظی عمل: لَم جب مضارع کے شروع میں آتا ہے تو جن پانچ صیغوں کے آخر میں پیش ہوتا ہے ان کو جزم دیتا ہے اگر حرف علت نہ ہو جیسے: لَمْ يَنْصُرْ، لَمْ يَضْرِبْ، لَمْ يَسْمَعْ ۔ اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتا ہے جیسے يَدْعُوْ سے لَمْ يَدْعُ، يَرْضٰى سے لَمْ يَرْضَ يَرْمِيْ سے لَمْ يَرْمِ اور يَخْشٰى سے لَمْ يَخْشَ ۔ سات صیغوں میں نون اعرابی گرا دیتا اور دو صیغوں میں جمع مؤنث کے نون کو نہیں گراتا جیسے: لَمْ يَضْرِبْنَ، لَمْ تَضْرِبْنَ ۔

سوال نمبر 4: (الف) علم صرف کی روشنی میں امر حاضر معروف بنانے کا مکمل طریقہ مثالوں کے ساتھ لکھیں؟

(ب) النصر سے امر حاضر کی پوری گردان مع معنی لکھیں؟

جواب: (الف) امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ:

یہ ہے کہ مضارع حاضر معروف سے علامت مضارع تاء کو گرا دینے کے بعد اگر پہلا حرف متحرک ہو تو آخر کو ساکن کر دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے: تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ اور تَضَعُ سے ضَعْ اور اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دو جیسے تَقِيْ سے قِ ۔

اگر علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھو اگر عین کلمہ مکسور ہے یا مفتوح تو ہمزہ وصلی مکسور شروع میں لگا دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ ۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو گرا دو جیسے تَرْمِيْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰى سے اِخْشَ ۔

اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم شروع میں لگا دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے

تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ ۔ اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دو جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ ۔

نوٹ: فعل امر میں نون جمع مؤنث باقی رہتا ہے اور نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے۔

(ب) امر حاضر معروف کی گردان:

اُنْصُرْ	مدد کر تو ایک مرد	اُنْصُرِيْ	مدد کر تو ایک عورت
اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو مرد	اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو عورتیں
اُنْصُرُوْا	مدد کرو تم سب مرد	اُنْصُرْنَ	مدد کرو تم سب عورتیں

سوال نمبر 5: (الف) درج ذیل صیغے بتائیں؟

جواب:

الفاظ	صیغے	الفاظ	صیغہ
ضَرَبَتْ	واحد مؤنث غائب	فَعَلْتِ	واحد مؤنث حاضر
فَعَلُوْا	جمع مذکر غائب	يَفْتَحَانِ	تثنیہ مذکر غائب
فَتَحْتُ	واحد متکلم	اَسْمَعُ	واحد متکلم
نَصَرَا	تثنیہ مذکر غائب		

(ب) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

جواب:

اردو	عربی
وہ سب مرد مارے جائیں گے	يُضْرَبُوْنَ
وہ سب عورتیں جانتی ہیں	يَعْلَمْنَ
وہ دو مرد سنے گئے	سُمِعَا
ان سب مردوں نے مارا	ضَرَبُوْا
وہ دو عورتیں مدد کی گئی	نُصِرَتَا

ہم نے سنا	سَمِعْنَا
تم سب عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ
اس ایک مرد نے کھولا	فَتَحَ

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

چوتھا پرچہ: نحو

سوال نمبر 1: (الف) اسم، فعل میں سے ہر ایک کی پانچ پانچ علامات بمعہ امثلہ لکھیں؟

(ب) اسم کی تعریف بمعہ مثال لکھیں؟

جواب: **(الف) اسم کی علامات:**

(۱) شروع میں حرف جر ہو جیسے بِزَیْدٍ۔ (۲) مثنیٰ ہو جیسے رَجُلَانِ۔ (۳) جمع ہو جیسے رِجَالٌ (۵) موصوف ہو جیسے جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ۔ (۵) شروع میں الف لام ہو جیسے اَلْحَمْدُ۔

علاماتِ فعل:

(۱) شروع میں حرف قد ہو جیسے: قَدْ نَصَرَ۔ (۲) سین ہو جیسے سَيَنْصُرُ۔ (۳) تائے ساکن ہو جیسے ضَرَبَتْ۔ (۴) امر ہو جیسے اِضْرِبْ۔ (۵) نہی ہو جیسے لَا تَضْرِبْ۔

(ب) اسم کی تعریف:

اسم وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے رَجُلٌ۔

سوال نمبر 2: (الف) اسم جامد، مصدر اور مشتق کی تعریفات مع مثالیں تحریر کریں؟

(ب) جملہ خبریہ وانشائیہ کی تعریف بمع مثال لکھیں؟

جواب: (الف) اسم جامد کی تعریف: اسم جامد وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ کوئی دوسرا لفظ اس سے بنے جیسے رَجُلٌ۔

مصدر کی تعریف: وہ اسم ہے جس سے فعل یا اسم تو بنتے ہیں لیکن خود کسی سے نہیں بنتا جیسے ضَرْبٌ ۔

مشتق کی تعریف: مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے بنتا ہے جیسے ضَارِبٌ، مَضْرِبٌ ۔

جملہ خبریہ کی تعریف:

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے قائل کو سچ یا جھوٹ کی صفت سے ملایا جا سکے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ کے قائل کو صادق یا کاذب کہا جا سکتا ہے۔

(ب) جملہ انشائیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے جیسے لَاتَضْرِبْ ۔

سوال نمبر 3: (الف) عامل، اسم مفرد منصرف صحیح، جمع مکسر منصرف، غیر منصرف، عدل اور بدل کی تعریفیں بمعہ امثلہ لکھیں؟

(ب) اسباب منع صرف تحریر کریں؟

جواب: (الف) عامل کی تعریف: عامل وہ شی ہے جس کے باعث اعراب کو چاہنے والا معنی حاصل ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا میں ضَرَبْتُ عامل ہے۔

غیر منصرف کی تعریف: غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں منع حرف کے دو سبب یا ایک سبب جو دو کے قائم مقام ہو، پایا جائے جیسے اِبْرَاهِیْمُ، مَصَابِیْحُ ۔

عدل کی تعریف: اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ کی طرف جانا عدل کہلاتا ہے جیسے اُخر ۔

جمع مکسر منصرف: ایسی جمع ہے جس میں واحد کی بناء سلامت نہ رہے اور وہ غیر منصرف بھی نہ ہو جیسے رِجَالٌ ۔

اسم مفرد منصرف صحیح: ایسا کلمہ جو فعل یا حرف نہ ہو، تثنیہ یا جمع نہ ہو، غیر منصرف نہ ہو اور اس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت بھی نہ ہو جیسے رَجُلٌ، زَیْدًا، بِخَالِدٍ ۔

بدل: بدل وہ تابع ہے جو نسبت میں مقصود ہو اور متبوع کو بطور تمہید کے ذکر کیا گیا ہو

جیسے جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْكَ میں اَخُوْكَ بدل ہے اور زَیْدٌ مبدل منہ ہے۔

(ب) منع صرف کے اسباب:

غیر منصرف کے نو اسباب ہیں:

عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزن فعل، الف ونون زائدتان۔

سوال نمبر 4: (الف) معرفہ کی تعریف اور اقسام لکھیں نیز اسمائے اشارات و موصولات کا دوسرا نام بتائیں؟

(ب) معرب ومبنی کی تعریفیں ومثالیں لکھیں؟

جواب: (الف) معرفہ کی تعریف:

معرفہ وہ اسم ہے جو معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو جیسے زَیْدٌ ۔

اقسام معرفہ: معرفہ کی سات قسمیں ہیں اور وہ درج ذیل ہیں:

اوّل: مضمرات جیسے هُوَ۔ دوم: اعلام جیسے زَیْدٌ۔ سوم: اسمائے موصولات جیسے اَلَّذِیْ۔ چہارم: اسمائے اشارات جیسے لفظ هٰذَا۔ پنجم: معرفہ بالف ولام جیسے: اَلرَّجُلُ۔ ششم: معرفہ بندا جیسے یَا اَللّٰهُ۔ ہفتم: ان میں سے کسی ایک طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ ۔

اسماء اشارات اور اسمائے موصولات کو مبہمات بھی کہتے ہیں۔

(ب) معرب کی تعریف: معرب وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب ہو اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زید معرب ہے۔

مبنی کی تعریف: وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے صرف زید مبنی ہے یا ایسا مرکب جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے۔

سوال نمبر 5: درج ذیل جملوں کی نحوی ترکیب کریں؟

(ا) زَیْدٌ کَاتِبٌ: زَیْدٌ، اسم مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتداء، کَاتِبٌ مرفوع لفظاً خبر۔ مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) رَجُلٌ فَاضِلٌ: یہ مرکب توصیفی ہے۔ اس میں رَجُلٌ موصوف ہے جبکہ فَاضِلٌ اس کی صفت ہے۔

(۳) اَلْکِتَابُ جَیِّدٌ: یہ جملہ اسمیہ ہے۔ اس میں اَلْکِتَابُ مفرد منصرف صحیح مرفوع لفظاً مبتداء ہے جبکہ جَیِّدٌ اس کی خبر۔

(۴) اِنَّ زَیْدًا کَاتِبٌ: یہ بھی جملہ اسمیہ خبریہ ہے۔ اس میں اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے زَیْدًا اس کا اسم جبکہ کَاتِبٌ شبہ جملہ اسمیہ ہو کر اس کی خبر۔

(۵) کِتَابُ بَکْرٍ: یہ مرکب اضافی ہے اس میں کتاب مضاف جبکہ بکر مضاف الیہ ہے۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر جملہ کی جز ہوا۔

(۶) عَلِمَتْ زَیْنَبُ: یہ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ اس کی پہلی جز فعل ہے۔ زینب فاعل ہے۔ فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

پانچواں پرچہ: مطالعہ پاکستان

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں؟

س: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے کتنے معاشی نکات پیش کیے؟

ج: امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے چار معاشی نکات پیش کیے۔

س: مغلیہ حکمران اکبر نے "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی جگہ کیا داخل کیا؟

ج: مغلیہ حکمران اکبر نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اکبر خلیفۃ اللہ داخل کیا تھا۔

س: اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد کس چیز پر ہے؟

ج: اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد قرآن وسنت پر ہے۔

س: شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کس کے صاحبزادے تھے؟

ج: شاہ عبدالعزیز، شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے تھے۔

س: پانی پت کے مقام پر مرہٹوں سے فیصلہ کن جنگ کس نے کی؟

جواب: احمد شاہ ابدالی نے۔

س: شہاب الدین غوری کے آزاد کردہ غلام کا نام کیا تھا؟

ج: قطب الدین ایبک خان۔

س: حضرت مجدد الف ثانی کی ولادت کہاں ہوئی؟

ج: سرہند شریف (ہندوستان) میں۔

س: اسلام میں عقائد کو کیا حیثیت حاصل ہے؟

ج: اسلام میں عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

س: ہندو مسلم فسادات میں کس کا قتل عام ہوا؟

ج: مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔

س: افغانستان کے بادشاہ احمد شاہ ابدالی کو خطوط کس نے لکھے؟

ج: شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے۔

س: شاہ ولی اللہ احمد اللہ کے والد کا نام کیا تھا؟

ج: شاہ عبدالرحیم۔

س: حضرت بہاؤالدین زکریا کا مزار کہاں ہے؟

ج: آپ کا مزار مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل خالی جگہیں پر کریں؟

(۱) ہندو..........اور رنگ نسل کے قائل تھے۔

(۲) برصغیر میں ہندوؤں کی تعداد..........سے زیادہ تھی۔

(۳) رسالہ غدریہ کو مولانا..........آزاد نے طبع کروایا۔

(۴) حضرت علامہ..........خیر آبادی مجاہد تھے۔

(۵) حضرت خواجہ..........چشتی نے اجمیر میں وفات پائی۔

(۶) المعروف داتا گنج بخش نے 1072ء میں وفات پائی۔

(۷) اولیاء کرام اور..........نے دلوں کو فتح کر کے اسلام کی طرف مائل کیا۔

(۸) مبلغین اسلام کے ذریعے اسلامی تعلیمات عرب سے نکل کر ....کی سرزمین میں آئیں۔

(۹) سلطان محمد غوری کی فتوحات نے اشاعت..........کی راہ ہموار کی۔

(۱۰) سلطان محمود غزنوی نے بر..........پر حملے کیے اور پنجاب کا علاقہ فتح کیا۔

(۱۱) 712ھ میں..........نے سندھ پر حملہ کیا۔

(۱۲) سرزمین..........کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں اسلام کا سورج طلوع ہوا۔

جوابات: (۱) ذات پات۔ (۲) مسلمانوں۔ (۳) عبدالکلام۔ (۴) فضل حق۔
(۵) معین الدین۔ (۶) علی بن عثمان۔ (۷) صوفیاء عظام۔ (۸) عجم۔ (۹) اسلام۔
(۱۰) صغیر۔ (۱۱) محمد بن قاسم۔ (۱۲) حجاز۔

سوال نمبر 2: امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور دو قومی نظریہ کے سلسلے میں آپ کی مساعی پر نوٹ لکھیں؟

جواب: امام احمد رضا خان قادری بریلوی اور دو قومی نظریہ:

حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہما اللہ کے بعد دو قومی نظریہ کے تحفظ کا سہرا جس شخصیت کے سر سجتا ہے وہ امام احمد رضا خان بریلوی قادری کی ذات گرامی ہے۔ آپ کی ولادت 14 جون 1856ء بمطابق 10 شوال المکرم 1272ھ کو ہوئی۔ آپ کے والد گرامی کا نام "مولانا نقی علی خان" ہے۔ آپ کا تعلق قبیلہ بڑھیچ سے ہے۔ آپ کا خاندان یعنی آباؤ اجداد مغلیہ حکومت کے دور میں سرزمین لاہور میں آئے۔ بعد ازاں لاہور سے دہلی چلے گئے اور پھر دہلی سے بریلی شریف منتقل ہو گئے۔

آپ کی پیدائش اس دور میں ہوئی جب مسلمانوں کی حکومت کا تخت الٹ پلٹ گیا تھا اور مسلمانوں کا اقتدار ختم ہو چکا تھا اور غیر مسلم لوگوں کا تسلط تھا اور تحریک آزادی کی پاداش میں بہت جید علماء کرام کو پھانسی کے تختوں پر لٹکایا جا چکا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے کمال کا حافظہ عطا فرمایا تھا۔ صرف چودہ سالہ مختصر سے عرصہ میں آپ نے تمام علوم نقلیہ وعقلیہ پر مکمل عبور حاصل کر لیا تھا اور کم عمری میں ہی فتویٰ نویسی کا کام شروع فرما دیا تھا۔ تعلیم و تعلم کے ساتھ ساتھ آپ نے میدانِ تصنیف میں بھی اپنا سکہ جمایا اور بہت سے علوم وفنون پر سیکڑوں کی تعداد میں تصانیف فرما کر میدان تصنیف کے عظیم شہسواروں کی صف میں شامل ہو گئے بالخصوص "فتاویٰ رضویہ" ایسا کارنامہ ہے جو اسلامی فقہ کا سب سے جامع اور ضخیم انسائیکلوپیڈیا ہے۔

امام رحمۃ اللہ علیہ نے علمائے عرب سے بالخصوص مکہ و مدینہ شریف کے آئمہ سے آپ

نے سندات حدیث حاصل کیں۔ آپ نہ صرف انگریز کے مخالف تھے بلکہ ہندو مسلم دوستی اور اتحاد کو بھی سخت ناپسند کرتے تھے اور دوقومی نظریہ کے عظیم مبلغ اور داعی تھے۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد جب انگریزوں نے ترکوں پر ظلم وستم کے بادل برسانا شروع کیے تو پورے ملک میں انگریز حکومت کے خلاف ایک شورش برپا ہوگئی۔ اس موقع پر مسلمانوں کے جذبات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے 1920ء میں گاندھی نے کانگرس کی طرف ترک موالات کا اعلان کردیا۔ یوں تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات دونوں ہی کی مشترکہ بنیاد انگریزوں کی مخالفت اور ان سے قطعہ تعلق کرنا تھا۔

اس لیے دونوں تحاریک ایک دوسرے کے قریب آگئیں اور انگریز کے خلاف دونوں تحریکیں متحد ہوگئیں لیکن اس اتحاد نے مسئلہ کو شرعی اعتبار سے زیادہ نازک بنا دیا کہ ایک طرف انگریز سے قطع تعلق کی جارہی ہے تو دوسری طرف ہندوؤں سے دوستی کی جارہی ہے۔

اس لیے اس وقت کے جید علماء کرام نے اس اتحاد کے خلاف فتوے دیے۔ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ان علماء میں سرفہرست تھے لہٰذا جس طرح اکبر دور میں ہندو مسلم کے اتحاد کے خلاف حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آواز بلند کی اسی طرح اس اتحاد کے خلاف حضرت تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے آواز بلند کی۔ اس اتحاد کے خلاف آواز اٹھانا آپ کی بصیرت تھی ورنہ سطحی نظر سے دیکھنے والے علماء اس آواز کو انگریز دوستی پر محمول کرتے تھے۔

آپ کی فہم وبصیرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب ہندوؤں نے گائے کی قربانی روکنے کے لیے مسلمان علماء کرام سے یہ فتویٰ دریافت کیا کہ کیا گائے کی قربانی کرنا ضروری ہے؟ کسی اور جانور کی قربانی نہیں ہوسکتی؟ تو اس سوال کا بظاہر جواب تو یہی ہے کہ گائے کی قربانی ضروری نہیں کسی اور جانور کی قربانی بھی ہوسکتی ہے...... ہندوؤں کی اس چالاکی کو بڑے بڑے علماء کرام نہ سمجھ سکے اور یہ فتویٰ دے دیا کہ ''گائے کی قربانی ضروری نہیں'' لیکن امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اس فتویٰ کا یوں جواب دیا

کہ ''ہم ہندوؤں کو خوش کرنے کے لیے گائے کی قربانی موقوف نہیں کرسکتے۔''

آپ چونکہ ہندوؤں کی چالاکی کو جانتے تھے اس لیے آپ نے بصیرت افروز جواب دیا۔ چنانچہ ہندوؤں نے وہ ہی مکاری شروع کردی جس کا خدشہ تھا۔ وہ یہ کہ انہوں نے علماء کرام کے فتوے لے کر یہ اعلان کردیا کہ مسلمانوں کے نزدیک بھی گائے کی قربانی ضروری نہیں ہے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی اسلامی تشخص کا دفاع کرنے میں گزار دی اور تمام عمر دوقومی نظریہ کا دفاع کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تحریک پاکستان میں آپ کے شاگردوں نے، مریدوں نے اور آپ کے متعلقین نے قیام پاکستان کے لیے بھرپور کردار ادا کیا۔ پھر تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کی فلاح وبہبود کے لیے چار معاشی نکات بھی پیش کیے جو مسلمانوں کے ساتھ آپ کی خیرخواہی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اللہ تعالیٰ ان پر اپنی کروڑ ہا رحمتوں کا نزول فرمائے۔ (آمین)

سوال نمبر4: تحریک پاکستان کے محرکات پر روشنی ڈالیں نیز قائداعظم کے چودہ نکات میں سے 10 لکھیں؟

جواب: تحریک پاکستان کے محرکات:

چونکہ برصغیر میں ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی اس لیے آئے روز ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فسادات برپا ہوتے رہتے جس کی وجہ سے بہت سارے مسلمانوں کا قتل عام کیا جاتا۔ مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کیا جاتا۔ تو چونکہ ہندو قوم کی کثرت تھی اس لیے یہ خدشہ تھا کہ انگریز کے جانے کے بعد ہندوؤں کا راج ہو جائے اور ہندو ''رام راج'' کریں گے اور مسلمانوں کی عزتوں کو پامال کریں گے اور ان کے خون کے ساتھ ہولی کھیلیں گے۔ اس لیے ضروری ہوگیا کہ مسلمان ایک علیحدہ مملکت کے قیام کا مطالبہ کریں اور ویسے بھی برصغیر میں مسلمانوں کی جانوں کے وبال بنے بیٹھے تھے۔

جب مسلمانوں کا اقتدار جاتا رہا اور اقتدار غیر مسلم کے ہاتھ لگ گیا تو اب ہندوؤں نے بھی

مسلمانوں کے خلاف سازشوں کا جال بچھانا شروع کر دیا۔ اس وجہ سے اب الگ سے اسلامی ریاست کا قیام ضروری تھا۔ ایسی ریاست جس کی بنیاد دو قومی نظریہ پر ہو۔

پھر مسلمانوں کے معاشرتی حالات بھی کمزور تھے۔ تو خوف تھا کہ ہندو کہیں مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنا کر سیاسی آزادی سے بھی محروم کر دیں کیونکہ ہندو لوگ ذات پات اور رنگ ونسل کے امتیاز کے نہ صرف قائل تھے بلکہ اس پر عمل بھی کرتے تھے۔

اوپر سے ہندو مسلمانوں کی زبان اور ثقافت کی مخالفت بھی بھرپور طریقے سے کرتے تھے حتیٰ کہ انگریز دور میں ہی ہندو قوم اس بات پر زور لگاتے تھے کہ مسلم ثقافت اور اردو زبان کو ختم کر دیا جائے اور ہندی زبان کو ملک بھر کی زبان کا درجہ مل جائے۔

پھر جب 1937ء سے 1939ء تک برصغیر میں کانگریسی وزارتیں قائم ہوئیں اور ہندوؤں کو اقتدار ملا تو انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ مسلمانوں پر مصائب وآلام کے پہاڑ ڈھانا شروع کر دیے اور مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھتے۔ یہ چیزیں مسلمانوں کے لیے الگ وطن قائم کرنے کا سبب بنیں۔

قائداعظم کے بیان کردہ دس نکات:

(1) آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خود مختاری دی جائے۔ (2) تمام صوبائی حکومتوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خود مختاری دی جائے۔ (3) صوبوں میں اقلیتوں کو موثر نمائندگی دی جائے۔ (4) مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ (5) جداگانہ انتخاب کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہونا چاہیے البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کر سکتا ہے۔ (6) تمام لوگوں کو یکساں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔ (7) سندھ کو ممبئی سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔ (8) مسلمانوں کو مذہبی وثقافتی تحفظ دیا جائے۔ (9) مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔ (10) صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی ردوبدل نہ کیا جائے۔

سوال نمبر 5: جنگ آزادی کے مجاہد علامہ فضل حق خیر آبادی کی کاوشوں کے بارے آپ کیا جانتی ہیں؟

جواب: یہ ایک اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ برصغیر کے علماء کرام ہر مشکل گھڑی میں قوم کی رہنمائی کی اور انہیں مصائب وآلام سے چھٹکارا دلا دیا۔ اگر چہ خود ان پر جتنے بھی مصائب وآلام کے پہاڑ گریں مگر ان علماء نے کبھی بھی اپنی قوم پر کسی طرح کی آنچ نہ آنے دی۔ اگر چہ بعض بدکردار اور بدحواس علماء نے کفار کو خوش کرنے کے لیے قوم کے ساتھ برا کردار بھی ادا کیا لیکن علماء اہلسنّت نے ہمیشہ مسلمان قوم کے ساتھ وفادارانہ اور تاریخی کردار ادا کیا۔

انہیں ہستیوں میں جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کی خاطر اپنے سر دھڑ کی بازی لگا دی اور دین محمدی کی خاطر اپنے سر تن سے جدا کروا دیے۔ علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کی ذات گرامی ہے۔ آپ نے بھی تحریک آزادی ہند کے موقع پر دیگر علماء اہلسنّت کے ساتھ جیل کی سخت سزائیں برداشت کیں۔ اس کے باوجود آپ کے پاؤں مبارک میں ذرا بھی لغزش نہ آئی اور بغیر کسی لالچ اور خوف کے تحریک آزادی ہند میں بھرپور کردار ادا کیا۔

علامہ فضل حق رحمۃ اللہ علیہ جماعت اہلسنّت کے سرخیل تھے۔ ان سمیت تمام جید علماء کرام کو جزیرہ انڈمین میں کالے پانی کی سزا سنائی گئی اور برصغیر کے باشندوں کو آزادی کی نعمت سے ہمکنار کروانے والے ان بزرگوں کو بہت ہی مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔

علامہ فضل حق خیر آبادی 1212ھ میں پیدا ہوئے اور اپنے والد گرامی مولانا فضل امام (مصنف مرقات) سے ہی تعلیم حاصل کی۔ علم حدیث کی تحصیل کے لیے آپ نے مولانا عبدالقادر دہلوی کی خدمات حاصل کیں۔ اللہ نے آپ کو اتنا کمال کا حافظہ عطا فرمایا تھا کہ صرف چار ماہ کے مختصر عرصہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا اور تیرہ سال کی عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ علم منطق، حکمت، فقہ، کلام، ادب، اصول اور شاعری میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ متاخرین علماء نے آپ کو منطق کا معلم رابع قرار دیا ہے۔

آپ کے بارے میں کسی رائٹر نے لکھا ہے کہ "مولانا فضل حق خیر آبادی یگانہ روز عالم تھے۔ عربی کے مانے ہوئے ادیب شاعر تھے۔ علوم عقلیہ میں امام و مجتہد تھے اور ان سے بڑھ کر یہ کہ آپ بہت بڑے سیاست دان، مدبر اور مفکر تھے۔ مسند تدریس پر جلوہ افروز ہو کر تمام علوم کی تعلیم دیتے تھے اور ایوان حکومت میں پہنچ کر وہ دور رس فیصلے کرتے تھے اور بہت ہی بہادر اور شجاع تھے۔ تحریک آزادی کے بعد نہ جانے کتنے لوگ جو گوشۂ عافیت کی تلاش میں مارے مارے پھرتے تھے لیکن مولانا فضل حق رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے کیے پر نادم نہ تھے۔"

حضرت علامہ فضل حق رحمۃ اللہ علیہ وہ شخصیت تھی کہ جنہوں نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ انگریز کی طرف سے رہائی کی پیشکش کے باوجود آپ نے اپنا فتویٰ واپس نہ لیا...... انگریزوں نے ان کو 1857ء میں قید کر کے جزیرہ رنگون بھیج دیا وہیں آپ نے 12 صفر المظفر میں وفات پائی۔ جب آپ کی رہائی کا پروانہ آیا تو آپ کا جنازہ جیل سے باہر آ رہا تھا۔

سوال نمبر 6: جنگ آزادی کی وجوہات بیان کریں؟

جواب: جب انگریز نے برصغیر پر قبضہ کر لیا اور برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ نے برصغیر کو باقاعدہ برطانیہ کی نوآبادی بنانے کا اعلان کر دیا تو پھر مسلمان انگریز اور ہندو دونوں کی غلامی میں چلے گئے اور مسلمانوں کے اقتدار کی کشتی ڈوب گئی۔ اب چونکہ مسلمانوں پر انگریز اور ہندوؤں کا تسلط قائم تھا لہٰذا مسلمانوں کے سامنے دو محاذ تھے۔

برصغیر میں انگریز کے تسلط کو ختم کرنا۔ یہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے دو قومی نظریہ کی بنیاد پر علیحدہ ریاست قائم کرنا جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی ثقافت کو فروغ دیں اور اسلامی حکومت قائم کر سکیں۔ انگریز تسلط کو توڑنے کے لیے مسلمانوں نے تحریک آزادی ہند کے لیے جدوجہد شروع کر دی۔ اس کی بنیاد سیاسی، معاشرتی، مذہبی اور فوجی وجوہات بھی تھیں جن کی قدرے تفصیل یہ ہے۔

مسلمانوں نے اپنے دور حکومت میں تمام کے ساتھ یکساں سلوک کیا۔ کبھی نسلی امتیاز کی پالیسی پر عمل نہیں کیا لیکن انگریز حکمرانوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

چونکہ انگریزوں نے مسلمانوں سے اقتدار چھینا تھا اس لیے اسے یہ خوف تھا کہ کہیں مسلمان دوبارہ اقتدار میں نہ آ جائیں۔ وہ مسلمانوں کو سیاسی واقتصادی اور سماجی لحاظ سے اپنی پوری طاقت استعمال کرتا رہا۔

انگریز حکومت برصغیر کے باشندوں کو عیسائی مذہب اختیار کرنے پر مجبور کرتی۔ حتیٰ کہ انہوں نے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لیے خصوصی سرپرستی میں سکولوں، ہسپتالوں میں کھلم کھلا عیسائیت کی تبلیغ کرنا شروع کر دیا اور دوسرے مذاہب پر بے جا تنقید شروع کر دی۔ انہوں نے اسلامی قوانین میں مداخلت شروع کر دی اور مسلمانوں کے ساتھ ذلت آمیز سلوک شروع کر دیا۔ مذہب کے خلاف آگ بھڑکانا شروع ہو گئے۔ اسلامی شعار کی توہین کرنا شروع ہو گئے حتیٰ کہ کسی داڑھی والے کو ملازمت نہ دیتے۔ تو یہ چند وجوہات ہیں جن کی وجہ سے انگریز کے خلاف جنگ آزادی کا آغاز ہوا۔

سوال نمبر 7: برصغیر میں اسلامی حکومت کے زوال کے اسباب لکھیں؟

جواب: سلطان قطب الدین ایبک نے برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔ مسلمان حکومت کا سلسلہ چلتا رہا۔ یہاں تک مغلیہ فرماں روا اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد نالائق اور کمزور جانشین کا سلسلہ شروع ہو گیا جس وجہ سے اتنی بڑی سلطنت کو چلانا مشکل ہو گیا۔ ادھر سکھوں اور مرہٹوں نے بھی سر اٹھانا شروع کر دیا اور بغاوت شروع کر دی اور کئی علاقوں میں خودمختار ریاستیں قائم کر لیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مرکزی حکومت کمزور ہو گئی، آمدنی کم ہو گئی جس وجہ سے صوبوں کے دفاع کے لیے اتنی بڑی فوج رکھنا مشکل ہو گیا۔

اسی زمانہ میں ایران کے بادشاہ نادر شاہ نے برصغیر پر حملہ کر دیا اور مغل بادشاہ محمد شاہ کو شکست دے کر قتل عام شروع کر دیا۔ نادر شاہ کے قتل ہو جانے کے بعد احمد شاہ ابدالی نے افغانستان میں حکومت سنبھال لی۔ اس نے کئی بار برصغیر پر حملے کر کے مغلیہ حکومت کی رہی

سبھی ساکھ کو بھی ختم کر دیا۔

کسی بھی قوم میں جب زوال آتا ہے تو اس میں اس کی اپنی کمزوریوں کو دخل ہوتا ہے اور بیرونی سازشیں مزید اس کو منطقی انجام تک پہنچا دیتی ہیں۔

ہم برصغیر میں اسلامی حکومت کے زوال کو سرسری نظر سے دیکھیں اور جائزہ لیں تو یہ اسباب نظر آتے ہیں:

تاجروں کی شکل میں انگریز کی آمد، درباری سازشیں، اخلاقی انحطاط، سکھوں کی بغاوت، مرہٹوں کا عروج، بحری قوت کا نہ ہونا، ہندوؤں کی سازشیں، امراء کی مفاد پرستی، سستی اور آرام طلبی، جذبہ جہاد کی کمی، نئی ایجادات سے ناواقفیت، اقتدار کی جنگ، مرکز کی کمزوری، مذہب سے روگردانی، نااہل حکمران۔

☆☆☆☆☆☆

﴿درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2015ء﴾

چھٹا پرچہ: جنرل سائنس

سوال نمبر 1: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں؟

س: سائنس کا بنیادی اصول کیا ہے؟

ج: سائنس کا بنیادی اصول مشاہدہ اور استدلال ہے۔

س: پودوں کے متعلق علم کو کیا کہتے ہیں؟

ج: بائنی یعنی علم نباتات کہتے ہیں۔

س: البیرونی کا پورا نام لکھیں؟

ج: برہان الحق ابوریحان محمد بن احمد۔

س: ڈاکٹر عبدالقدیر خان کہاں پیدا ہوئے؟

ج: بھارت کے شہر بھوپال میں۔

س: افلا ینظرون کا معنی لکھیں؟

ج: "کیا وہ دیکھتے نہیں؟"

س: 600 سے 1400 سن عیسوی کا دور کہلاتا ہے؟

ج: 600 سے 1400 سن عیسوی کا دور اسلامی کیمیا گری کا دور کہلاتا ہے۔

س: نباتات سے کیا مراد ہے؟

ج: پودوں کے متعلق علم کو علم نباتات کہتے ہیں۔

س: جانوں کے متعلق علم کو کیا کہتے ہیں؟

ج: زوالوجی۔

س: ابن الہیثم کا پورا نام لکھیں؟

ج: ابوعلی الحسن بن الحسن البصری۔

س: محمد بن زکریا الرازی کہاں پیدا ہوئے؟

ج: ایران کے شہر ''رے'' میں۔

س: اسلام کیا ہے؟

ج: اسلام ایک مکمل دین ہے جو قدرت مظاہر دستیاب وسائل کو انسانی فلاح و بہبود کے لیے استعمال میں لانے کی دعوت دیتا ہے۔

س: سائنس کتنی قدیم ہے؟

ج: سائنس اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ تاریخ۔ انسان کی تخلیق کے ساتھ سائنس کی تاریخ کا آغاز ہوا۔

سوال نمبر2: کوئی سی دس خالی جگہیں پُر کریں؟

(۱) ڈاکٹر .... نے 28 مئی 1998ء کو چاغی کے مقام پر نیوکلیئر کا کامیاب تجربہ کیا۔

(۲) بوعلی سینا کو مسلم دنیا کا .... تسلیم کیا جاتا ہے۔

(۳) البیرونی نے .... کے موضوعات پر تقریباً 150 سے زائد کتابیں لکھیں۔

(۴) سائنس میں سب سے پہلے نمایاں ترقی .... دور میں ہوئی۔

(۵) سائنس ایک .... لفظ سے اخذ کیا گیا ہے۔

(۶) کتاب المناظر .... پر پہلی جامع کتاب ہے۔

(۷) مسلمان سائنسدان .... کو کیمیا کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔

(۸) .... نے کیمیائی مرکبات کو چار اقسام میں تقسیم کیا۔

(۹) زندگی کی ابتداء .... سے ہوتی ہے۔

(۱۰) بوعلی سینا مسلم دنیا کا .... کہلاتا ہے۔

(۱۱) جانداروں کے مشاہدے اور معائنے کے علم کو .... کہتے ہیں۔

(۱۲) جابر بن حیان .... کا ماہر تھا۔

جوابات: (۱) عبدالقدیر خان۔ (۲) ارسطو۔ (۳) ریاضی۔ (۴) یونانی۔ (۵)

لاطینی۔ (۶) روشنی۔ (۷) جابر بن حیان۔ (۸) محمد بن زکریا الرازی۔ (۹) سائنس۔ (۱۰) ارسطو۔ (۱۱) زوالوجی۔ (۱۲) علم کیمیا۔

سوال نمبر3: سائنس کی حدود کیا ہیں تفصیلات بیان کریں؟

جواب: جدید دور میں سائنس کی حدود وسیع تر ہوتی جارہی ہیں۔ گزشتہ نصف صدی میں سائنس اور ٹیکنالوجی نے برق رفتار ترقی کی ہے۔ آئے دن نت نئی ایجادات معرض وجود میں آرہی ہیں۔ جو کل ناممکن نظر آتا تھا آج معمولی مظہر نظر آتا ہے۔ لیکن اس ترقی کے باوجود بہت سے مسائل اور معاملات ایسے ہیں جن میں سائنس بے بس نظر آتی ہے۔ سائنس کی کچھ ایسی مجبوریاں اور حدود ہیں جن کو پھلانگ کر آگے جانا اس کے لیے فی الحال ممکن نہیں۔ بے شک میڈیکل شعبہ میں لاعلاج بیماریوں کا علاج تلاش کرلیا گیا ہے۔ مگر چند ایسی بیماریاں ہیں کہ ابھی بھی لاعلاج ہیں جیسے کینسر، ایڈز، ہیپاٹائٹس وغیرہ۔

نیوکلیئر اور ریز جینٹک انجینئرنگ کی بدولت فصلوں کی بہتر اقسام کی تیاری کے باوجود خوراک کا مسئلہ ابھی تک حل نہ ہوا اور پھر خلائی تحقیقات کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔ تمام تر تحقیقات اور ترقی کے باوجود کئی قدرتی آفات پر کنٹرول حاصل نہیں کیا جاسکا۔

اگرچہ سائنس کی ترقی جاری وساری ہے۔ آئے دن کوئی نئی معلومات حاصل ہورہی ہیں لیکن اس کے باوجود بھی انسانی علم کی تکمیل اسی سائنس پر موقوف نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے اہم پہلو مثلاً تزکیہ نفس، صداقت، امانت، انصاف اسی طرح روحانی اور دوسری اخلاقی اقدار کے ساتھ سائنس کا دور کا تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ چیز مشاہدے میں نہیں آتی جبکہ سائنس صرف انہیں کی تحقیق وتفتیش کرسکتی ہے جو مشاہدہ میں آتی ہوں۔

سوال نمبر4: غیر پاکستانی دو مسلم سائنس دانوں کے نام اور کارنامے لکھیں؟

جواب نمبر1: جابر بن حیان:

جابر بن حیان کو علم کیمیا کا بانی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کچ دھاتوں کو پگھلا کر صاف کرنے، فولاد تیار کرنے، چمڑا بنانے، کپڑا رنگنے، لوہے کو زنگ سے بچانے کے طریقے معلوم کیے۔ سلفیورک ایسڈ، نائٹرک ایسڈ اور ہائیڈروکلورک ایسڈ پہلی دفعہ جابر بن حیان ہی

نے تیار کیے تھے۔ جابر بن حیان ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مرکبات کے موجد تھے۔ یہ پہلے کیمیادان تھے جن کی باقاعدہ ایک کی کیمیائی تجربہ گاہ تھی۔

وہ کسری کشید کے عمل کے بارے میں بھی جانتے تھے۔ جابر بن حیان نے کیمیاگری اور اس سے ملتے جلتے موضوعات پر عربی میں بہت سی کتابیں لکھیں جن میں ''الکتاب'' اور ''الخالص'' مشہور کتابیں ہیں۔

(۲) محمد بن زکریا الرازی:

آپ کی پیدائش ایران کے شہر ''رے'' میں 865 میں ہوئی۔ اگرچہ یہ ایک عملی کیمیادان تھے لیکن فن طب میں اپنے زمانے کے علم العلاج کے اصول سے بھی پوری طرح واقف تھے۔ وہ بغداد کے ایک ہسپتال کے سربراہ اور ماہر سرجن بھی تھے۔ انہوں نے پہلی دفعہ بے ہوش کرنے کے لیے افیون کا استعمال کیا۔ انہوں نے ہی سب سے پہلے چیچک، خسرہ کے اسباب اور علامات اور علاج پر روشنی ڈالی۔ ان بیماریوں کے متعلق آپ کے بیان کردہ قانون آج بھی مسلم ہیں۔ یہ پہلے سائنسدان ہیں جنہوں نے تخمیر کے ذریعے الکوحل تیار کی۔ محمد بن زکریا الرازی نے مختلف کیمیائی مرکبات کو چار گروپوں میں تقسیم کیا۔ (۱) معدنیاتی۔ (۲) نباتاتی۔ (۳) حیواناتی۔ (۴) ماخوذ۔ ان کی مختلف کیمیائی مرکبات کے بارے میں گروہ بندی آج بھی تسلیم کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 5: کوئی سے دو مشہور پاکستانی سائنسدانوں کے نام لکھیں اور ان کے اہم کارنامے لکھیں؟

جواب (۱) ڈاکٹر عبدالقدیر خان:

پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان بھارت کے شہر بھوپال میں یکم اپریل 1936ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بھوپال ہی میں حاصل کی۔ 1952ء میں بھوپال سے ہجرت کر کے کراچی تشریف لے آئے۔ ڈی جے سائنس کالج میں داخلہ لیا اور بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ پہلے تو سرکاری ملازمت اختیار کی اور پھر

یورپ جا کر 1961ء میں مغربی جرمنی کی شارلٹن برگ یونیورسٹی میں دو سال تعلیم حاصل کی۔ پھر ہالینڈ چلے گئے اور ٹیکنالوجی یونیورسٹی سے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔

شروع میں اسی یونیورسٹی میں بطور ریسرچ اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔ بعد میں لیون یونیورسٹی بلجیم سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ عظیم حب الوطنی کے جذبے سے سرشار ہو کر 1975ء میں پاکستان مستقل رہائش اختیار کر لی اور کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔

انہوں نے دیگر پاکستانی سائنسدانوں کے تعاون سے 28 مئی 1998ء کو بلوچستان میں چاغی کے مقام پر کامیاب نیوکلیئر تجربہ کیا جس کے نتیجہ میں پاکستان ایٹمی طاقت بن گیا۔ پاکستانی قوم ان کی خدمت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی اور دل کی گہرائیوں سے انہیں سلام پیش کرتی رہے گی۔

(۲) ڈاکٹر ثمر مبارک مند:

آپ کی پیدائش 17 ستمبر 1941ء میں راولپنڈی میں ہوئی۔ انہوں نے سینٹ انتھونی ہائی سکول لاہور سے 1956ء میں میٹرک پاس کیا اور 1962ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے فزکس میں ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے 1962ء میں پاکستان اٹامک انرجی کمیشن بطور سائنٹفک آفیسر اپنے کیریئر کا آغاز کیا۔ 1994ء میں ڈائریکٹر جنرل بنا دیا گیا اور 1996ء میں ممبر ٹیکنیکل بن گئے۔ ان کی خصوصی کارکردگی کی بناء پر وزیر اعظم پاکستان نے ان کی سربراہی میں نیوکلیئر سائنسدانوں کی ٹیم کو چاغی روانہ کیا جہاں انہوں نے پاکستان کے لیے 6 نیوکلیائی ٹیسٹ کیے۔

اس کے علاوہ انہوں نے نیشنل ڈویلپمنٹ کمپلیکس کے ڈی جی کی حیثیت سے شاہین میڈیم رینج میزائل نہ صرف ڈیزائن تیار کیا بلکہ نہایت ہی کامیابی سے 15 اپریل 1999ء کو اس کا تجربہ بھی کیا۔

سوال نمبر 6: سائنس کی اہم شاخوں کے نام لکھیں۔ ہر ایک کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سائنس ایک بہت وسیع علم ہے۔ سائنس کے مطالعہ میں آسانی پیدا کرنے کے لیے اس علم کو دوسرے مضامین کی طرح مختلف شاخوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

زراعت:

کھیتی باڑی کے طریقے، گوشت اور دودھ دینے والے جانوروں کو پالنے کا علم زراعت کہلاتا ہے۔ فصلوں کی بیماریاں، ان سے بچاؤ کے طریقے' زراعت میں استعمال ہونے والے آلات، مشینیں، کھادیں اور جراثیم کش ادویات کی تیاری سب اسی سائنس کے ساتھ متعلق ہیں۔

کیمسٹری:

سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں مختلف اشیاء کی ماہیت، ترکیب اور ان کے کیمیائی خواص کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ دنیا میں ہر وقت بے شمار کیمیائی تعامل واقع ہو رہے ہیں۔ ہمارے اپنے وجود کے اندر بھی بے شمار تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ فزیکل، نامیاتی اور غیر نامیاتی کیمسٹری اس کی اہم شاخیں ہیں۔

ریاضی:

علم ریاضی اعداد اور پیمائش کی خصوصیات کا علم ہے جن میں الحساب، الجبرا اور جیومیٹری شامل ہے۔ بہت سے دیگر سائنسی علوم میں علم ریاضی ایک معاون کی حیثیت سے استعمال ہوتی ہے۔

فزکس:

فزکس وہ علم ہے جو بالخصوص مادی اشیاء اور ان کی توانائی وغیرہ سے متعلق ہوتا ہے۔ فزکس کو پیمائش کی سائنس کا نام دیا گیا ہے۔ مکینکس، حرارت، روشنی، آواز اور الیکٹرسٹی اس کی اہم شاخیں ہیں۔

بائیولوجی:

سائنسی طریقوں سے جانداروں کا مطالعہ کرنے کو علم بائیولوجی کہتے ہیں۔ اس برانچ

کے تحت جانداروں کے جسم کی بناوٹ، اشیاء کے کام کرنے کا طریقہ کار، تولید و نشوونما پر بحث کی جاتی ہے۔ اس کی دو مزید اہم شاخیں ہیں۔

(ا) علم نباتات:

جس میں پودوں کی شناخت، نشوونما اور ان کے ماحول کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔

(ب) علم حیوانات:

جس میں جانوروں اور انسانوں کی جسامت اور ان کے ماحول کے بارے میں بحث ہوتی ہے۔

علم فلکیات:

فلکیات کے مطالعہ میں ریاضی اور فزکس کے علوم کا بہت بڑا حصہ ہے۔ فلکی اجسام مثلاً سورج، چاند اور ستاروں اور سیاروں کے علم کو علم فلکیات کہتے ہیں۔

میڈیسن:

سائنس کی اس شاخ میں جانداروں کے امراض کی تشخیص، طریقہ علاج اور ادویات کی تیاری کے متعلق بحث ہوتی ہے۔

جیوگرافی:

جیو کے معنی زمین اور گرافی کے معنی گراف بندی کرنے کے ہیں۔ گویا جیوگرافی کے تحت زمین کے مختلف حصوں یعنی خشکی، تری کے علاقے کی گراف بندی کی جاتی ہے۔

سوال نمبر 7: سائنس سے کیا مراد ہے؟ مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: سائنس ایک لاطینی لفظ ہے جس کا لغوی معنی ہے "حقائق کا اصلی شکل میں باقاعدہ مطالعہ کرنا۔ سائنس کا بنیادی اصول مشاہدہ واستدلال ہے۔ تجربات کی روشنی میں سائنسی قانون وضع کرنا سائنسی طریقہ کار کہلاتا ہے۔

سائنس اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ تاریخ۔ انسان کی تخلیق کے ساتھ ہی سائنس کی ابتدا

کا آغاز ہو گیا تھا۔ مختلف ادوار میں اشیاء کے بارے میں طرح طرح کی دریافتوں سے سائنس کے علم میں اضافہ ہوتا گیا۔

سائنس میں سب سے نمایاں ترقی یونانی دور میں ہوئی۔ یونانی فلاسفر دوسرے علوم کے ساتھ ساتھ علم سائنس میں بھی کافی مہارت رکھتے تھے۔ 600 سے 1400ء کا دور اسلامی کیمیا گری کا دور کہلاتا ہے۔ اس دور میں نت نئی معلومات اور دریافتیں حاصل کی گئیں اور بہت سے تجرباتی آلات عمل کشید مثلاً ریٹارٹ وغیرہ بنائے گئے۔ اس دور میں مسلمان سائنسدانوں نے پہلی مرتبہ علم کیمیا کو ایک تجرباتی سائنس کی حیثیت سے پیش کیا۔

بعد ازاں کچھ ظالم لوگوں کے ہاتھوں جب عالم اسلام پر ظلم ڈھائے گئے جس کی وجہ سے مسلمان جو پچھلی سات صدیوں سے اہل علم و دانش کے امام تھے، پیچھے ہٹنے لگے اور یوں ان کی جگہ مغرب کے سائنس دانوں کا قبضہ ہو گیا۔ انہوں نے سائنسی روایات کو یورپ میں فروغ دینا شروع کر دیا جو آج تک قائم ہے۔

☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن و تجوید﴾

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

القسم الاوّل کے تمام سوالات اور القسم الثانی سے کوئی ایک سوال حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... قرآن)

سوال نمبر 1: سورۃ الفاتحہ کا اُردو میں ترجمہ کریں؟ (۲۰)

سوال نمبر 2: درج ذیل میں چار آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ ۴+۱۰=۴۰

(۱) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○

(۲) وَ قُلْنَا يٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○

(۳) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِى السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○

(۴) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○

(۵) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ○

(٦) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

سوال نمبر3: درج ذیل الفاظ میں سے دس کے معانی لکھیں؟ (۱۰)

المغضوب، المفلحون، رعد، برق، الصواعق، الثمرات، فراشا، مطهرة، بعوضة، عدل، قسوة، العروة الوثقى، العظام۔

(القسم الثانی ......تجوید)

سوال نمبر4:۔(الف) حروف حلقی، حروف شفویہ اور حروف مدہ کی تعریف اور ہر ایک کی تعداد لکھیں؟ (۱۵)

(ب) اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر5:۔(الف) نون ساکن اور نون تنوین میں فرق بیان کریں نیز ان کے قواعد میں سے کوئی ایک قاعدہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(ب) درج ذیل میں سے تین حروف کے مخارج اور صفات لکھیں؟ (۱۵)

ب، د، ر، ط، ع، ک، م

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿پہلا پرچہ: قرآن وتجوید﴾

(القسم الاوّل ......قرآن)

سوال نمبر1: سورۃ الفاتحہ کا اُردو میں ترجمہ کریں؟

جواب: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے اور جزاء کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ تو ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت دے، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ہی گمراہوں کا۔

سوال نمبر2: درج ذیل میں چار آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(۱) وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝

(۲) وَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

(۳) وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِیْنَ ۝

(۴) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝

(۵) وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ

وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝

(٦) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

جواب: ترجمۃ الآیات المبارکہ:

(۱) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر جو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا اور آخرت پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

(۲) اور ہم نے کہا: اے آدم! تو اور تیری بیوی جنت میں ٹھہر جاؤ اور دونوں اس سے جچا پچا کھاؤ جہاں سے تم چاہو اور اس درخت کے تم قریب نہ جانا۔ پس ہو جاؤ گے تم حد سے بڑھنے والوں میں سے۔

(۳) اور تحقیق جان لیا تم نے ان لوگوں کو جنہوں نے سرکشی کی تم میں سے ہفتہ کے دن اور ہم نے ان سے کہا کہ تم راندھے ہوئے بندر بن جاؤ۔

(۴) اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھی تم کوئی بھلائی اپنے لیے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ کے ہاں پاؤ گے۔ بے شک اللہ اس کو جو تم عمل کرتے ہو، دیکھتا ہے۔

(۵) اور ضرور ضرور آزمائیں گے ہم تم کو خوف، بھوک، مال، جان اور پھلوں میں سے کمی کر کے کسی شئی کے ساتھ، اور صبر کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہو۔

(٦) اے ایمان والو! خرچ کرو تم اس سے جو ہم نے تم کو رزق دیا قبل اس کے وہ دن آجائے کہ جس میں نہ سودا ہو، نہ دوستی اور نہ سفارش، اور کافر ہی ظالم ہیں۔

سوال نمبر3: درج ذیل الفاظ میں سے دس کے معانی لکھیں؟

المغضوب، المفلحون، رعد، برق، الصواعق، الثمرت، فراشا، مطهرة، بعوضة، عدل، قسوة، العروة الوثقى، العظام ۔

جواب:

الفاظ	معانی
المغضوب	وہ جن پر غضب ہوا
المفلحون	فلاح پانے والے
رعد	گرج، کڑک
برق	بجلی
الصواعق	کڑک
الثمرت	پھل
فراشا	بچھونا
مطهرة	پاکیزہ
بعوضة	مچھر
عدل	انصاف
قسوة	سخت
العروة الوثقى	مضبوط کنڈا
العظام	ہڈیاں

(القسم الثانی ......تجوید)

سوال نمبر4:۔(الف) حروف حلقی، حروف شفویہ اور حروف مدہ کی تعریف اور ہر ایک کی تعداد لکھیں؟

(ب) اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں۔

جواب:

(الف) حروف حلقی: وہ حروف ہیں جو حلق سے ادا ہوتے ہیں، یہ چھ ہیں:

ہمزہ، ھا، عین، حاء، غین، خاء۔

حروف شفویہ: وہ حروف ہیں جو ہونٹوں سے ادا ہوتے ہوں، ان کی تعداد چار ہے:

۱-ب۔ ۲-م۔ ۳-و۔ ۴-ف۔

حروف مدہ: وہ حرف ہیں جو ہوا پر ختم ہوں۔ ان کی تعداد تین ہے: و، ا، ی۔

(ب) اصول مخارج:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 5:۔ (الف) نون ساکن اور نون تنوین میں فرق بیان کریں نیز ان کے قواعد میں سے کوئی ایک قاعدہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) نون ساکن اور نون تنوین میں فرق:

نون ساکن اور نون تنوین کے درمیان فرق چند وجوہ سے ہے۔

(۱) نون ساکن لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے جبکہ نون تنوین لکھا نہیں جاتا صرف پڑھا جاتا ہے۔

(۲) نون ساکن کلمہ کے درمیان میں آسکتا ہے اور آخر میں بھی جبکہ نون تنوین صرف آخر میں آتا ہے درمیان میں نہیں۔

(۳) نون ساکن اسم، فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے جبکہ نون تنوین صرف اسم کے آخر میں آتا ہے۔

(۴) نون ساکن وقف اور وصل دونوں حالتوں میں پڑھا جاتا ہے جبکہ نون تنوین صرف وصل میں پڑھا جاتا ہے اور وقف کی صورت میں دو زبر ہوں تو الف سے بدل جاتا ہے اور دو زیر یا دو پیش کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے۔

قاعدۂ اظہار:

اظہار کا لغوی معنیٰ ہے ظاہر کرنا۔ اصطلاح میں حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر اور غنہ کے ادا کرنے کو اظہار کہتے ہیں۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوتا ہے۔ اس کو اظہار حلقی کہتے ہیں جیسے مِنْ اَجَلٍ، اَنْعَمْتَ وغیرہ۔

(ب) درج ذیل میں سے تین حروف کے مخارج اور صفات لکھیں؟

حروف	مخارج	صفات					
ب	دونوں ہونٹوں کی تری سے	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اذلاق	قلقلہ
د	نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑ	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ
ر	نوک زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	تکریر
ط	نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں	جہر	شدت	استعلاء	اطباق	اصمات	قلقلہ
ع	وسط زبان	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اصمات	
ک	زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ	ہمس	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	
م	دونوں ہونٹوں کے خشک حصے	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	

☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: قسم اول کے تمام سوالات اور قسم ثانی سے کوئی دو سوالات حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... حدیث)

سوال نمبر 1:۔ درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۳۰

(۱) عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: بنی الاسلام علی خمس: شهادة أن لااله الا الله، وان محمدا رسول الله، واقام الصلاة، وايتاء الزكاة، وحج البيت، وصوم رمضان ۔

(۲) عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: مانهيتكم عنه فاجتنبوه وما امر تكم به فاتو امنه ما استطعتم فانما أهلك الذين من قبلكم كثرة مسائلهم واختلافهم على انبيائهم ۔

(۳) عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من كا يؤمن بالله واليوم الاخر فليقل خيراا وليصمت و من كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليكرم ضيفه ۔

سوال نمبر 2:۔ مذکورہ احادیث مبارکہ کے علاوہ اربعین نووی میں سے کوئی دو احادیث مبارکہ تحریر کریں جو زبانی یاد ہوں؟ (۲۰)

(القسم الثانی ...... عربی ادب)

سوال نمبر3:۔ (الف) درج ذیل میں سے پانچ جملوں کا اُردو میں ترجمہ کریں؟ ۱۰

(۱) هذا حصير مسجد (۲) اقرافي كتابي (۳) زيد يصلي في المسجد (۴) صديقي يتلو القرآن (۵) هذا باب المسجد (۶) انا اكتب بالقلم (۷) الطفل يطلب الماء ۔

(ب) درج ذیل میں سے تین الفاظ کو مفید عربی جملوں میں استعمال کریں؟ (۵۱)

(۱) حديقة (۲) شجرة (۳) سبورة (۴) صغيره (۵) شاة

سوال نمبر4:۔ (الف) درج ذیل میں سے پانچ مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کریں؟ (۱۰)

(۱) كبيرة (۲) طفل (۳) اب (۴) فريضة (۵) اخ (۶) جدة (۷) ضيفة ۔

(ب) درج ذیل میں سے کسی تین جملوں کی عربی بنائیں؟ (۱۵)

(۱) یہ خالد کی کتاب ہے (۲) وہ بچے کا قلم ہے (۳) تم اپنی کتاب میں پڑھو (۴) زید پڑھتا ہے (۵) میں قلم کے ساتھ لکھتا ہوں۔

سوال نمبر5:۔ (الف) عربی میں ہفتہ کے دنوں کے نام تحریر کریں؟ (۱۰)

(ب) درج ذیل میں سے تین سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟ (۱۵)

(۱) هل تقرء كتابك؟ (۲) هل تكتب بالقلم؟ (۳) هل اذخل في الغرفة؟ (۴) هل تصلي في المسجد؟ (۵) اين تذهب؟

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب﴾

(القسم الاوّل ......حدیث)

سوال نمبر 1:۔درج ذیل میں سے کسی دو احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

(۱)عن عبدالله بن عمر رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: بنى الاسلام على خمس: شهادة أن لااله الا الله، وان محمدا رسول الله، واقام الصلاة، وايتاء الزكاة، وحج البيت، وصوم رمضان .

(۲)عن ابى هريرة رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: مانهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فأتو امنه ما استطعتم فانما أهلك الذين من قبلكم كثرة مسائلهم واختلافهم على انبيائهم .

(۳)عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من كا يؤمن بالله واليوم الاخر فليقل خيرا اوليصمت و من كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليكرم جاره ومن كان يؤمن بالله واليوم الأخر فليكرم ضيفه .

جواب: ترجمۃ الاحادیث المبارکۃ:

(الف) ”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم

کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا“۔

(ب) جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے چاہیے کہ وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے اور جو بندہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

سوال نمبر 2: مذکورہ حدیثوں کے علاوہ اربعین نووی سے کوئی دو احادیث مبارکہ لکھیں؟

جواب: (۱) ”اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہمارے اس دین میں وہ نئی چیز ایجاد کرے جو اس کا حصہ نہ ہو تو وہ چیز مردود ہوگی“۔

(۲) ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا کہ (غیر مسلم) لوگوں کے ساتھ جنگ کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں، وہ نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں۔ پس جب انہوں نے یہ کرلیا تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کرلیے مگر اسلام کا حق رہے گا اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

(القسم الثانی ...... عربی ادب)

سوال نمبر 3:۔(الف) درج ذیل میں سے پانچ جملوں کا اُردو میں ترجمہ کریں؟

(۱)هذا حصير مسجد (۲)اقرافى كتابى (۳)زيد يصلى فى المسجد (۴)صديقى يتلو القرآن (۵) هذا باب المسجد (۶) انا اكتب بالقلم (۷) الطفل يطلب ايماء .

(ب) درج ذیل میں سے تین الفاظ کو مفید عربی جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) حدیقة (۲) شجرة (۳) سبورة (۴) صغیرہ (۵) شاة

جواب:

(الف) جملوں کا اُردو ترجمہ:

(۱) یہ مسجد کی چٹائی ہے (۲) میں اپنی کتاب میں پڑھتا ہوں (۳) زید مسجد میں نماز پڑھتا ہے (۴) میرا دوست قرآن کی تلاوت کرتا ہے (۵) یہ مسجد کا دروازہ ہے (۶) میں قلم کے ساتھ لکھتا ہو (۷) بچہ پانی طلب کرتا ہے۔

(ب) الفاظ کا جملوں میں استعمال:

الفاظ	جملے	معانی
حدیقةٌ	فی حدیقة الحیوان حیوان مختلف	چڑیا گھر میں مختلف جانور ہوتے ہیں
شجرةٌ	هذه شجرة	یہ درخت ہے
سبورةٌ	تلك السبورة	وہ تختہ سیاہ ہے
صغیرةٌ	هذه شاةصغیرة	وہ چھوٹی بکری ہے
شاةٌ	هذه شاة صغیرة	وہ چھوٹی بکری ہے

سوال نمبر4:۔(الف) درج ذیل میں سے پانچ مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کریں؟

(۱) کبیرة (۲) طفل (۳) أب (۴) فریضة (۵) اخ (۶) جدة (۷) ضیفة۔

(ب) درج ذیل میں سے کسی تین جملوں کی عربی بنائیں؟

(۱) یہ خالد کی کتاب ہے (۲) وہ بچے کا قلم ہے (۳) تم اپنی کتاب میں پڑھو (۴) زید پڑھتا ہے (۵) میں قلم کے ساتھ لکھتا ہوں۔

جواب:

(الف) مذکر کے مؤنث ومؤنث کے مذکر:

كَبِيْرَةٌ — كَبِيْرٌ

طِفْلٌ — طِفْلَةٌ

اَبٌ — اُمٌّ

فَرِيْضَةٌ — فَرْضٌ

اَخٌ — اُخْتٌ

جَدَّةٌ — جَدٌّ

ضَيْفَةٌ — ضَيْفٌ

(ب) جملوں کی عربی:

(۱) هٰذَا كِتَابُ خَالِدٍ (۲) ذٰلِكَ قَلَمُ صَبِيٍّ

(۳) اِقْرَءْ فِيْ كِتَابِكَ (۴) زَيْدٌ يَقْرَأُ (۵) اَنَا اَكْتُبُ بِقَلَمٍ

سوال نمبر5:۔(الف) عربی میں ہفتہ کے دنوں کے تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل میں سے تین سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں۔

(۱) هَلْ تَقْرَءُ كِتَابَكَ؟ (۲) هَلْ تَكْتُبُ بِالْقَلَمِ؟ (۳) هَلْ اَدْخُلُ الْغُرْفَةَ؟ (۴) هَلْ تُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ؟ (۵) اَيْنَ تَذْهَبُ؟

جواب: (الف) دنوں کا نام:

یوم الاحد، یوم الاثنین، یوم الثلاثة ، یوم الاربع، یوم الخمیس، یوم الجمعة، یوم السبت ۔

(ب) عربی جواب:

(۱) نَعَمْ ، اَقْرَءُ كِتَابِيْ (۲) نَعَمْ! اَنَا اُكْتُبُ بِالْقَلَمِ (۳) نَعَمْ! اَنْتَ تَدْخُلُ فِي الْغُرْفَةِ (۴) نَعَمْ! اَنَا اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ (۵) اَنَا اَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

(القسم الاوّل ...... عقائد)

سوال نمبر 1:۔(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پانچ خصائص وفضائل تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) آسمانی کتابیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ کن کن انبیاء پر اور کون کون سی زبانوں میں نازل ہوئیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 2:۔(۱) امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کی تشریح کریں نیز آپ کی شفاعت کے بارے میں عقیدہ تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔(۱) کسی ایک گمراہ فرقے کے بارے میں تفصیلاً نوٹ لکھیں؟ (۱۰)

(۲) بدعت کی کتنی اور کون سی کی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟ (۱۵)

(القسم الثانی ...... فقہ)

سوال نمبر 4:۔(۱) وضو کے فضائل میں کوئی دو احادیث مبارکہ سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) وضو کرنے کا مسنون طریقہ تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 5:۔(۱) تیمم کے فرائض ذکر کرنے کے بعد تیمم کرنے کا مسنون طریقہ لکھیں؟ (۱۰)

(۲) نماز کے واجبات کتنے ہیں ان میں سے کوئی دس تحریر کریں؟

سوال نمبر 6:۔(۱) شوہر اور بیوی کے ایک دوسرے پر کوئی پانچ پانچ حقوق سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) پردہ سے متعلق کوئی ایک آیت مبارکہ اور دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆

درجہ عامہ (اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ﴾

(القسم الاوّل...... عقائد)

سوال نمبر 1:۔(ا) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی پانچ خصائص وفضائل تحریر کریں؟ (۱۰)

(۲) آسمانی کتابیں کتنی اور کون کون سی ہیں؟ کن کن انبیاء پر اور کون کون سی زبانوں میں نازل ہوئیں؟ (۱۵)

جواب:

(الف) خصائص حضور صلی اللہ علیہ وسلم:۔

۱-سب سے پہلے جن کو نبوت ملی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہیں۔

۲-قیامت کے روز سب سے پہلے قبر سے آپ اٹھیں گے۔

۳-شفاعت کی اجازت سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی جائے گی۔

۴-پل صراط سے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو لے کر گزریں گے۔

۵-حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ مقام محمود عطا فرمائے گا تو تمام اوّلین وآخرین آپ کی ستائش کریں گے۔

(ب) آسمانی کتابیں:

مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں:

۱-قرآن پاک: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر عربی زبان میں نازل ہوا۔

۲-انجیل: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سیریانی زبان میں نازل ہوئی۔

۳-زبور: حضرت داؤد علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔

۴-توراۃ: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی۔

سوال نمبر 2:۔(ا) امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ سپرد قلم کریں؟

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کی تشریح کریں نیز آپ کی شفاعت کے بارے میں عقیدہ تحریر کریں؟

جواب:

(الف) حضرت امام مہدی کا کچھ تعارف: حضرت امام مہدی آئمہ اثنا عشر میں آخری امام اور خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ کا اسم گرامی محمد جبکہ والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ نسب کے لحاظ سے آپ سید حسینی حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کا ظہور ہوگا' آپ کی خلافت تقریباً آٹھ سال کی ہوگی۔ اس کے بعد آپ کا وصال ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔

آپ کے ظہور کا اجمالی بیان یہ ہے جب قیامت کی علامت صغریٰ واقع ہو چکی ہوگی، نصاریٰ کا غلبہ ہوگا۔ حرمین شریفین کے علاوہ دنیا کی ہر جگہ کفر کا تسلط ہوگا۔ اس وقت تمام ابدال، اولیاء سمٹ کر حرمین شریفین کو ہجرت کر جائیں گے، صرف اسی جگہ اسلام رہے گا۔ رمضان کا مہینہ ہوگا' ابدال طواف کعبہ میں مصروف ہوں گے اور آپ بھی وہاں موجود ہوں گے۔ اولیاء انہیں پہچان کر سب ان کی بیعت کریں گے، وہ انکار کریں گے۔ اچانک آواز آئے گی کہ "یہ اللہ کا خلیفہ ہے۔ اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو"۔ تمام لوگ ان کے دست مبارکہ پر بیعت کریں گے اور آپ سب کو لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔ افواج اسلام کی خبر سن کر کفار بھی لشکر جرار کے ساتھ شام پہنچ جائیں گے۔ پھر جنگ عظیم ہوگی۔ چوتھے روز مسلمانوں کو فتح ہوگی اور قسطنطنیہ بھی فتح ہو جائے گا۔ ناگاہ شیطان پکارے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آگیا' مسلمان پلٹیں گے۔ پھر جب لشکر اسلام قسطنطنیہ سے روانہ

ہوگا اور شام میں آئے گا' تو اس جنگ عظیم کے ساتویں سال دجال ظاہر ہوگا۔

(ب) شفاعت کبریٰ کی تشریح: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی کئی اقسام ہیں۔ ان میں سے ایک شفاعت کبریٰ ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شفاعت جو تمام مخلوق مومن، کافر، فرمانبردار، غیر فرمانبردار، موافق ومخالف اور دوست ودشمن سب کے لیے ہوگی۔ انتظار حساب جو سخت تکلیف دہ ہوگا جس کے لیے لوگ تمنا کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے۔ اس مصیبت سے چھٹکارا کافروں کو بھی حضور کی بدولت ملے گا۔ جس پر تمام کے تمام لوگ حضور کی تعریف کریں گے اس کا نام مقام محمود ہے۔ یہ مرتبہ شفاعت کبریٰ بھی حضور کے خصائص میں سے ہے۔

عقیدہ: ہر قسم کی شفاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ بکثرت آیات اور احادیث مبارکہ اس پر دال ہیں۔ اس کا انکار وہی کرے جو بدمذہب وگمراہ ہے۔ قرآن میں جس شفاعت کی نفی کی گئی ہے وہ بتوں اور کافروں کی شفاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم کافروں کے لیے صادر فرمایا وہ حکم اس کے محبوب بندوں اور مقرب بندوں پر لگانا' بہتان اور نئی شریعت گھڑنا ہے۔

سوال نمبر 3:۔ (ا) کسی ایک گمراہ فرقے کے بارے میں تفصیلاً نوٹ لکھیں؟

(۲) بدعت کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) گمراہ فرقہ: (قادیانی)

یہ فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار ہے، جو اپنے آپ کو نبی اور رسول بتاتا تھا۔ اپنے کلام کو کلام الٰہی کہتا اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کرتا، خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان اقدس میں اس طرح بکواس کرتا کہ عام مسلمان کا اس سے دل دہل جاتا تھا۔ بہت سارے انبیاء کی اس نے تکذیب کی۔ ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں بلکہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گمراہ فرقے سے اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ ان سادہ لوگوں کو ہدایت دے جو ان کی صریح کفریات جان کر بھی ان کی

پیروی کرتے ہیں۔

(ب) اقسام بدعت: بدعت کی دو قسمیں ہیں:

بدعت حسنہ: اس کو بدعت محمودہ بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ نو پید (نئی) بات ہے جو کتاب اللہ' حدیث رسول اور اجماع امت کے خلاف نہ ہو جیسے عمدہ لذیذ کھانے' مدارس کا قیام صرف ونحو کا پڑھنا اور دیدہ زیب لباس وغیرہ

بدعت ضلالت: اس کو بدعت سیئہ بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ نئی بات ہے جو قرآن وحدیث اور اجماع کے خلاف ہو جیسے داڑھی کٹوانا اور نمائش کے لیے مسجدوں کی زیبائش وغیرہ۔

(القسم الثانی ...... فقہ)

سوال نمبر 4:۔ (ا) وضو کے فضائل میں کوئی دو احادیث مبارکہ سپرد قلم کریں؟

(۲) وضو کرنے کا مسنون طریقہ تحریر کریں؟

جواب: (الف) وضو میں احادیث مبارکہ:

۱- جو شخص سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔

۲- جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

(ب) مسنون طریقہ:

وضو کی نیت کریں پھر قبلہ رو ہو کر اونچی جگہ پر بیٹھیں۔ بسم اللہ سے ابتداء کریں۔ پھر دونوں ہاتھ تین مرتبہ پہنچوں تک دھوئیں، پھر تین مرتبہ مسواک کریں۔ پھر تین تمام منہ کے اندر اچھی طرح کلی کریں' روزہ نہ ہو تو مبالغہ کرنا سنت ہے۔ پھر تین بار ناک میں پانی ڈالیں' بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے ناک صاف کریں۔ اس میں بھی روزہ نہ ہونے کی صورت میں مبالغہ کریں۔ پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں اس طرح کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ پھر دایاں ہاتھ کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئیں۔ اسی طرح بایاں ہاتھ تین مرتبہ دھوئیں کہ بال برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ اس کے بعد تمام سر کا مسح کریں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کا انگوٹھا اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر ایک ہاتھ کی باقی انگلیوں کے سرے دوسرے ہاتھ کی تینوں انگلیوں کے سرے سے ملائیں اور پیشانی کے بال پر رکھ کر

گدی تک اس طرح کھینچیں کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ پھر وہاں سے مسح کرتے ہوئے پیشانی کی طرف واپس آئیں اور کلمہ کی انگلیاں کانوں کے پیٹ میں اور انگوٹھے کانوں کی پشت پر پھیریں۔ پھر دونوں ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کریں۔ بعد ازاں تین تین بار پہلے دایاں پاؤں ٹخنوں تک دھوئیں پھر بایاں پاؤں۔ پاؤں دھوتے وقت انگلیوں کا خلال بھی کریں۔

سوال نمبر5:۔(ا) تیمم کے فرائض ذکر کرنے کے بعد تیمم کرنے کا مسنون طریقہ لکھیں؟

(۲) نماز کے واجبات کتنے ہیں ان میں سے کوئی دس تحریر کریں؟

جواب:

(الف) تیمم کے فرائض: تیمم کے تین فرائض ہیں:

۱-نیت کرنا ۲- پہلی ضرب کے ساتھ چہرے کا مسح کرنا ۳- دوسری ضرب کے ساتھ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔

تیمم کرنے کا مسنون طریقہ:

نیت کر کے دونوں ہاتھ زمین پر یا جنس زمین پر رکھ کر ہاتھوں کی انگلیوں کو کھلی رکھ کر پہلے آگے کی طرف لے جائیں پھر پیچھے کی طرف لائیں۔ پھر زمین سے ہاتھ اٹھا کر دونوں انگوٹھوں کی جڑیں ایک دوسرے کے ساتھ مار کر جھاڑیں تا کہ اس کا چہرہ خاک آلود نہ ہو۔ پھر دونوں ہاتھوں سے اس طرح مسح کریں کہ کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے، پھر دوسری دفعہ دونوں ہاتھ زمین پر رگڑیں۔ پہلے دائیں ہاتھ کو مسح کریں، پھر بائیں ہاتھ کا اس طرح کی بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چار انگلیوں کا پیٹ دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے سے کہنیوں تک لے جائیں۔ پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے پیٹ کے چھوتے ہوئے گٹے تک لائیں اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے دائیں انگوٹھے کی پشت کا مسح کریں یوں دائیں ہاتھ سے بائیں کا مسح کرے۔

(ب) نماز کے واجبات: نماز کے واجبات اٹھارہ ہیں جن میں 10 یہ ہیں:

۱-تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر کہنا۔ ۲-الحمد للہ پڑھنا۔ ۳-سورت ملانا۔ ۴-سورۃ فاتحہ کا سورت سے مقدم ہونا۔ ۵-حمد اور سورت کے درمیان کسی اور چیز کا حائل نہ ہونا۔ ۶-قرأت سے فارغ ہوتے ہی رکوع کرنا۔ ۷-تعدیل ارکان۔ ۸-قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہو۔ ۹-جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ ۱۰-پہلا قعدہ۔

سوال نمبر6:۔(ا) شوہر اور بیوی کے ایک دوسرے پر کوئی پانچ پانچ حقوق سپرد قلم کریں؟ (۱۰)

(۲) پردہ سے متعلق کوئی ایک آیت مبارکہ اور دو احادیث مبارکہ تحریر کریں؟

جواب:

(الف) شوہر کے حقوق:

۱-شوہر کی غیر موجودگی میں اس کی عزت و ناموس اور اس کے مال و جائیداد کی حفاظت کرے۔

۲-اپنے شوہر کی اطاعت گزار اور فرمانبردار ہو۔

۳-سلیقہ شعار ہو کر اس کے مال کو برباد نہ کرے۔

۴-شوہر کے حقوق صحیح طرح ادا کرے۔

۵-اس کے بستر کو نہ چھوڑے۔

۶-شوہر کی قسم کو سچا کرے۔

۷-اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے۔

۸-ایسے شخص کو گھر نہ آنے دے جو شوہر کو ناپسند ہو۔

بیوی کے حقوق:

۱-جب خود کھائے تو اس کو بھی کھلائے۔

۲-جیسا کپڑا خود پہنے اس کو بھی پہنائے۔

۳-اس کے منہ پر تھپڑ نہ مارے اور برا بھلا نہ کہے۔

۴-اس کو گھر سے علیحدہ نہ کرے۔

۵-نان ونفقہ کا خیال رکھے۔

۶-اس کے ساتھ پیار، محبت اور فرمانبرداری نبھائے۔

(ب) پردے کے متعلق آیت مبارکہ:

"قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ......اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ .

۲-یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ .

احادیث مبارکہ:

۱-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورتوں کو گھر سے باہر جانے کی کوئی اجازت نہیں سوائے اس کے کہ وہ مجبور ہوں"۔

۲-عورت، عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔

۳-"ایک مرد دوسرے کا ستر نہ دیکھے اور نہ ایک عورت دوسری عورت کا ستر دیکھے"۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں

سوال نمبر 1:۔(۱) زمانہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟(۱۵)

(۲) مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی اقسام مع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟(۱۵)

سوال نمبر2:۔(۱) فعل ماضی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں نیز ان میں سے کسی ایک کے بنانے کا طریقہ لکھیں؟(۱۵)

(۲) لفظ "لَمْ" کا لفظی ومعنوی عمل بیان کریں؟(۱۵)

سوال نمبر3:۔(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل نہی غائب ومتکلم معلوم کی گردان مع معنیٰ لکھیں؟(۱۵)

سوال نمبر4:۔(الف) درج ذیل میں سے کوئی چار صیغے حل کریں؟(۲۰)

مَاضَرَبْنَ، طَالِبَاتٌ، مِفْتَحٌ، لَنْ تَنْصُرِیْ، اِسْمَعْنَ، اَشْرَفُ

(ب) درج ذیل میں سے چار کی عربی بنائیں؟(۲۰)

(۱) تو ایک عورت مدد کی گئی (۲) اس ایک عورت نے نہیں کھولا (۳) ہم سب کھولتی ہیں (۴) تو ایک عورت سنتی ہے (۵) وہ ایک عورت نہ سنے۔

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾

سوال نمبر 1:۔(۱) زمانہ کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات وامثلہ تحریر کریں؟

(۲) مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی اقسام مع تعریفات وامثلہ سپردِ قلم کریں؟

جواب:

(الف) زمانہ کی اقسام: زمانہ کی تین اقسام ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ماضی یعنی گزرا ہوا زمانہ۔ ۲۔حال یعنی موجودہ زمانہ۔ ۳۔مستقبل یعنی آئندہ زمانہ۔

لہٰذا ماضی وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے جیسے: ضَرَبَ۔
مضارع وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانے پر دلالت کرے جیسے: یَضْرِبُ، مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد۔

(ب) مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی اقسام:
مفعول کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:
۱۔فعل لازم ۲۔فعل متعدی

فعل لازم: وہ فعل ہے جو فاعل پر ہی پورا ہو جائے، مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے جیسے: جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا)

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کو بھی چاہے جیسے: ضَرَبَ

زَیْدٌ عَمْرًوا (زید نے عمرو کو مارا)

سوال نمبر 2:۔(۱) فعل ماضی کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں نیز ان میں سے کسی ایک کے بنانے کا طریقہ لکھیں؟

(۲) لفظ "لَمْ" کا لفظی ومعنوی عمل بیان کریں؟

جواب:

(الف) فعل ماضی کی اقسام: ماضی کی چھ اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ماضی مطلق۔ ۲۔ماضی قریب۔ ۳۔ماضی بعید۔ ۴۔ماضی استمراری۔ ۵۔ماضی تمنائی۔ ۶۔ماضی احتمالی۔

ماضی قریب بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے شروع میں لفظ "قَدْ" لگانے سے ماضی قریب بن جاتی ہے جیسے: قَدْ ضَرَبَ۔

(ب) لَمْ کا لفظی عمل: لفظ لَمْ فعل مضارع کے شروع میں داخل ہو کر پانچ صیغوں کے آخر میں جزم دیتا ہے۔ ان پانچ کے آخر میں حرف علت ہو تو اس کو گرا دیتا ہے۔ سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرا دیتا ہے اور دو صیغوں میں کچھ عمل نہیں کرتا۔

معنوی عمل: لفظ لَمْ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

سوال نمبر 3:۔(۱) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل نہی غائب ومتکلم معلوم کی گردان مع معنی لکھیں؟

جواب:

(الف) ضَرَبَ یَضْرِبُ سے فعل نہی کی گردان:

لَا یَضْرِبْ	وہ ایک مرد نہ مارے
لَا یَضْرِبَا	وہ دو مرد نہ ماریں
لَا یَضْرِبُوْا	وہ سب مرد نہ ماریں
لَا تَضْرِبْ	وہ ایک عورت نہ مارے
لَا تَضْرِبَا	وہ دو عورتیں نہ ماریں

لَا يَضْرِبْنَ	وہ سب عورتیں نہ ماریں
لَا اَضْرِبْ	میں ایک مرد یا ایک عورت نہ ماروں
لَا نَضْرِبْ	ہم سب مرد یا سب عورتیں نہ ماریں

(ب) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بے ہمزہ وصل کے ابواب:

ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بے ہمزہ وصل کے پانچ ابواب ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱-اِفْعَالٌ جیسے: اِكْرَامٌ

۲-تَفْعِيْلٌ جیسے: تَعْرِيْفٌ

۳-مُفَاعَلَةٌ جیسے: مُقَاتَلَةٌ

۴-تَفَعُّلٌ جیسے: تَقَبُّلٌ

۵-تَفَاعُلٌ جیسے: تَقَابُلٌ

سوال نمبر 4:۔(الف) درج ذیل میں سے کوئی چار صیغے حل کریں؟

جواب:

مَاضَرَبْنَ: صیغہ جمع مؤنث غائب بحث فعل ماضی منفی معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ

طَالِبَاتٌ: صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل صحیح از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔

مِفْتَحٌ: صیغہ واحد اسم آلہ ثلاثی مجرد از باب فَتَحَ يَفْتَحُ ۔

لَنْ تَنْصُرِىْ: صیغہ واحد مؤنث حاضر بحث نفی تاکید بلن ناصبہ ثلاثی مجرد از باب نَصَرَ يَنْصُرُ ۔

اِسْمَعْنَ: صیغہ جمع مؤنث بحث فعل امر حاضر معروف ثلاثی مجرد از باب سَمِعَ يَسْمَعُ ۔

اَشْرَفُ: صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ثلاثی مجرد از باب شَرُفَ يَشْرُفُ ۔

(ب) درج ذیل میں سے چار کی عربی بنائیں؟

جواب:

	اُردو جملے	عربی جملے
۱	تو ایک عورت مدد کی گئی	نُصِرْتِ
۲	اس ایک عورت نے نہیں کھولا	مَا فَتَحَتْ
۳	ہم سب کھولتی ہیں	نَفْتَحُ
۴	تو ایک عورت سنتی ہے	تَسْمَعِيْنَ
۵	وہ ایک عورت نہ سنے	لَا تَسْمَعْ

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1:۔ (۱) حرف کی علامت ذکر کرنے کے بعد حرف کا فائدہ لکھیں؟ (۱۵)

(۲) جملہ خبریہ کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام مع تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 2:۔ (۱) مرکب غیر مفید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تعریفیں کریں اور مثالیں بھی دیں؟ (۱۵)

(۲) معرب و مبنی کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔ (۱) اسمائے افعال کی تعریف کر کے اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی تحریر کریں؟ (۱۵)

(۲) اسمائے کنایات کی تعریف کریں اور کم کی قسمیں سپرد قلم کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:۔ (الف) درج ذیل میں سے کسی چار اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ (۲۰)

(۱) فاعل	(۲) مبتداء	(۳) خبر
(۴) مفعول مطلق	(۵) حال	(۶) تمیز۔

(ب) درج ذیل مرکبات میں سے کسی دو کی ترکیب کریں؟ (۲۰)

(۱) ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ

(۲) عَلِمَ زَيْدٌ

(۳) زَيْدٌ كَتَبَ

☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

سوال نمبر 1:۔(۱) حرف کی علامات ذکر کرنے کے بعد حرف کا فائدہ لکھیں؟

(۲) جملہ خبریہ کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام مع تعریفات وامثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب:

(الف) حرف کی علامات: یہ ہے کہ وہ مسند اور مسند الیہ نہیں بن سکتا اور نہ وہ اسم اور فعل کی علامتوں کو قبول کرتا ہے۔

حرف کے فوائد: حرف دو کلموں کو ملاتا ہے، کبھی دو اسموں کو ملاتا ہے جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ اور کبھی اس اسم ایک اور ایک فعل کے درمیان رابطے کا کام دیتا ہے جیسے ذَهَبْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ، کبھی دو فعلوں کے درمیان رابطے کا کام دیتا ہے جیسے: اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ اور کبھی دو جملوں کو ملاتا ہے جیسے: اِنْ جَآءَنِیْ زَیْدٌ فَاَکْرَمْتُهٗ۔

(ب) جملہ خبریہ کی تعریف:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

جملہ خبریہ کی اقسام: جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: نمبر 1 جملہ اسمیہ، نمبر 2۔ جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو جیسے: زَیْدٌ قَائِمٌ۔

جملہ فعلیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔

سوال نمبر 2:۔(۱) مرکب غیر مفید کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ تعریفیں کریں اور مثالیں بھی دیں؟

(۲) معرب و مبنی کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟

جواب:

(الف) مرکب غیر مفید کی اقسام: مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) مرکب اضافی (۲) مرکب بنائی (۳) مرکب منع صرف

مرکب اضافی: وہ مرکب ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ۔

مرکب بنائی: وہ مرکب ہے کہ جس میں دو اسموں کو ایک کیا گیا ہو اور دوسرا اسم حرف کو اپنے اندر لینے والا ہو جیسے: اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعَةَ عَشَرَ تک۔ جو اصل میں اَحَدٌ عَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھے۔ اس کے دونوں جزء مبنی برفتحہ ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے کہ اس کا پہلا جزء معرب ہے۔

مرکب منع صرف: وہ مرکب ہے جس میں دو اسموں کو ایک کیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو اپنے اندر لینے والا نہ ہو جیسے: بَعْلَبَکَّ وَ حَضْرَ مَوْتَ۔

(ب) معرب و مبنی کی تعریفیں:

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

مبنی الاصل: مبنی الاصل تین چیزیں:

(۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف

سوال نمبر 3:۔(۱) اسمائے افعال کی تعریف کر کے اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی تحریر کریں؟

(۲) اسمائے کنایات کی تعریف کریں اور کم کی قسمیں سپرد قلم کریں؟

جواب:

(الف) اسمائے افعال کی تعریف: وہ اسماء ہیں جن کے اندر فعل والا معنی پایا جائے۔

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی:

هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ، سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ، شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ .

(ب) اسمائے کنایہ کی تعریف: وہ اسمائے ہیں جو کسی مبہم شیء پر دلالت کریں۔

کم کی اقسام: کم کی دو اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ کم خبریہ: وہ کم ہے جو استفہام کے معنی پر مشتمل نہ ہو جیسے: كَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُهُ۔

۲۔ کم استفہامیہ: وہ کم ہے جو استفہام کے معنی پر مشتمل ہو جیسے: كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ .

سوال نمبر 4:۔ (الف) درج ذیل میں سے کسی چار اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(۱) فاعل (۲) مبتداء (۳) خبر (۴) مفعول مطلق (۵) حال (۶) تمیز۔

جواب:

(الف) اصطلاحات کی تعریفات:۔

فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کی طرف مسند ہو اس طرح کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو اور اس پر واقع نہ ہو جیسے:

ضَرَبَ زَيْدٌ، میں زَيْدٌ، قَائِمٌ اَبُوْهُ میں اَبُوْهُ۔

مبتداء: وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ .

خبر: وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند نہ ہو جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں قَائِمٌ .

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو مذکورہ فعل کے معنی میں ہو جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا۔

حال: وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت کو بیان کرے جیسے: جَاءَنِیْ زَيْدٌ رَاكِبًا ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا، لَقِيْتُ عُمْرًا رَاكِبَيْنِ۔

تمیز: وہ اسم ہے جو ابہام کو دور کرے جیسے: عِنْدِیْ رِطْلٌ زَيْتًا .

(ب) درج ذیل مرکبات میں سے کسی دو کی ترکیب کریں؟

جملوں کی ترکیب: ذَهَبْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، ذَهَبْتُ فعل، تُ ضمیر بارز فاعل، الٰی حرف جار اَلْمَسْجِدِ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف لغو ہوا ذَهَبْتُ فعل اپنے فاعل اور ظرف لغو سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

عَلِمَ زَيْدٌ: عَلِمَ فعل زَيْدٌ فاعل، فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

زَيْدٌ كَاتِبٌ: زید، مبتداء، كَاتِبٌ خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (میٹرک)

سال اوّل برائے طالبات سال ۱۴۳۷ھ/2016ء

﴿چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ومطالعہ پاکستان﴾

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

سوال نمبر 1 اور 5 لازمی ہیں باقی دونوں قسموں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

(القسم الاوّل...... جنرل سائنس)

سوال نمبر 1:۔(الف) خالی جگہ پر کریں؟ (۱۰)

(۱) جابر بن حیان......کا ماہر تھا (۲) بوعلی سینا مسلم دنیا کا......کہلاتا ہے (۳) کتاب المناظر......پر پہلی جامع کتاب ہے۔(۴) ایڈز کے وائرس کو......کہتے ہیں (۵) بیکٹیریا کو دیکھنے کے لیے......استعمال ہوتی ہے۔

(ب) مختصر جواب دیں؟ (۱۰)

(۱) خسرے کا ٹیکہ بچے کو کس عمر میں لگتا ہے؟ (۲) ملیریا کس طرح پھیلتا ہے؟ (۳) بیماریاں پھیلانے والے مختلف ذرائع کا نام لکھیں؟ (۴) پودوں اور ستاروں کے علم کو کیا کہتے ہیں؟ (۵) سٹرلائزیشن سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2:۔کوئی سے دو مشہور پاکستانی سائنسدانوں کے نام اور ان کے اہم کارنامے بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 3:۔دھوئیں اور تمباکو نوشی کے مضر اثرات کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 4:۔کمپیوٹر کے کون کون سے اہم حصے ہوتے ہیں اور یہ کیا کام کرتے

ہیں؟ (۱۵)

(القسم الثانی......مطالعہ پاکستان)

سوال نمبر 5:۔(الف) خالی جگہ پُر کریں؟ (۱۰)

(۱) برصغیر میں اسلام کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز......ہوا۔(۲) انگریز......کی غرض سے برصغیر میں آئے تھے۔(۳) علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد......میں دیا۔(۴) برصغیر میں عبوری حکومت کا قیام......میں ہوا۔(۵) پاکستان ایک......ریاست ہے۔

(ب) مختصر جواب دیں؟ (۱۰)

(۱) محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کب کیا؟ (۲) برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد کس حکمران نے کس سن میں رکھی؟ (۳) جنگ آزادی میں حصہ لینے والے مشائخ میں سے دو کے نام لکھیں؟ (۴) قائداعظم نے مسلم لیگ کی قیادت کب سنبھالی؟ (۵) قرارداد لاہور کب اور کہاں پیش ہوئی؟

سوال نمبر 6:۔جنگ آزادی کے مجاہد اعظم علامہ فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 7:۔دوقومی نظریہ کا کیا مطلب ہے، نیز دوقومی نظریہ کے حوالے سے حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں کا جائزہ پیش کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر 8:۔پیر سید جماعت علی شاہ اور سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمہما اللہ نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا، اس کی تفصیل تحریر کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2016ء

﴿چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ومطالعہ پاکستان﴾

(القسم الاوّل ...... جنرل سائنس)

سوال نمبر1:۔(الف) خالی جگہ پر کریں؟

(۱) جابر بن حیان ......کا ماہر تھا۔ (۲) بوعلی سینا مسلم دنیا کا ......کہلاتا ہے۔
(۳) کتاب المناظر...... پر پہلی جامع کتاب ہے۔ (۴) ایڈز کے وائرس کو...... کہتے ہیں۔
(۵) بیکٹیریا کو دیکھنے کے لیے......استعمال ہوتی ہے۔

(ب) مختصر جواب دیں؟

(۱) خسرے کا ٹیکہ بچے کو کس عمر میں لگتا ہے؟ (۲) ملیریا کس طرح پھیلتا ہے؟
(۳) بیماریاں پھیلانے والے مختلف ذرائع کا نام لکھیں؟ (۴) پودوں اور ستاروں کے علم کو کیا کہتے ہیں؟ (۵) سٹرلائزیشن سے کیا مراد ہے؟

جواب:

(الف): (۱) کیمیا۔ (۲) طبیب۔ (۳) روشنی۔ (۴) ایچ آئی وی، دوربین۔

(ب) (۱) خسرے کا ٹیکہ لگنے کی عمر: بچے کو خسرے کا ٹیکہ ایک سال کی عمر مکمل ہونے سے لے کر ایک سال تین ماہ تک لگوائے جاسکتے ہیں۔

(۲) ملیریا کا پھیلنا: ملیریا کا مرض انسان میں مادہ اینوفلیز مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے۔

(۳) ذرائع کے نام: وائرس، بیکٹیریا، مچھر، اسکرس، تھریڈ روم، جراثیم، تمباکو نوشی اور نشہ آور ادویات مختلف بیماریوں کے ذرائع اور اسباب ہیں۔

(۴) پودوں اور ستاروں کا علم:
پودوں کے علم کو علم نباتات جبکہ ستاروں کے علم کو علم فلکیات کہتے ہیں۔

(۵) سٹرلائزیشن: اس طریقہ کا نام ہے جس کے سبب اشیاء کو جراثیموں سے پاک کیا جاتا ہے۔

سوال نمبر2:۔کوئی سے دو مشہور پاکستانی سائنسدانوں کے نام اور ان کے اہم کارنامے بیان کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2014ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر3:۔ دھوئیں اور تمباکو نوشی کے مضر اثرات کون کون سے ہیں؟ وضاحت کریں؟

جواب: لوگ تمباکو کا استعمال مختلف طریقوں سے کرتے ہیں۔کوئی چباتا ہے تو کوئی حقہ یا سگریٹ میں پیتے ہیں۔تمباکو کے دھوئیں سے بہت سے کیمیائی مادے نکلتے ہیں جن میں نکوٹین، ٹار اور کاربن مونو آکسائیڈ بہت اہم ہیں۔نکوٹین بہت زہریلا مادہ ہے' اس سے خون کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جس سے خون کی سپلائی متاثر ہوتی ہے۔

ٹار ایک لیس دار چپکنے والا مادہ ہے جو سگریٹ پینے والے کے پھیپھڑوں کے خلیے کے اردگرد جمع رہتا ہے' یہ مادہ پھیپھڑوں کا کینسر پیدا کرتا۔

کاربن مونو آکسائیڈ خون میں شامل ہو کر آکسیجن کی مقدار گھٹا دیتی ہے' جس وجہ سے دل کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں۔

فضاء میں دھوئیں کی آلودگی بڑھتی جاتی ہے یہ دھواں اوزون کے نیچے تہہ بہ تہہ جمع رہتا ہے اور دھوئیں میں موجود کچھ کیمیائی مادے اوزون کو کھانا شروع کر دیتے ہیں جس سے سورج کی شعائیں براہ راست زمین پر انسانوں' حیوانوں اور نباتات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جس وجہ سے جلد کے کینسر میں اضافہ ہو رہا ہے۔ الغرض پھیپھڑوں کی بیماری، دل کی بیماریاں اور جلد کی بیماریاں زیادہ تر دھوئیں اور سگریٹ نوشی کی مرہون منت ہیں۔

سوال نمبر4:۔کمپیوٹر کے کون کون سے اہم حصے ہوتے ہیں اور یہ کیا کام کرتے ہیں؟

جواب: کمپیوٹر بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے:

۱-ہارڈ ویئر ۲-سوفٹ ویئر

ہارڈ ویئر: کمپیوٹر کے جن آلات کو چھوا جاسکتا ہے' ان کو ہارڈ ویئر کہتے ہیں۔ اس کے چار اہم حصے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

۱-ان پٹ آلات: ان کے ذریعے معلومات یا ڈیٹا کمپیوٹر میں داخل کیا جاتا ہے۔

۲-سنٹرل پروسیسنگ یونٹ: یہ کمپیوٹر کا دماغ ہے اور کمپیوٹر کے مختلف حصوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

۳-آؤٹ پٹ آلات: یہ آلہ CUP سے معلومات وصول کرتا ہے۔ کمپیوٹر سے ظاہر ہونے والے عمل کو ظاہر کرتا ہے۔

۴-انفارمیشن سٹوریج ڈیوائز: یہ ڈیوائز معلومات کو بہت کم جگہ میں سٹور کرتے ہیں۔

سوفٹ ویئر:

کمپیوٹر پر کام کرنے کے لیے الیکٹرانک طریقے سے دی جانے والی ہدایات' سوفٹ ویئر کہلاتی ہیں۔

(القسم الثانی ......مطالعہ پاکستان)

سوال نمبر 5:۔(الف) خالی جگہ پُر کریں؟

(۱) برصغیر میں اسلام کی اشاعت کا باقاعدہ آغاز......ہوا۔(۲) انگریز......کی غرض سے برصغیر میں آئے تھے۔(۳) علامہ اقبال نے خطبہ الٰہ آباد......میں دیا۔(۴) برصغیر میں عبوری حکومت کا قیام......میں ہوا۔(۵) پاکستان ایک......ریاست ہے۔

جواب:۱-1206ء۔۲-تجارت۔۳-1930ء۔۴-......۔۵-اسلامی

(ب) مختصر جواب دیں؟

(۱) محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کب کیا؟

جواب: 712ہجری میں

(۲) برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد کس حکمران نے کس سن میں رکھی؟

جواب: سلطان قطب الدین ایبک نے 1206ء میں اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی۔

(۳) جنگ آزادی میں حصہ لینے والے مشائخ میں سے دو کے نام لکھیں؟

جواب:۱-علامہ فضل حق خیر آبادی۔۲-مفتی صدر الدین آزردہ

(۴) قائداعظم نے مسلم لیگ کی قیادت کب سنبھالی؟

جواب: 1913ء میں قائداعظم نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی اور اس جماعت کو مؤثر بنانے کے لیے سرگرم ہوگئے پھر آپ کو اس کی قیادت سونپی گئی۔ 1940ء میں آپ کی قیادت میں قرارداد لاہور پیش ہوئی۔

(۵) قرارداد لاہور کب اور کہاں پیش ہوئی؟

جواب: مارچ انیس سو چالیس (1940) میں علامہ اقبال پارک (یعنی یادگار میں)

سوال نمبر 6:۔ جنگ آزادی کے مجاہد اعظم علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی کاوشوں کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ تفصیلاً تحریر کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 7:۔ دو قومی نظریہ کا کیا مطلب ہے' نیز دو قومی نظریہ کے حوالے سے حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں کا جائزہ پیش کریں؟

جواب: جواب حل شدہ پرچہ بابت 2015ء میں ملاحظہ فرمائیں۔

سوال نمبر 8:۔ پیر سید جماعت علی شاہ اور سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمہما اللہ نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا' اس کی تفصیل تحریر کریں؟

جواب: پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا کردار:

۲۲ اپریل 1938ء کو پیر سیّد جماعت علی نے میانہ پورہ (سیالکوٹ) میں نماز جمعہ کے بعد اجتماع میں فرمایا کہ اس وقت دو جھنڈے ہیں: ایک اسلام کا اور دوسرا کفر کا۔ پھر سب حاضرین سے وعدہ لیا کہ وہ کفر کے جھنڈے یعنی کانگریسیوں اور متحدہ قومیت کا پرچار کرنے والوں کا ساتھ نہیں دیں گے بلکہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے آئیں گے اور مسلم لیگ کا ساتھ دیں گے۔ آپ نے یہ بھی وعدہ لیا کہ کانگریس میں شامل ہونے والوں کے ساتھ کسی قسم کا میل جول نہ رکھا جائے، ہم نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے اور نہ ہی ان کو اپنے قبرستانوں میں دفن کرنے دیں گے۔

علاوہ ازیں آپ نے اپنے تمام مریدین اور متوسلین کو حکم دیا کہ وہ مسلم لیگ کو دل کھول کر چندہ دیں۔

سفیر اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ:

1940ء کی قرارداد پاکستان کی منظوری کے بعد آپ نے مختلف شہروں کے دورے کیے اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے جگایا اور مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع ہونے کی ترغیب دی۔ 1945ء میں آپ حج کو جانے لگے تو مسلمانان ہند کے نام ایک پیغام دیا: میں تمام برادران اسلام کو وصیت کرتا ہوں کہ ہمہ تن سرگرم ہو جائیں اور تمام کے تمام آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت کریں۔ منتشر نہ ہوں اور مسلمانوں کی اکثریت کی جگہوں میں آزاد حکومت ہو وہاں اسلامی نظام رائج ہو۔ خواہ اس کا نام پاکستان ہو یا حکومت الٰہیہ۔

سفیر اسلام علیہ الرحمۃ نے مختلف ممالک کے دورے کیے اور ہندوؤں کے غلط پروپیگنڈہ کا توڑ کر کے نظریہ پاکستان سے آگاہ کیا۔ جس وجہ سے حکام اور دانشور پاکستان کی حمایت کرنے لگے۔ آپ نے تحریک پاکستان پر طویل لیکچر دیئے۔ آپ کی گراں قدر خدمت کی بنا پر قائداعظم نے آپ کو سفیر اسلام کا لقب دیا۔ چنانچہ 27 رمضان کو پاکستان معرض وجود میں آیا اور تین دن بعد قائداعظم، لیاقت علی خاں اور دوسری اہم سرکاری شخصیات نے آپ کی امامت میں نماز عید ادا فرمائی۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے — پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وتجوید — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... قرآن﴾

سوال نمبر۱: درج ذیل میں سے کسی چھ آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ (۶×۱۰=۶۰)

(۱) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۡ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

(۲) وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(۳) وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(۴) اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

(۵) اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(۶) فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِىْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(۷) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝

(۸) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے کسی دس الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) خَالِصَةٌ (۲) عَدُوًّا (۳) بُشْرٰى (۴) فَرِيْقٌ (۵) اَمَانِيُّهُمْ (۶) خَآئِفِيْنَ (۷) عَدْلٌ

(۸) اَلْعٰکِفِیْنَ (۹) حَنِیْفًا (۱۰) شَطْرَہٗ (۱۱) ذُوْعُسْرَۃٍ (۱۲) اَلْقَیُّوْمُ (۱۳) عُرْضَۃً (۱۴) اِصْرًا۔

﴿حصہ دوم...... تجوید﴾

سوال نمبر۳: درج ذیل میں سے کسی دو اجزاء کا جواب دیں؟

(۱) علم تجوید کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت سپرد قلم کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۲) متحرک کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟ صرف نام لکھیں۔ (۵+۱۰=۱۵)

(۳) میم ساکن کے کتنے اور کون کون سے قاعدے ہیں مع تعریفات وامثلہ وضاحت کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

پہلا پرچہ: ترجمہ قرآن وتجوید

﴿حصہ اول...... قرآن﴾

سوال نمبر۱: درج ذیل آیات مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(۱) خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ ؕ وَعَلٰٓی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ ز وَّلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

(۲) وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ وَادْعُوْا شُہَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

(۳) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّكٰوۃَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ۝ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

(۴) اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ ۝

(۵) اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰہُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِہٖ فَاُولٰٓئِكَ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

(۶) فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

(۷) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا

لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○

(۸) وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ط وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○

جواب: ترجمۃ الآیات: (۱) اللہ نے ان کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دیا اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔

(۲) اور اگر تم شک میں ہو اس سے جو نازل کی ہم نے اپنے بندے پر تو لے آؤ اس کی مثل کوئی سورت اور اللہ کے علاوہ اپنے حمایتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔

(۳) اور تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ کیا حکم دیتے ہو تم لوگوں کو نیکی کا اور خود تم بھولے بیٹھے ہو اور تم تلاوت کرتے ہو کتاب کی، کیا تمہیں سمجھ نہیں۔

(۴) کیا ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ سوال کرو اپنے رسول سے جیسا کہ سوال کیا گیا اس سے پہلے موسیٰ سے۔ جو شخص کفر کو ایمان کے ساتھ بدلے بے شک وہ سیدھے راستے سے بھٹکا۔

(۵) بے شک وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی پڑھتے ہیں وہ اسے جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔ وہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جس نے اس کا انکار کیا پس وہی لوگ خسارے میں ہیں۔

(۶) تم میرا ذکر کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا شکر ادا کرو نا شکری نہ کرو۔ اے ایمان والو! تم صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو! بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(۷) اور جب سوال کرے آپ سے میرا بندہ میرے بارے میں تو بے شک میں قریب ہوں پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہوں جب وہ مجھے پکارے۔ پس چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں۔

(۸) اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے لیے حصہ ہے اس سے جو انہوں نے کمایا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔

سوال نمبر ۲: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱) خَالِصَةٌ (۲) عَدُوًّا (۳) بُشْرٰى (۴) فَرِيْقٌ (۵) اَمَانِيُّهُمْ (۶) خَائِفِيْنَ (۷) عَدْلٌ (۸) اَلْعٰكِفِيْنَ (۹) حَنِيْفًا (۱۰) شَطْرَهٗ (۱۱) ذُوْعُسْرَةٍ (۱۲) اَلْقَيُّوْمُ (۱۳) عُرْضَةً (۱۴) اِصْرًا۔

جواب: (۱) خالص (۲) دشمن (۳) خوشخبری (۴) گروہ (۵) ان کی جھوٹی آرزوئیں (۶) ڈرنے والے (۷) انصاف (۸) اعتکاف کرنے والے (۹) مائل بہ حق (۱۰) اس کی طرف (۱۱) تنگی والا (۱۲)

قائم رکھنے والا (۱۳) ہمت/نشانہ (۱۴) عہد/بوجھ/گناہ۔

﴿حصہ دوم...... تجوید﴾

سوال نمبر۳: درج ذیل اجزاء کا جواب دیں؟

(۱) علم تجوید کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت سپرد قلم کریں؟

(۲) متحرک کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں؟ صرف نام لکھیں۔

(۳) میم ساکن کے کتنے اور کون کون سے قاعدے ہیں مع تعریفات وامثلہ وضاحت کریں؟

جواب: (۱) علم تجوید کی تعریف:

جواب: تجوید کا لغوی معنیٰ کھرا کرنا' اصطلاح قراء میں حروف کو ان کے مخارج سے صفات لازمہ سے ادا کرنے کو تجوید کہا جاتا ہے۔

(۲) متحرک کی تعریف: جس حرف پر زبر، زیر یا پیش ہو، متحرک کہلاتا ہے۔

اصول مخارج: اصول مخارج پانچ ہیں۔

(۱) حلق (۲) لسان (۳) شفتین (۴) جوف دہن (۵) خلیشوم

(۳) میم ساکن کے قواعد: میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:

(۱) ادغام شفوی (۲) اخفائے شفوی (۳) اظہار شفوی۔

ادغام شفوی: اگر میم ساکن کے بعد ایک اور میم آجائے تو پہلی میم کو دوسری میم میں مدغم کر کے ادغام مع الغنہ کریں گے مثلاً وَكَمْ مِّنْ ۔

اخفاءِ شفوی: اگر میم ساکن کے بعد باءٓ آجائے تو میم کو اس کے مخرج میں چھپا کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں، اسے اخفائے شفوی کہتے ہیں مثلاً وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔

اظہار شفوی: اگر میم ساکن کے بعد باء، میم اور الف کے علاوہ چھبیس حروف میں سے کوئی حروف آجائے تو اظہار شفوی ہوگا یعنی میم کو اپنے مخرج سے ظاہر کر کے پڑھیں گے مثلاً ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ، اَلَمْ نَشْرَحْ ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل
برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے　　دوسرا پرچہ: حدیث و عربی ادب　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: حصہ اول کے دونوں سوال لازمی ہیں جبکہ حصہ دوم سے کوئی دو سوال حل کریں

﴿حصہ اوّل...... حدیث﴾

سوال نمبر۱: درج ذیل میں سے کسی تین احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ (۳×۱۵=۴۵)

(۱) عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال امرت ان أقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدًا رسول الله ویقیموا الصلاة ویؤتوا الزكٰوة فاذافعلوا ذلك عصموا منی دمائهم وأموالهم الابحق الاسلام وحسابهم علی الله تعالٰی .

(۲) عن ابی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من كان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیرا أولیصمت ومن كان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیكرم جاره ومن كان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیكرم ضیفه .

(۳) عن ابی عبدالله جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنه ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم فقال أرأیت اذا صلیت المكتوبات وصمت رمضان وأحللت الحلال وحرمت الحرام ولم أزد علی ذلك شیئا أأدخل الجنة؟ قال: نعم .

(۴) عن ابی ثعلبة الخشنی جرثوم بن ناشر رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله فرض فرائض فلا تضیعوها وحد حدودا فلا تعتدوها وحرم أشیاء فلاتنتهكوها وسكت عنّ أشیاء رحمة لكم غیر نسیان فلا تبحثوا عنها .

سوال نمبر۲: اربعین کے مصنف کا لقب اور نام تحریر کریں؟

﴿حصہ دوم...... عربی ادب﴾

سوال نمبر۳: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ جملوں کا اردو میں ترجمہ لکھیں؟ (۵×۲=۱۰)

(۱) هذه بقرة سوداء (۲) هذه قطة علیم (۳) هذا لوح طارق (۴) أقعد علی الكرسی (۵) صدیقی یدخل فی غرفتی (۶) زید یصلی فی المسجد (۷) الجدة ضعیفة .

(ب) درج ذیل میں سے کسی تین الفاظ کو مفید عربی جملوں میں استعمال کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) القلم (۲) الكتاب (۳) الورق (۴) المسجد (۵) الماء (٦) الضيف .

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل میں سے کسی پانچ مذکر کی مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کریں؟ (۲×۵=۱۰)

(۱) ملك (۲) طفلة (۳) دجاجة (۴) خالة (۵) خائن (٦) البنت .

(ب) درج ذیل میں سے کوئی سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) یہ پھل ہے (۲) یہ کھجور ہے۔ (۳) کیا تم ٹکٹ لیتے ہو؟ (۴) وہ میری گیند ہے۔ (۵) وہ اس کا دوست ہے۔

سوال نمبر۵: (الف) کوئی سے پانچ رنگوں کے عربی میں نام لکھیں؟ (۵×۲=۱۰)

(ب) درج ذیل میں سے کسی تین سوالات کے عربی میں جوابات تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) هل أقرء فی کتابی؟ (۲) هل صديقه يكتب؟ (۳) هل انت تقوم؟ (۴) هل هويدخل؟ (۵) هل تنام فی العهد؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

﴿حصہ اوّل...... حدیث﴾

سوال نمبر۱: درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(۱) عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة فاذافعلوا ذلك عصموا منی دمائهم وأموالهم الابحق الاسلام وحسابهم على الله تعالىٰ .

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل خيرا أوليصمت ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم جاره ومن كان يومن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه .

(۳) عن ابی عبدالله جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنه ان رجلا سأل النبی صلى الله عليه وسلم فقال أرأيت اذا صليت المكتوبات وصمت رمضان وأحللت

الحلال وحرمت الحرام ولم أزد علی ذلك شيئا أأدخل الجنة؟ قال: نعم ۔

(۴) عن ابی ثعلبة الخشنی جرثوم بن ناشر رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله فرض فرائض فلا تضیعوها وحد حدودا فلا تعتدوها وحرم أشياء فلاتنتهکوها وسکت عن أشياء رحمة لکم غیر نسیان فلا تبحثوا عنها ۔

جواب: ترجمہ الاحادیث: (۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور جب وہ ایسا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے۔ البتہ اسلام کا حق باقی ہے اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

(۲) جواب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' بے شک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے' جو آدمی اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے ہمسایہ کا احترام کرے جو آدمی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

(۳) حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے کہا: بتائیے کہ جب میں فرض نمازیں ادا کروں، ماہ رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو اختیار کرو اور حرام سے بچوں اور اس پر کچھ اضافہ نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(۴) حضرت ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرو، کچھ حدود مقرر کیں پس ان سے آگے نہ بڑھو، کچھ اشیاء حرام کی ہیں، پس ان کی خلاف ورزی نہ کرو اور جو بھولے بغیر تم پر رحم فرمائے کچھ اشیاء کا ذکر نہیں کیا تو ان کے بارے میں بحث نہ کرو۔

سوال نمبر۲: اربعین کے مصنف کا لقب اور نام تحریر کریں؟

جواب: اربعین کے مصنف کا لقب محی الدین اور نام یحییٰ بن شرف نووی تھا۔ اربعین نوری آپ کی زندہ جاوید کتاب ہے۔ جس کے مختلف۔ زبانوں میں تراجم وحواشی اور شروحات رکھی گئی ہیں۔

﴿حصہ دوم...... عربی ادب﴾

سوال نمبر۳: (الف) درج ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ لکھیں؟

(۱) هذه بقرة سوداء (۲) هذه قطة علیم (۳) هذا لوح طارق (۴) أقعد علی الکرسی

(۵) صدیقی یدخل فی غرفتنی (۶) زید یصلی فی المسجد (۷) الجدة ضعیفة ۔

جواب: اُردو ترجمہ: (۱) یہ کالی گائے ہیں (۲) یہ علیم کی بلی ہے (۳) یہ طارق کی تختی ہے (۴) تو کرسی پر بیٹھ جا۔ (۵) میرا دوست میرے کمرے میں داخل ہوتا ہے (۶) زید مسجد میں نماز پڑھتا ہے۔ (۷) دادی بہت کمزور ہے۔

(ب) درج ذیل الفاظ کو مفید عربی جملوں میں استعمال کریں؟

(۱) القلم (۲) الکتاب (۳) الورق (۴) المسجد (۵) الماء (۶) الضیف ۔

جواب: عربی جملے: (۱) القلم فی حبیبی (۲) الکتاب فی محفظتی (۳) صدیقی یکتب علی الورق (۴) زید یصلی فی المسجد (۵) فلیکرم الضیف ۔

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل مذکر کی مؤنث اور مؤنث کے مذکر تحریر کریں؟

(۱) ملك (۲) طفلة (۳) دجاجة ص ۴) خالة (۵) خائن (۶) البنت ۔

(ب) درج ذیل میں سے کوئی سے تین جملوں کی عربی بنائیں۔

(۱) یہ پھل ہے۔ (۲) یہ کھجور ہے۔ (۳) کیا تم ٹکٹ لیتے ہو؟ (۴) وہ میری گیند ہے (۵) وہ اس کا دوست ہے۔

جواب (الف) مذکر و مؤنث: (۱) ملكة (۲) طفل (۳) دیك (۴) خال (۵) خائنة (۶) ابن ۔

(ب) جملوں کی عربی: (۱) هذه ثمرة (۲) هذه تمرة (۳) هل انت تاخذ التذکرة (۴) ذالك کرتی (۵) هو صدیقة ۔

سوال نمبر۵: (الف) کوئی سے پانچ رنگوں کے نام لکھیں؟

(ب) درج ذیل سوالات کے جوابات تحریر کریں؟

(۱) هل اقرء فی کتابی؟ (۲) هل صدیقه یکتب؟ (۳) هل انت تقوم؟ (۴) هل هو یدخل؟ (۵) هل تنام فی العهد؟

جواب (الف) رنگوں کے نام: (۱) ابیض (۲) اسود (۳) احمر (۴) اخضر (۵) اغبر ۔

(ب) سوالات کے جوابات:

هل تقرءُ فی کتابی؟	نعم، اقراء فی کتابك
هل صدیقك یکتب؟	نعم، صدیقك یکتب
هل انت تقوم؟	نعم، انا اقوم
هل هو یدخل؟	نعم، هو یدخل
هل تنام فی المهد؟	نعم، انا انام فی المهد

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل
برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے   تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ   کل نمبر: ۱۰۰

دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... عقائد﴾

سوال نمبر ۱: (الف) اللہ تعالیٰ کے "قدیر، خالق اور رازق" ہونے کے بارے میں اپنا عقیدہ تحریر کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) نبی کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ کیا کوئی آدمی عبادت کے ذریعے مقام نبوت حاصل کر سکتا ہے؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر ۲: (الف) قرآن مجید یکبارگی نازل ہوا یا تھوڑا تھوڑا؟ بصورتِ ثانی کتنے عرصے میں نازل ہوا؟ نیز بتائیں کہ اس کی نازل ہونے والی آیتوں اور سورتوں کی موجودہ ترتیب کس طرح دی گئی؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) تدبیر تقدیر کے منافی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں اپنے عقیدے کی وضاحت کریں؟ (۱۰)

سوال نمبر ۳: قیامت کی علامات کبریٰ کا مفہوم اور ان میں سے کسی تین کی وضاحت تحریر کریں؟ (۴+۷+۷+۷=۲۵)

﴿حصہ دوم...... فقہ﴾

سوال نمبر ۴: (الف) فرض، واجب اور حرام قطعی میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) کسی عضو کے دھونے اور مسح کرنے کا مفہوم بیان کریں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر ۵: (الف) غسل کی سنتیں کل کتنی ہیں؟ ان میں سے کوئی دس تحریر کریں؟ (۵+۱۰=۱۵)

(ب) اذان دینے کی فضیلت میں سے کوئی دو احادیث مبارکہ سپرد قلم کریں؟ (۵+۵=۱۰)

سوال نمبر ۶: (الف) کوئی سے پانچ ایسے عذر تحریر کریں جن کی وجہ سے جماعت ترک کرنے پر ان شاء اللہ کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔ (۵×۳=۱۵)

(ب) بچے کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات مختصراً تحریر کریں؟ (۱۰)

درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2017ء

تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ

﴿حصہ اوّل: عقائد﴾

سوال نمبر۱: (الف) اللہ تعالیٰ کے "قدیر، خالق اور رازق" ہونے کے بارے میں اپنا عقیدہ تحریر کریں؟

(ب) نبی کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ کیا کوئی آدمی عبادت کے ذریعے مقام نبوت حاصل کر سکتا ہے؟

جواب: (الف) اللہ کے قدیر، خالق اور رازق ہونے کے بارے میں عقیدہ: اللہ تعالیٰ قدیر ہے یعنی ہر ممکن شئی پر قادر ہے، کوئی اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے، کوئی اس کے حکم کے سامنے دم نہیں مار سکتا۔ وہ ہر شئی کا خالق بھی ہے، آسمان وزمین، سورج، چاند، تارے الغرض تمام جہان کا خالق ہے۔ ہمیں اور ہمارے اعمال کا وہی پیدا کرنے والا ہے۔ جب وہ کسی شئی کو پیدا کرنا چاہے تو وہ کُن فرماتا ہے تو وہ چیز پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ ذات چھوٹی، بڑی، بری، بحری تمام مخلوق کو رزق بھی دیتی ہے، وہی ہر شئی کی تربیت اور پرورش پاتا ہے، حقیقت میں رازق وہی ہے مگر ملائکہ اور والدین وغیرہ تو وسائل ہیں۔

(ب) نبی کی تعریف: نبی وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے احکام کی تبلیغ کے لیے مخلوق کی طرف مبعوث فرماتا ہے۔ کوئی شخص عبادت کے ذریعے مقام نبوت حاصل نہیں کر سکتا۔

سوال نمبر۲: (الف) قرآن مجید یکبارگی نازل ہوا یا تھوڑا تھوڑا؟ بصورتِ ثانی کتنے عرصے میں نازل ہوا؟ نیز بتائیں کہ اس کی نازل ہونے والی آیتوں اور سورتوں کی موجودہ ترتیب کس طرح دی گئی؟

(ب) تدبیر تقدیر کے منافی ہے یا نہیں؟ اس بارے میں اپنے عقیدے کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) نزولِ قرآن: قرآن پاک یکبارگی نازل نہیں ہوا بلکہ تھوڑا تھوڑا نازل ہوا اور ۲۳ سال کے عرصے میں مکمل نازل ہوا۔ آیتوں اور سورتوں کی موجودہ ترتیب اللہ کے حکم کے مطابق دی گئی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کا مقام بتا دیتے، قیامت تک یہی ترتیب رہے گی۔ یہ ترتیب لوح محفوظ کی ترتیب کے موافق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں واقع ہوئی تھی۔

(ب) مذکورہ مسئلہ میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ تدبیر تقدیر کے منافی نہیں بلکہ موافق ہے۔ جس طرح تقدیر کو بھول کر تدبیر پر پھولنا اور اسی پر اعتماد کر بیٹھنا کفار کی خصلت ہے۔ یوں تدبیر کو محض عبث وفضول بتانا کھلے گمراہ یا سچے مجنوں کا کام ہے۔

سوال نمبر۳: قیامت کی علامات کبریٰ کا مفہوم اور ان میں سے کسی تین کی وضاحت تحریر کریں؟

جواب: علامات کبریٰ کا مفہوم: وہ علامات جو ظہور امام مہدی کے بعد نفخ صور تک ظاہر ہوں گی یہ علامات مسلسل ظاہر ہوں گی اور ان کے ختم ہوتے ہی قیامت برپا ہوگی۔ ان میں سے تین حسب ذیل ہیں:

(۱) امام مہدی کا ظہور: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ آئمہ اثناعشریہ میں سے آخری امام اور خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ کا نام محمد، والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ سید حسنی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔

(۲) دجال کا ظاہر ہونا: یہ قوم یہود کا ایک آدمی ہے جو اس وقت بحکم الٰہی مقید ہے۔ جب آزاد ہوگا تو ایک عظیم لشکر کے ساتھ ملک خدا میں فتور پیدا کرے گا۔ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا، اس کی ایک آنکھ اور ایک ابرو بالکل نہ ہوگا۔ اس کا فتنہ بہت شدید ہوگا۔

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول: جب دجال کا فتنہ انتہا کو پہنچ چکا ہوگا تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ نہایت نورانی شکل میں دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم اور امام عادل کے طور نزول فرمائیں گے۔ چالیس سال امامت دین اور حکومت عدل فرمائیں گے۔ آپ نکاح بھی کریں گے، اولاد بھی ہوگی پھر جب آپ وفات پائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ انور میں آپ کے پہلو میں دفن کیے جائیں گے۔

﴿حصہ دوم...... فقہ﴾

سوال نمبر۴: (الف) فرض، واجب اور حرام قطعی میں سے ہر ایک کی تعریف تحریر کریں؟

(ب) کسی عضو کے دھونے اور مسح کرنے کا مفہوم بیان کریں؟

جواب: فرض: وہ بات ہے کہ اس کے بغیر آدمی بری الذمہ نہ ہوگا اور اگر کسی عبادت میں ہے تو وہ عبادت اس کے بغیر باطل ہو جائے گی اور اس کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

واجب: اس کو کیے بغیر آدمی بری الذمہ نہ ہو اور اس کو اگر کسی عبادت میں لانا درکار ہو تو اس کے بغیر عبادت ناقص ہوگی۔ کسی واجب کا ایک بار قصداً چھوڑنا گناہ ہے اور چند بار چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے۔

حرام قطعی: یہ فرض کا مقابل ہے، اس کا ایک بار بھی قصداً کرنا کبیرہ گناہ، فسق و معصیت اور بچنا لازم ہے۔

(ب) عضو کے دھونے اور مسح کرنے کا مفہوم: یہ ہے کہ اس حصے پر کم از کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے، تیل کی طرح چپڑ جانے کو دھونا نہیں کہتے، ایسے وضو یا غسل نہیں ہوگا۔ کسی عضو پر تر ہاتھ پھیرنے یا تری پہنچانے کو مسح کہتے ہیں۔

سوال نمبر۵: (الف) غسل کی سنتیں کل کتنی ہیں؟ ان میں سے کوئی دس تحریر کریں؟

(ب)اذان دینے کی فضیلت میں سے کوئی دو احادیث مبارکہ سپرد قلم کریں۔

جواب: (الف) غسل کی سنتیں: غسل کی چودہ سنتیں ہیں جن میں دس (۱۰) درج ذیل ہیں:

(۱) غسل کی نیت کر کے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں تک دھونا (۲) استنجاء کرنا (۳) بدن پر اگر نجاست ہو تو اسے دور کرنا (۴) نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا (۵) بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑ لینا (۶) تین مرتبہ دائیں کندھے پر پانی بہانا (۷) اسی طرح بائیں کندھے پر بھی (۸) غسل کے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا (۹) کسی طرح کی بات نہ کرنا (۱۰) تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا (۱۱) بیٹھ کر نہانا۔

(ب) اذان کی فضیلت میں دو حدیثیں: نمبر۱: مؤذنوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ دراز ہوں گی یعنی وہ رحمت الٰہی کے زیادہ امیدوار ہوں گے کہ جس کو جس چیز کی امید ہوتی ہے وہ اسی کی طرف گردن دراز کرتا ہے۔

نمبر۲: مومن کی بدبختی و نامرادی کے لیے کافی ہے کہ مؤذن کو تکبیر کہتے سنے اور جواب نہ دے۔

سوال نمبر۶: (الف) کوئی سے پانچ ایسے عذر تحریر کریں جن کی وجہ سے جماعت ترک کرے پر ان شاء اللہ کوئی مؤاخذہ نہ ہوگا؟

(ب) بچے کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات مختصراً تحریر کریں؟

جواب: (الف) پانچ عذر: (۱) ایسا عذر جس کی وجہ سے مسجد تک پہنچنے میں تکلیف ناقابل برداشت ہو (۲) اپاہج (۳) پاؤں کٹ گیا ہو (۴) وہ فالج زدہ ہو (۵) راستے میں سخت کیچڑ حائل ہو۔

(ب) ہدایت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ: مجدد دین وملت نے فرمایا: زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر لا الہ الا اللہ اور پھر تمام کلمہ سکھایا جائے۔ جب تمیز آ جائے تو قرآن پاک سکھایا جائے اور صحیح العقیدہ سنی قادری استاد کے پاس بھیجے اور دختر کو نیک دیندار پارسا عورت پڑھائے۔ بعد ختم قرآن ہمیشہ قرآن پاک کی تلاوت کی پابندی کرے۔ عقائد اسلام و سنت سکھائے کہ لوح سادہ فطرت اسلامی و قبول حق پر مخلوق ہے۔ اس وقت کا بتانا پتھر کی لکیر ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (الف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے ﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾ کل نمبر: ۱۰۰

آخری سوال لازمی ہے، باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر ۱: (الف) لفظ مفرد کی اقسام مع تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) مصدر، مشتق اور جامد کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟ (۳×۵=۱۵)

سوال نمبر ۲: (الف) زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) صحیح، مہموز، مضاعف اور ناقص میں سے کسی تین کی تعریفات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ (۳×۵=۱۵)

سوال نمبر ۳: (الف) فَتَحَ يَفْتَحُ سے فعل مضارع منفی معلوم کی صرف کبیر مع معنی وصیغہ تحریر کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

(ب) امر حاضر معلوم کی صرف کبیر مع معنی صیغہ سپرد قلم کریں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

سوال نمبر ۴: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے چار صیغوں کی صرفی وضاحت کریں؟ (۴×۵=۲۰)

لَایَسْمَعُ، سَمِعْتُ، لَمْ نَفْتَحْ، تَسْمَعِيْنَ، لَا تَحْسِبُ، مَنْصُوْرٌ۔

(ب) درج ذیل میں سے کسی چار کی عربی لکھیں؟ (۴×۵=۲۰)

(۱) تم سب عورتوں نے سُنا (۲) تو ایک عورت نے مدد کی۔ (۳) وہ سب عورتیں جانتی ہیں (۴) ہم سب نے مارا (۵) تم دو عورتیں ضرور کھولو (۶) تم سب عورتیں سنو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2017

﴿چوتھا پرچہ: صرف﴾

سوال نمبر ۱: (الف) لفظ مفرد کی اقسام مع تعریفات و امثلہ سپرد قلم کریں؟

جواب: لفظ مفرد کی تین اقسام ہیں: (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔

اسم کی تعریف: وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو جیسے رَجُلٌ (مرد)

فعل: وہ کلمہ ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے اور کسی ایک زمانہ کے ساتھ مقترن ہو جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)

حرف: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کا محتاج ہو جیسے من اور الی۔

(ب) مصدر، مشتق اور جامد کی تعریفات مع امثلہ بیان کریں؟

سوال: (ب) اسم مصدر سے مشتق ہونے والی چیزوں کی تعداد، نام اور ان کی مثالیں تحریر کریں؟

جواب: اصطلاحات کی تعریفات بمع امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) مصدر: وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرے کلمات بنیں مثلاً ضرب۔

(۲) اسم مشتق: وہ اسم ہے جو دوسرے کلمہ سے بنایا گیا ہو مثلاً ضارب، جو ضرب سے بنا ہے۔

(۳) اسم جامد: وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ دوسرا کلمہ اس سے بنے مثلاً رجل۔

(ب) مصدر سے مشتق ہونے والی چیزوں کی تعداد، نام اور مثالیں: اسم مصدر سے مشتق ہونے والی اشیاء بارہ ہیں جن کے نام و امثلہ درج ذیل ہیں:

(۱) فعل ماضی مثلاً ضَرَبَ (۲) فعل مضارع مثلاً یَضْرِبُ۔
(۳) اسم فاعل مثلاً ضَارِبٌ (۴) اسم مفعول مثلاً مَضْرُوْبٌ
(۵) فعل جحد مثلاً لَمْ یَضْرِبْ (۶) نفی فعل مضارع لَا یَضْرِبُ
(۷) فعل امر مثلاً اِضْرِبْ (۸) فعل نہی مثلاً لَا تَضْرِبْ۔
(۹) اسم ظرف مکان مثلاً مَضْرِبٌ (۱۰) ظرف زمان مثلاً مَضْرِبٌ
(۱۱) اسم آلہ مثلاً مِضْرَبٌ (۱۲) اسم تفضیل مثلاً اَضْرَبُ۔

سوال نمبر ۲: (الف) زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں ہر ایک کی تعریف اور

مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) باعتبار زمانہ فعل کی تین اقسام ہیں:
(۱) فعل ماضی (۲) فعل مضارع (۳) فعل امر۔
فعل ماضی کی تعریف: وہ فعل ہے جو سابقہ زمانہ پر دلالت کرے جیسے ضرب ۔
فعل مضارع کی تعریف: وہ فعل ہے جو موجودہ یا آئندہ زمانہ پر دلالت کرے جیسے یَضْرِبُ ۔
فعل امر کی تعریف: وہ فعل ہے جس سے فاعل مخاطب سے کسی کام کا مطالبہ کیا جائے جیسے اضرب ۔
(ب) صحیح، مہموز، مضاعف اور ناقص کی تعریفات مع امثلہ سپرد قلم کریں؟
(۱) صحیح: وہ اسم یا فعل ہے جس کے حروف اصلیہ (فا، عین، لام) کی جگہ میں نہ حرف علت ہو، نہ ہمزہ ہو اور نہ ایک جنس کے دو حروف ہو مثلاً ضرب ۔ ضرب ۔
(۲) مثال: جیسے وعد، وعد، یسر، یسر
(۳) مضاعف: جیسے مد، مد، زلزل، زلزل
(۴) لفیف: جیسے وقی، وقی، طی، طوی
(۵) ناقص: جیسے رمی، کرمئی
(۶) مہموز: امر، امر، سوال، سئل، قرا، قرا
(۷) اجوف: قول، قال، بیع، باع ۔
ناقص: وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرف علت ہو جیسے رَمْیٌ، رَمْیٌ ۔
مضاعف: وہ اسم یا فعل ہے جس سے حروف اصلیہ کے مقابلہ میں دو حروف ایک جنس کے ہوں جیسے مَدٌّ وَ مَدٌّ ۔

سوال نمبر۳: (الف) فَتَحَ یَفْتَحُ سے فعل مضارع منفی معلوم کی صرف کبیر مع معنی وصیغہ تحریر کریں؟
(ب) امر حاضر معلوم کی صرف کبیر مع معنی صیغہ سپرد قلم کریں؟

جواب: (الف)

گردان	صیغہ	ترجمہ
لَا یَفْتَحُ	واحد مذکر غائب	نہیں کھولتا ہے یا کھولے گا وہ ایک مرد
لَا یَفْتَحَانِ	تثنیہ مذکر غائب	نہیں کھولتے ہیں یا کھولیں گے وہ دو مرد
لَا یَفْتَحُوْنَ	جمع مذکر غائب	نہیں کھولتے ہیں یا کھولیں گے وہ سب مرد
لَا تَفْتَحُ	واحد مؤنث غائب	نہیں کھولتی ہے یا کھولے گی وہ ایک عورت

لَاتَفْتَحَانِ	تثنیہ مؤنث غائب	نہیں کھولتی ہیں یا کھولیں گی وہ دو عورتیں
لَایَفْتَحْنَ	جمع مؤنث غائب	نہیں کھولتی ہیں یا کھولیں گی وہ سب عورتیں
لَاتَفْتَحُ	واحد مذکر حاضر	نہیں کھولتا ہے یا کھولے گا تو ایک مرد
لَاتَفْتَحَانِ	تثنیہ مذکر حاضر	نہیں کھولتے ہو یا کھولو گے تم دو مرد
لَاتَفْتَحُوْنَ	جمع مذکر حاضر	نہیں کھولتے ہو یا کھولو گے تم سب مرد
لَاتَفْتَحِيْنَ	واحد مؤنث حاضر	نہیں کھولتی ہو یا کھولے گی تو ایک عورت
لَاتَفْتَحَانِ	تثنیہ مؤنث حاضر	نہیں کھولتی ہو یا کھولو گی تم دو عورتیں
لَاتَفْتَحْنَ	جمع مؤنث حاضر	نہیں کھولتی ہو یا کھولو گی تم سب عورتیں
لَااَفْتَحُ	واحد متکلم	نہیں کھولتا ہوں یا کھولوں گا میں ایک مرد یا ایک عورت
لَانَفْتَحُ	جمع متکلم	نہیں کھولتے ہیں یا کھولیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں/ سب مرد یا سب عورتیں

(ب): فعل امر حاضر معروف

	صیغہ	معنی
اِضْرِبْ	واحد مذکر امر حاضر معروف	مار تو ایک مرد
اِضْرِبَا	تثنیہ مذکر امر حاضر معروف	مارو تم دو مرد
اِضْرِبُوْا	جمع مذکر امر حاضر معروف	مارو تم سب مرد
اِضْرِبِيْ	واحد مؤنث امر حاضر معروف	مار تو ایک عورت
اِضْرِبَا	تثنیہ مؤنث امر حاضر معروف	مارو تم دو عورتیں
اِضْرِبْنَ	جمع مذکر امر حاضر معروف	مارو تم سب عورتیں

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل صیغوں کی صرفی وضاحت کریں؟

لَایَسْمَعُ، سَمِعْتُ، لَمْ نَفْتَحْ، تَسْمَعِيْنَ، لَاتَحْسِبْ، مَنْصُوْرٌ ۔

(ب) درج ذیل کی عربی لکھیں؟

(۱) تم سب عورتوں نے سنا (۲) تو ایک عورت نے مدد کی (۳) وہ سب عورتیں جانتی ہیں (۴) ہم سب نے مارا (۵) تم دو عورتیں ضرور کھولو (۶) تم سب عورتیں سنو۔

جواب: (الف): **صیغوں کی صرفی وضاحت:**

(۱) لَایَسْمَعُ صیغہ واحد مذکر غائب نفی فعل مضارع معروف صحیح از باب سَمِعَ یَسْمَعُ

(۲) سَمِعْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی معروف ثلاثی مجرد از باب سَمِعَ یَسْمَعُ

(۳) لَمْ نَفْتَحْ صیغہ جمع متکلم نفی جحد بلم در فعل مستقبل معروف از باب فَتَحَ یَفْتَحُ

(۴) تَسْمَعِیْنَ صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل مضارع معروف ثلاثی مجرد از باب سَمِعَ یَسْمَعُ

(۵) لَاتَحْسِبْ صیغہ واحد مذکر حاضر فعل نہی حاضر معروف از باب حَسِبَ یَحْسِبُ

(۶) مَنْصُوْرٌ صیغہ واحد مذکر اسم مفعول ثلاثی مجرد صحیح از باب نَصَرَ یَنْصُرُ

(ب):

اُردو جملے	عربی جملے
تم سب عورتوں نے سنا	سَمِعْتُنَّ
تو ایک عورت نے مدد کی	نَصَرْتِ
وہ سب عورتیں جانتی ہیں	یَعْلَمْنَ
ہم سب نے مارا	ضَرَبْنَا
تم دو عورتیں ضرور کھولو	اِفْتَحَانِّ
تم سب عورتیں سنو	اِسْتَمِعْنَ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے ﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾ کل نمبر: ۱۰۰

آخری سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی سے دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر۱: (الف) مرکب مفید، جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی تعریفات اور مثالیں بیان کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(ب) جملہ کی صفاتی اقسام میں سے کسی تین کی تشریح لکھیں؟ (۳×۵=۱۵)

سوال نمبر۲: (الف) علاماتِ اسم مع امثلہ قلمبند کریں؟ (۱۵)

(ب) درج ذیل میں سے جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ الگ الگ کر کے ان کی ترتیب کریں؟ (۳×۵=۱۵)

(۱) زَیْدٌ کَاتِبٌ (۲) قَامَ عَمْرٌو (۳) اَلطَّعَامُ لَذِیْذٌ

سوال نمبر۳: (الف) مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟ نیز مبنی الاصل سے مشابہت کی کوئی تین صورتیں تحریر کریں؟ (۳+۱۲=۱۵)

(ب) اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی کل کتنی اقسام ہیں؟ آپ ان میں سے صرف جمع مکسر منصرف اور اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ لکھیں؟ (۵+۵+۵=۱۵)

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل میں سے کسی چار اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ سپردِ قلم کریں؟ (۴×۵=۲۰)

(۱) معرب (۲) اسمائے اشارہ (۳) مفعول مطلق (۴) غیر منصرف (۵) مفعول لہ (۶) مؤنث حقیقی۔

(ب) تابع کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام کے نام مع امثلہ بیان کریں؟ (۵+۱۵=۲۰)

☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات سال 2017ء

﴿پانچواں پرچہ: نحو﴾

سوال نمبر ۱: (الف) مرکب مفید، جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی تعریفات اور مثالیں بیان کریں؟

(ب) جملہ کی صفاتی اقسام میں سے کسی تین کی تشریح لکھیں؟

جواب: (الف) مرکب مفید: جب بات کرنے والا بات کر کے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی گزشتہ واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ .

جملہ خبریہ وانشائیہ:

جملہ خبریہ کی تعریف: جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے قائل کو سچ یا جھوٹ کی صفت سے ملایا جا سکے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ کے قائل کو صادق یا کاذب کہا جا سکتا ہے۔ جیسے: حَمِدَ زَيْدٌ

جملہ انشائیہ کی تعریف: وہ جملہ ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا نہ کہا جا سکے جیسے لَاتَضْرِبْ .

جملہ خبریہ کی تعریف: جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے قائل کو سچ یا جھوٹ کی صفت سے ملایا جا سکے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ کے قائل کو صادق یا کاذب کہا جا سکتا ہے۔ جیسے: مَنْ رَبُّكَ

(ب) جملہ کی صفاتی اقسام: جملہ کی صفاتی اقسام میں سے تین کی تشریح درج ذیل ہے:

(۱) جملہ مبینہ: وہ جملہ ہے جو پہلے مجمل جملہ کو واضح کر دے جیسے: الكلمة على ثلثة اقسام اسم وفعل وحرف ۔ اس مثال میں اسم وفعل وحرف جملہ مبینہ ہے۔ اس نے تینوں اقسام کی وضاحت کر دی ہے۔

(۲) جملہ معللہ: وہ جملہ ہے جو پہلے جملہ کی علت بیان کرے جیسے ولا تصوموا في هذه الايام فانها ايام اكل وشرب وبعال ۔ اس میں فانها والا جملہ سابقہ جملے کی علت بیان کر رہا ہے۔

(۳) جملہ معطوفہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلے جملے پر عطف ہو جیسے قرء زيد وكتب عمرو ۔ اس میں دوسرا جملہ، جملہ معطوفہ ہے۔

سوال نمبر ۲: (الف) علامات اسم مع امثلہ قلمبند کریں؟

(ب) درج ذیل میں سے جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ الگ الگ کر کے ان کی ترکیب کریں؟

(۱) زيد كاتب (۲) قام عمرو (۳) الطعام لَذِيْذٌ ۔

جواب (الف:) علامات اسم:

علامات اسم گیارہ ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(۱) شروع میں الف لام ہو الرجل (۲) شروع میں حرف جر ہو جیسے بزید (۳) آخر میں تنوین ہونا جیسے زیدٌ (۴) مسند الیہ ہونا جیسے زید قائم (۵) مضاف ہونا جیسے غلام زید (۶) مصغر ہو جیسے قریش (۷) منسوب ہو جیسے بغدادی (۸) تثنیہ ہونا جیسے رجلان (۹) جمع ہونا جیسے رجال (۱۰) موصوف ہونا جیسے رجل عالم (۱۱) تاء متحرکہ آخر میں ہو جیسے ضاربۃ

(ب) جملوں کی ترکیب: زَیْدٌ کَاتِبٌ: یہ جملہ اسمیہ ہے، اس میں زَیْدٌ مبتدا اور کَاتِبٌ اس کی خبر ہے۔

قَامَ عَمْرٌو: یہ جملہ فعلیہ ہے۔ اس میں قَامَ فعل ہے اور عَمْرٌو اس کا فاعل ہے۔ فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَلطَّعَامُ لَذِیْذٌ: یہ جملہ اسمیہ ہے اس میں الطعام مبتدا اور لَذِیْذٌ اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال نمبر ۳: (الف) مبنی الاصل کتنی اور کون کون سی چیزیں ہیں؟ نیز مبنی الاصل سے مشابہت کی کوئی تین صورتیں تحریر کریں؟

(ب) اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی کل کتنی اقسام ہیں؟ آپ ان میں سے صرف جمع مکسر منصرف اور اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ لکھیں؟

(الف) مبنی کی تعریف: وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو جیسے صرف زَیْدٌ مُبنی ہے یا ایسا مرکب جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے جَاءَ ھٰؤُلَاءِ میں ھٰؤُلَاءِ مبنی ہے۔

مشابہہ مبنی الاصل کی تین صورتیں:

(۱) اسم میں مبنی الاصل کا معنی پایا جائے جیسے این میں ہمزہ استفہام کا معنی پایا جاتا ہے اور یہ مبنی الاصل ہے۔

(۲) اسم اپنا معنی ظاہر کرنے میں حرف کی طرح غیر کا محتاج ہو جیسے اسمائے موصولہ وغیرہ۔ یہ صلہ کے محتاج ہوتے ہیں۔

(۳) اسم فعل کے قائم مقام ہونے میں مبنی الاصل کے مشابہ ہیں جیسے نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ ۔

(ب) اقسام اسم متمکن: اسم متمکن کی کل سولہ اقسام ہیں:

جمع مکسر منصرف کا اعراب:

جمع مکسر وہ ہے جو واحد میں تبدیلی کر کے بنائی جاتی ہے اور اس کے تینوں اعراب لفظی آتے ہیں۔ مثلاً جاء نی رجال، رأیت رجالا، مررت برجال

اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب: رفع واؤ کے ساتھ، نصب الف کے ساتھ اور جر یا کے ساتھ جیسے: جَاءَنِی

اَبُوْكَ، رَأَيْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ ۔

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ سپردِ قلم کریں؟

(۱) معرب (۲) اسمائے اشارہ (۳) مفعول مطلق (۴) غیر منصرف (۵) مفعول لہ (۶) مؤنث حقیقی۔

(ب) تابع کی تعریف کریں نیز اس کی اقسام کے نام مع امثلہ بیان کریں؟

جواب: (الف) معرب: وہ اسم جو ترکیب میں واقع ہو یعنی اپنے عامل کے ساتھ پایا جائے اور مبنی الاصل کے مشابہ نہ ہو جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ میں زَیْدٌ۔ معرب کا حکم یہ ہے اس پر مختلف عمل والے عاملوں کے آنے سے اس کا آخر بدل جائے گا۔

اسمائے اشارہ: وہ اسم جو مشار الیہ پر دلالت کرنے کے لیے موضوع ہو جیسے ھٰذَا ۔

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کا ہم معنی ہو۔ یعنی فعل کا معنی تضمنی ہو جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا

غیر منصرف: وہ اسم جس میں منع صرف کے نو سببوں میں سے دو یا ایک قائم مقام کے پایا جائے۔ حکم اس پر کسرہ اور تنوین نہ آسکے جیسے: مَرَرْتُ بِعُمَرَ

مفعول لہٗ: جس کی وجہ سے مذکورہ فعل کیا جائے جیسے ضَرَبْتُهٗ تَادِیْبًا ۔

مؤنث حقیقی: جس کے مقابلہ میں حیوان مذکور ہو جیسے اِمْرَأَةٌ کہ اس کے مقابلہ میں رَجُلٌ ہے۔

(ب) تابع کی تعریف: تابع وہ دوسرا اسم ہے، جس کا اعراب ایک ہی جہت سے پہلے اسم کے مطابق ہو جیسے جَاءَ زَیْدٌ عَالِمٌ ۔

اقسام کے نام: صفت جیسے جَاءَ زَیْدٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ ۔ عطف بحرف جیسے قَامَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو ۔ تاکید جیسے قَامَ قَامَ زَیْدٌ ۔ عطف بیان جیسے قَامَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ عُمَرُ ۔ بدل جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَاْسُهٗ ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشھادة الثانویة العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1438ھ/2017ء

وقت: تین گھنٹے　　چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ومطالعہ پاکستان　　کل نمبر: ۱۰۰

سوال نمبر ۱ اور ۵ لازمی ہیں باقی دونوں حصوں میں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل...... جنرل سائنس﴾

سوال نمبر ۱: (الف) درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی دو کی وضاحت کریں؟ (۲×۵=۱۰)

(۱) کیمسٹری (۲) زوالوجی (۳) زراعت (۴) جیوگرافی۔

(ب) مندرجہ ذیل فقرات تحریر کر کے ان میں سے درست کے سامنے "ص" اور غلط کے سامنے "غ" لکھیں؟ (۲×۵=۱۰)

(۱) بوعلی سینا طب کے بانیوں میں سے تھے (۲) کتاب المناظر البیرونی کی تصنیف ہے۔ (۳) پولیو وائرس عصبی نظام پر حملہ کرتا ہے (۴) تب دق لاعلاج مرض ہے۔ (۵) کیبل ٹی وی اور الیکٹریکل سگنلز کو ریڈیو ویوز میں بدلا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲: قرآن حکیم میں سائنس اور علم کی اہمیت کا ذکر آیا ہے۔ آپ اس کی وضاحت دو آیات قرآنیہ سے کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر ۳: دماغی بیماریوں کی اقسام کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ مختصراً بیان کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر ۴: ٹیلی ویژن کیسے کام کرتا ہے؟ اس بارے میں مختصراً وضاحت کریں؟ (۱۵)

﴿حصہ دوم...... مطالعہ پاکستان﴾

سوال نمبر ۵: (الف) خالی جگہ پر کریں؟ (۲×۵=۱۰)

(۱) اسلامی حکومت کی بنیاد...... نے رکھی (۲) دوقومی نظریہ کے خلاف سازش کی ابتداء...... نے کی (۳) تحریک خلافت...... کی بغاوت تھی (۴) قرارداد پاکستان...... شہر میں منظور کی گئی (۵) مولوی فضل حق کا تعلق...... کے علاقہ سے تھا۔

(ب) مختصر جواب دیں؟ (۲×۵=۱۰)

(۱) دوقومی نظریہ کا کیا مطلب ہے؟ (۲) برصغیر میں اشاعت اسلام کا سب سے پہلا سبب کیا تھا؟ (۳) انڈین نیشنل کانگریس کب قائم کی گئی؟ (۴) ۱۹۵۶ء کا آئین کب اور کس نے منسوخ کیا؟ (۵) ایسے

دو علماء کا نام بتائیے جنہوں نے قرارداد لاہور کے موقع پر شرکت کی۔

سوال نمبر ۶: انگریز کے خلاف جنگ آزادی کے محرکات پر روشنی ڈالیں؟ (۱۵)

سوال نمبر ۷: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد واضح کریں؟ (۱۵)

سوال نمبر ۸: مسلم لیگ کی حمایت میں علماء و مشائخ کے کردار کی وضاحت کریں؟ (۱۵)

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات سال 2017ء

چھٹا پرچہ: سائنس ومطالعہ پاکستان

﴿القسم الاوّل...... سائنس﴾

سوال نمبر ۱: (الف) درج ذیل اصطلاحات میں سے کسی دو کی وضاحت کریں؟

(۱) کیمسٹری (۲) زوالوجی (۳) زراعت (۴) جیوگرافی۔

جواب: (الف): (۱) کیمسٹری: کیمسٹری سائنس کی وہ شاخ ہے جس میں مختلف اشیاء کی ماہیت، ترکیب اور ان کے کیمیائی خواص کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

دنیا میں ہر وقت بے شمار کیمیائی تعامل واقع ہو رہے ہیں۔ ہمارے اپنے وجود کے اندر بھی بے شمار کیمیکل ری ایکشنز وقوع پذیر ہو رہے ہیں۔ مثلاً خوراک کا ہضم ہونا، خون کا بننا، خون کا صاف ہونا، وغیرہ۔ فزیکل، نامیاتی اور غیر نامیاتی کیمسٹری اس کی اہم شاخیں ہیں۔

(۲) زوالوجی: جانوروں کے متعلق علم کو زوالوجی یعنی علم حیوانات کہتے ہیں۔ اس میں جانوروں اور انسانوں کی جسامت اور ان کے ماحول کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ پودوں اور جانوروں کی زندگی میں بہت سے امور آپس میں مشترک ہیں۔ لہٰذا علم نباتات اور علم حیوانات کا مطالعہ ایک ساتھ کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس مجموعی علم کو الحیات یعنی بائیولوجی کا نام دیا گیا ہے۔

(۳) زراعت: کھیتی باڑی کے طریقے، گوشت اور دودھ دینے والے جانوروں کو پالنے کا علم زراعت کہلاتا ہے۔ فصلوں کی بیماریاں، ان سے بچاؤ کے طریقے، زراعت میں استعمال ہونے والے آلات، مشینیں، کھادیں اور جراثیم کش ادویات کی تیاری وغیرہ اسی سائنس میں شامل ہیں۔

(۴) جیوگرافی: جیو کے معنی زمین اور گرافی کے معنی گراف بندی ہیں۔ گویا جیوگرافی (جغرافیہ) کے تحت زمین کے مختلف حصوں یعنی خشکی اور تری کے علاقوں کی گراف بندی کی جاتی ہے۔ علم جغرافیہ میں کرۂ ارض کے خدوخال، زمین، پانی، ہوا، نباتات اور انسان کے آپس کے تعلقات سے بحث ہوتی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل فقرات تحریر کر کے ان میں سے درست کے سامنے ''ص'' اور غلط کے سامنے ''غ'' لکھیں؟

(۱) بوعلی سینا طب کے بانیوں میں سے تھے (۲) کتاب المناظر البیرونی کی تصنیف ہے۔ (۳) پولیو وائرس عصبی نظام پر حملہ کرتا ہے (۴) تپ دق لاعلاج مرض ہے (۵) کیبل ٹی وی اور الیکٹریکل سگنلز کو ریڈیو ویوز میں بدلا جاتا ہے۔

جواب: (ب): (۱) ص (۲) غ (۳) ص (۴) غ (۵) غ۔

سوال نمبر۲: قرآن حکیم میں سائنس اور علم کی اہمیت کا ذکر آیا ہے۔ آپ اس کی وضاحت دو آیات قرآنیہ سے کریں؟

جواب: اسلام ایک مکمل دین ہے جو زندگی کے تمام حقائق کو پیش نظر رکھتا ہے اور قدرتی وسائل کو انسانی فلاح و بہبود کے لیے استعمال میں لانے کی اجازت دیتا ہے۔ قرآن کریم میں بہت سی آیات سے اس کا اشارہ ملتا ہے۔

اَفَلَا یَنظُرُوْنَ ۔ اَفَلَا یَتَفَکَّرُوْنَ ۔ اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ ۔

اسی طرح قرآن پاک میں مختلف جگہوں پر علم کی فضیلت کا بار بار ذکر آیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے، پڑھیے اور تیرا رب بہت کرم کرنے والا ہے جس نے قلم سے تعلیم دی اور انسان کو وہ علم دیا جو وہ نہ جانتا تھا۔''

اسی طرح بہت سی آیات واحادیث میں بھی علم کی فضیلت وارد ہے اور اس کی تحصیل پر مسلمانوں کو زور دیا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے: ''اور ہم نے ہر چیز سے جوڑا پیدا کیا تاکہ تم سمجھو۔'' اللہ تعالیٰ نے ہر جنس کا جوڑ بنایا ہے، ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ اگر انسان اللہ کی مخلوقات میں غور وفکر کرے تو اس کی وحدانیت سمجھ آسکتی ہے۔

قرآن پاک نے ہمیں غور وفکر کرنے کی دعوت دی اور یہی سائنس کی بنیاد ہے۔

سوال نمبر۳: دماغی بیماریوں کی اقسام کے بارے میں آپ کیا جانتی ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

جواب: دماغی بیماریوں میں سائیکلوسس اور نیوروسس قابل ذکر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سائیکلوسس: سائیکلوسس میں ڈیلیریم اور ڈیپریشن ناقابل ذکر ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

ڈیلیریم: یہ بیماری بہت تیزی سے ظاہر ہوتی ہے جن کی کئی وجوہات ہوتی ہیں جیسے نشہ، دیگر بیماریاں جسم میں الیکٹرولائٹس کی کمی اور دماغ میں آکسیجن کی کمی۔ یہ بیماری جسم پر بہت سے اثرات چھوڑتی ہے مثلاً بکی ہوئی گفتگو، کپکپی طاری ہونا' آنکھوں کا تیزی سے حرکت کرنا، دو دو نظر آنا، پریشانی، گھبراہٹ وغیرہ وغیرہ۔

ڈیپریشن: اس میں انسان کی طبیعت ہمیشہ پریشان رہتی ہے، اکثر مزاج مدہم رہتا ہے، سوچ میں کمی اور فیصلہ میں کمی ہو جاتی ہے۔ مریض خود کو حقیر سمجھنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہر کام میں خود کو قصوروار سمجھتا ہے۔ نیند اور بھوک کم ہو جاتی ہے۔ قد کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ سر اور کمر میں درد رہتا ہے۔

نیوروسس: اس میں ہسٹریا اور فوبیا قابل ذکر بیماریاں ہیں۔

ہسٹریا: یہ بیماری زیادہ تر عورتوں میں ہوتی ہے جس سے اندھا یا بہرا پن، سر درد، کانوں میں گھنٹیاں بجنا، گونگا پن، فالج اور درد بڑھنا اس بیماری کی علامات ہیں۔

فوبیا: بے جا اور نامناسب خوف جو صرف کسی ایک جگہ، شخص یا چیز سے متعلق ہو مثلاً بس، کھلی جگہ یا بند جگہ وغیرہ فوبیا جیسی بیماری کی علامت ہے۔ مریض اس جگہ یا چیز سے بچنا شروع کر دیتا ہے۔

سوال نمبر۴: ٹیلی ویژن کیسے کام کرتا ہے؟ اس بارے میں مختصراً وضاحت کریں؟

جواب: ٹیلی ویژن کی نشریات بھی ریڈیو ویو کی طرح کیریئر ویوز کے سہارے دور دراز علاقوں تک پہنچتی ہیں۔ ویڈیو کیمرہ تصویر کو اور مائیکروفون آواز کو الیکٹرک سگنلز میں تبدیل کرتے ہیں۔ یہ سگنلز بالترتیب ویڈیو اور آڈیو سگنلز کہلاتے ہیں۔ ٹی وی سٹیشن پر ان سگنلز کو کیریئر ویوز کے ساتھ مکس کر کے ٹرانسمیٹر انٹینا کے ذریعے فضا میں نشر کر دیا جاتا ہے۔ ٹی وی کے مخصوص سرکٹس ہوتے ہیں جو اس میں ویڈیو اور آڈیو سگنلز کو دوبارہ علیحدہ کر لیا جاتا ہے۔ پھر اس کو ایمپلی فائر کے ذریعے زیادہ طاقتور بنا لیا جاتا ہے۔

﴿حصہ دوم...... مطالعہ پاکستان﴾

سوال نمبر۵: (الف) خالی جگہ پر کریں؟

(۱) اسلامی حکومت کی بنیاد...... نے رکھی (۲) دو قومی نظریہ کے خلاف سازش کی ابتداء...... نے کی۔ (۳) تحریک خلافت...... کی بغاوت تھی۔ (۴) قرارداد پاکستان...... شہر میں منظور کی گئی۔ (۵) مولوی فضل حق کا تعلق...... کے علاقہ سے تھا۔

(ب) مختصر جواب دیں؟ (۱) دو قومی نظریہ کا کیا مطلب ہے؟ (۲) برصغیر میں اشاعت اسلام کا سب سے پہلا سبب کیا تھا (۳) انڈین نیشنل کانگریس کب قائم کی گئی؟ (۴) ۱۹۵۶ء کا آئین کب اور کس نے منسوخ کیا؟ (۵) ایسے دو علماء کا نام بتائیے جنہوں نے قرارداد لاہور کے موقع پر شرکت کی۔

جواب: (الف): خالی جگہوں کو پُر کرنا۔

(۱) شہاب الدین غوری (۲) مرہٹوں (۳) مغل اکبر (۴) لاہور (۵) خیر آباد / بر تیج۔

(ب) دو قومی نظریہ: (۱) مسلمان اور غیر مسلم دو الگ الگ قومیں ہیں۔ ان کی ثقافت، زبان و رسم و رواج وغیرہ مختلف ہے۔ اس لیے ضروری تھا کہ مسلمان آزاد مملکت میں اپنا الگ ثقافتی، مذہبی وجود قائم کر سکیں۔ الحاصل یہ ہے کہ مسلمان اور غیر مسلم دو الگ الگ قومیں ہیں۔ مسلمان اللہ و رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے پابند جبکہ غیر مسلم کی ثقافت و دین ایک ملت ہے یعنی وہ گمراہ گروہ ہے۔

(۲) برصغیر میں اشاعت اسلام کا پہلا سبب:

جواب: جواب: سرزمین حجاز کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعے اسلام کا سورج طلوع ہوا، جس نے ایک جہان کو روشن کیا اور مسلمان مجاہدین

کی مجاہدانہ کوششوں کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ مسلمانوں نے جہاں فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا اور مفتوحہ علاقوں میں مسلمان مجاہدین کے اخلاق حسنہ اور دین اسلام کی پر کشش تعلیم سے یہ دین پھیلا وہاں مسلمان تاجروں اور مبلغین اسلام کے ذریعے بھی اسلامی تعلیمات عرب سے نکل کر عجم کی سرزمین کو منور کرنے لگیں۔ چنانچہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمان تاجروں اور مبلغین کی آمد اشاعت اسلام کے ذریعے بنی اور 712ھ میں جب محمد بن قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ نے سندھ پر حملہ کیا اور مظلوموں کی دادرسی کی تو اس سے اسلام کو سیاسی قوت حاصل ہوگئی۔ اسلام ایک دین کی حیثیت سے ابھرا اور چونکہ اسلام کے دامن میں رحمت، برکت وانصاف اور ہر وہ خوبی موجود ہے جو انسان کے لیے دارین کی کامرانی کا باعث ہو، لہٰذا اس کی تعلیم نے انسان کو کمال معراج تک پہنچادیا۔

(۳) انڈین نیشنل کانگریس: انڈین نیشنل کانگریس 1885ء میں قائم ہوئی۔

(۴) 1956ء کا آئین پاکستان آرمی کمانڈرانچیف جنرل محمد ایوب خان نے 1958ء کو منسوخ کیا۔

(۵) دو علماء کے نام: (۱) پیر سید جماعت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ (۲) پیر عبداللطیف رحمہ اللہ تعالیٰ زکوڑی شریف۔

سوال نمبر ۶: انگریز کے خلاف جنگ آزادی کے محرکات پر روشنی ڈالیں؟

جواب: چونکہ برصغیر پر انگریز اپنا تسلط قائم کرچکا تھا اس لیے برصغیر میں انگریز کے غاصبانہ تسلط کو ختم کرنا اور برصغیر کے مسلمانوں کے لیے دوقومی نظریہ کی بنیاد پر الگ مملکت کا قیام ضروری تھا جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی ثقافت کو فروغ دے سکیں۔

برصغیر کے مسلمانوں نے آزادی ہند کی کوشش شروع کردی اس کی بنیاد سیاسی، معاشی، مذہبی اور فوجی وجوہات بھی تھیں جن کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

مسلمانوں نے دور اقتدار میں کبھی بھی نسلی امتیاز کی پالیسی پر عمل نہیں کیا تھا لیکن انگریز محکوم اقوام کو حقارت کی نظر سے دیکھتے اور ہر معاملے میں گورے کو کالے پر ترجیح دیتے۔ چونکہ انگریز نے حکومت مسلمانوں سے لی تھی اس لیے وہ مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مسلمان کہیں دوبارہ اقتدار میں نہ آجائیں۔

انگریز برصغیر کے باشندوں (بالخصوص مسلمانوں) کو عیسائی بنانے میں زیادہ دلچسپی سے کام لیتے اور حکومتی سرپرستی میں سکول اور ہسپتالوں میں کھلم کھلا عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی تھی۔

سوال نمبر ۷: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد واضح کریں؟

جواب: ۱۹۰۶ء کو نواب وقار الملک کی صدارت میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس تنظیم کے

قیام کے محرک تین عوامل ہیں:

(۱) ہندوؤں میں مسلمانوں کے حقوق کی مسلسل حق تلفی۔

(۲) کانگریس کی فرقہ وارانہ ذہنیت۔

(۳) مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت۔ مسلمان یہاں بطور حکمران آئے تھے اور اسلامی تمدن ان کا امتیازی نشان تھا۔ بعدازاں مسلم لیگ کی صوبائی شاخیں قائم کی گئیں اور صحیح معنوں میں اس تحریک کو ملک گیر تحریک بنادیا۔

برصغیر میں مختلف قومیں آباد تھیں۔ ان کی تعداد اور تمدن میں فرق تھا۔ ثقافت بھی جدا جدا تھی۔ علاوہ ازیں رسم ورواج بھی جداگانہ تھے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی تنظیم قائم ہو اور مسلمانوں کے حقوق کی پاسداری کے لیے اہم کردار ادا کرے۔ بالآخر اپنی انتھک کوششوں کے بعد اسی تنظیم نے دیگر اداروں اور مختلف تنظیموں کے تعاون سے ملت اسلامیہ کو ہندوستان سے آزادی دلوائی اور وطن عزیز پاکستان جیسی نعمت دلائی۔ یہی مسلم لیگ کے قیام کا اہم مقصد تھا کہ وہ مسلمانوں کو انگریز کے تسلط سے آزاد کروائے۔

سوال نمبر ۸: مسلم لیگ کی حمایت میں علماء ومشائخ کے کردار کی وضاحت کریں؟

جواب: تحریک پاکستان کی کامیابی اور قیام پاکستان کا سہرا جہاں مسلم لیگ کے سر جاتا ہے وہاں وہ لوگ بھی اس کے مستحق ہیں جنہوں نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک پاکستان کی قیادت میں مسلم لیگ نے کی۔ قائداعظم اور علامہ اقبال اور دیگر اہم رہنماؤں نے قیام پاکستان کے لیے کلیدی کردار ادا کیا لیکن مسلم لیگ کی حمایت میں برصغیر کے علماء ومشائخ نے بھی بھرپور جدوجہد کی تھی۔ ان علماء ومشائخ میں سے پیر جماعت علی شاہ، پیر سید دیدار علی شاہ، حضرت ثانی صاحب شرقپوری، حضرت صدرالافاضل مرادآبادی اور دیگر شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں علماء اہلسنت نے آل انڈیا سنی کانفرنس کے تحت بڑی بڑی کانفرنسیں کر کے مسلم لیگ کے ساتھ بھرپور تعاون کیا۔ ۱۹۲۵ء میں ہندوستان کے شہر مرادآباد میں اہل سنت کے جید علماء کرام جمع ہوئے اور "الجمعیة العالیة المرکزیه" کے نام سے تنظیم کی بنیاد رکھی۔ بعدازاں بہت سی کانفرنسیں کر کے قیام پاکستان کی راہ ہموار کی۔ ویسے تو بہت سے علماء ومشائخ نے آزادی پاکستان کی تحریک میں کردار ادا کیے مگر چند ہی ہستیاں ہیں جنہوں نے بہت ہی اہم کردار ادا کیا جیسے پیر جماعت علی شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ، علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ اور مولانا ظہور الحق صاحب کا کردار تو انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1439ھ/2018ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

وقت: تین گھنٹے　　　　　　　　　　　　کل نمبر: 100

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے چھ آیات کا ترجمہ کریں؟ 60=10x6

(i) مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ○

(ii) قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِیْعًا ۚ فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ○

(iii) فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ○

(iv) وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ○

(v) قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ○

(vi) وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○

(vii) وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ○

(viii) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ○

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ 10=2x5

مستھزء ون، یسومونکم، تسر النظرین، وتقطعت، تخالطوھم، تسریح، شقاق، مستقر، فیضٰعفہٗ

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(i) تجوید کی حقیقت، لحن جلی اور لحن خفی کی تعریف سپرد قلم کریں؟ 15=5x3

(ii) صفات لازمہ غیر متضادہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ کسی دو کی تعریف کریں؟ 15=10+5

(iii) نون ساکن اور نون تنوین کے کوئی سے تین قواعد مع امثلہ سپرد قلم کریں؟ 15=5x3

(iv) مد کی کتنی قسمیں ہیں؟ نیز مد متصل اور مد منفصل کی تعریف سپرد قلم کریں؟ 15=5x3

☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

پہلا پرچہ: قرآن کریم

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں؟

(i) مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ○

(ii) قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ○

(iii) فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ○

(iv) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ○

(v) قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ○

(vi) وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ○

(vii) وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ○

(viii) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○

جواب: ترجمہ آیات مبارکہ:

(i) ان کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے آگ روشن کی، پس جب اس کا اردگرد روشن ہوا تو لے گیا اللہ ان کے نور کو اور چھوڑ دیا انہیں تاریکی میں کہ وہ دیکھ نہیں سکتے ہیں۔

(ii) ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ۔ پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کا پیروکار ہوگا، پس انہیں نہ کوئی ڈر ہے اور نہ کوئی خوف۔

(iii) تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی، اس کے سوا۔ تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتارا بدلے ان کی بے حکمی کے۔

(iv) اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا، اپنوں کو اپنی بستی سے نہ نکالنا، پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم اس پر گواہ ہو۔

(v) آپ فرما دیں کہ اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لیے ہو نہ اوروں کے لیے، تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر تم سچے ہو؟

(vi) اور اسی دین کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے منتخب کیا ہے اور تم ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان ہو کر۔

(vii) اور کافروں کی کہاوت اس کی سی ہے جو پکارے ایسے کو کہ خالی چیخ پکار کے سوا کچھ نہ سنے۔ بہرے، گونگے، اندھے تو انہیں کچھ خبر سمجھ نہیں ہے۔

(viii) بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے، انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور اللہ بہت بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

مستهزءون، يسومونكم، تسر النظرين، وتقطعت، تخالطوهم، تسريح، شقاق، مستقر، فَيُضٰعِفَهٗ

جواب: الفاظ	معانی
مستهزءون	مذاق کرنے والے
تسر الناظرين	دیکھنے والوں کو خوش کرتی ہو

تخالطوهم	تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو
شقاق	مخالفت، تکلیف
فیضٰعفه	پس وہ اسے زیادہ کرے
یسومونکم	تمہیں تکلیف دیتے تھے
وتقطعت	اور کٹ گئے
تسریح	جلدی، تیزی
مستقر	ٹھکانہ، ٹھہرنا

﴿حصہ دوم: تجوید﴾

سوال نمبر3: درج ذیل اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(i) تجوید کی حقیقت، لحن جلی اور لحن خفی کی تعریف سپرد قلم کریں؟

(ii) صفات لازمہ غیر متضادہ کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ کسی دو کی تعریف کریں۔

(iii) نون ساکن اور نون تنوین کے کوئی سے تین قواعد مع امثلہ سپرد قلم کریں؟

(iv) مد کی کتنی قسمیں ہیں؟ نیز مد متصل اور مد منفصل کی تعریف سپرد قلم کریں؟

جواب: (i) حقیقت تجوید:

جس طرح تلاوت قرآن، تفہیم قرآن اور عمل بالقرآن ضروری ہے، اسی طرح قرآن کا تجوید کے ساتھ پڑھنا بھی ضروری ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تجوید کے مطابق تلاوت قرآن کیا کرتے تھے۔ تجوید کے حوالے سے ارشاد ربانی ہے:

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًاؕ (اے محبوب!) آپ قرآن کریم کی خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کریں۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بہت بڑے قاری تھے، ان کی خوش الحانی کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان سے تلاوت قرآن سنا کرتے تھے اور اپنے دور میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی اقتداء میں باجماعت نماز تراویح کا باقاعدہ حکم دیا تھا۔

معلمین اور مفسرین کی طرح ہر دور میں مجودین بھی پیدا ہوتے رہے اور تاقیامت پیدا ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ عصر حاضر میں عالمی شہرت یافتہ قاری غلام رسول رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں، جنہوں نے اس فن کے ارتقاء کے لیے شب و روز محنت کی اور اس فن میں "علم التجوید" نام سے کتاب تصنیف فرمائی ہے۔

لحن جلی:

لحن سے مراد غلطی اور جلی سے مراد بڑی ہے۔ لحن جلی کا مطلب ہے بڑی غلطی اور یہ چار قسم کی ہو سکتی ہے:

(i) ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا مثلاً اَلْحَمْدُ کو اَلْهَمْدُ پڑھنا۔
(ii) ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدل دینا مثلاً اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھنا۔
(iii) کسی حرف کو بڑھایا گھٹا دینا مثلاً لَمْ يَلِدْ کو لَمْ يَالِدْ اور لَمْ يُوْلَدْ کو لَمْ يُلَدْ پڑھنا۔
(iv) کسی ساکن حرف کو متحرک اور متحرک کو ساکن پڑھنا مثلاً جَعَلْنَا کو جَعَلَنَا اور جَعَلَنَا کو جَعْلْنَا پڑھنا۔

لحن جلی کا پڑھنا، سننا اور لکھنا حرام ہے۔ اس سے احتراز ضروری ہے۔

لحن خفی:

اس سے مراد چھوٹی غلطی ہے۔ صفات عارضہ میں سے کسی کا لحاظ نہ کرنا یعنی پُر حرف کو باریک اور باریک کو پُر پڑھنا مثلاً راء مفتوح کو باریک پڑھنا یا راء مکسور کو پُر پڑھنا۔

(ii) صفات لازمہ غیر متضادہ کی اقسام:

صفات لازمہ غیر متضادہ کی پانچ اقسام ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(i) صفیر: اس کا لغوی معنیٰ ہے: سیٹی۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے انہیں "حروف صفیریہ" کہا جاتا ہے، وہ تین حروف ہیں: (۱) ز، (۲) س، (۳) ص۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت سیٹی کی آواز پیدا ہوتی ہے۔

(ii) قلقلہ: اس کا لغوی معنی ہے "جنبش"، اصطلاح تجوید میں اس سے مراد وہ حروف ہیں جن کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے اور وہ تعداد میں پانچ ہیں جن کا مجموعہ ہے: قُطْبُ جَدٍ۔

(iii) تکریر: اس کا لغوی معنیٰ ہے: بار بار ہونا جبکہ اصطلاح تجوید میں زبان پر کپکپی طاری ہونے کو کہا جاتا ہے، جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اسے "حرف تکریری" کہا جاتا ہے اور وہ ایک حرف "راء" ہے۔

(iv) تفشی: اس کا لغوی معنیٰ ہے: پھیلنا۔ اصطلاح تجوید میں اس سے مراد ہے زبان کا منہ میں پھیل جانا، جس حرف میں یہ صفت پائی جائے اس کو ادا کرتے وقت زبان منہ میں پھیل جاتی ہے اور یہ صفت صرف "شین" میں پائی جاتی ہے۔

(v) استطالت: اس کا لغوی معنیٰ ہے: طوالت چاہنا۔ اصطلاح تجوید میں اس سے مراد وہ حرف ہے جس کو ادا کرتے وقت زبان طویل ہو جاتی ہے اور یہ صفت صرف "ضاد" میں پائی جاتی ہے۔

(iii) نون ساکن اور نون تنوین کے قواعد:

نون ساکن اور نون تنوین کے تین قواعد حسب ذیل ہیں:

۱-اظہار: اس کا لغوی معنیٰ ہے: ظاہر کرنا۔ اصطلاح تجوید میں اس سے مراد ہے کہ نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آ جائے تو اسے صاف کر کے پڑھا' مثلاً مِنْهُمْ اور اِذًا اَبَدًا۔

۲-قلب: اس کا لغوی معنیٰ ہے: بدلنا۔ اصطلاح تجوید میں نون ساکن اور نون تنوین کے بعد باء آ جائے تو اس نون کو میم سے بدلنے کو کہا جاتا ہے مثلاً مِنْ ۢبَعْدِ، اَلِيْمٌ ۢبِمَا۔

۳-اخفاء: اس کا لغوی معنیٰ ہے: پوشیدہ کرنا۔ اصطلاح تجوید میں اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت کو کہا جاتا ہے۔ نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون، الف اور باء کے علاوہ کوئی حرف آ جائے تو اخفاء ہوگا مثلاً جَنّٰتٍ تَجْرِیْ، مَنْ شَهِدَ۔

(iv) مد اور اس کی اقسام:

مد کا لغوی معنیٰ ہے: لمبا کرنا۔ اصطلاح تجوید میں مد سے مراد ہے کسی حرف مدہ یا سبب مد کی وجہ سے لمبا کر کے ادا کرنا اور اسباب مد دو ہیں: (۱) ہمزہ، (۲) سکون۔

مد کی دو اقسام ہیں:

۱-مد متصل: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو تو اسے مد متصل کہا جاتا ہے مثلاً مَنْ جَآءَ۔

۲-مد منفصل: حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اسے مد منفصل کہتے ہیں مثلاً وَمَآ اُنْزِلَ، تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1439ھ/2018ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: 100

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے بقیہ میں سے کوئی دو حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: حدیث مبارک﴾

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟ 30=10x3

(i) عن ابی مسعود عقبة بن عمرو الانصاری البدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى اذالم تستحى فاصنع ماشئت ۔

(ii) عن النواس بن سمعان رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال البر حسن الخلق والاثم ماحاك فی نفسك وكرهت ان يطلع عليه الناس ۔

(iii) عن ابی رقية تميم بن اوس الدارى رضى الله عنه ان النبی صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة قلنا لمن يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم ۔

(iv) عن ابی حمزة انس بن مالك رضی الله عنه خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لايؤمن احدكم حتى يحب لاخيه مايحب لنفسه ۔

(ب) اس سوالیہ پرچہ میں مندرجہ احادیث مبارکہ کے علاوہ اربعین نووی میں مذکور کوئی ایک حدیث پاک لکھ کر اس کی مختصر تشریح کریں؟ 20=10x2

﴿حصہ دوم: عربی ادب﴾

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں؟ 15=3x5

۱-هل اقرأ فی کتابی، ۲-هذا لوح طارق، ۳-فی الحديقة طاؤس، ۴-صديقی

يدخل في غرفتي، ٥-الطفل يطلب الماء، ٦-ذالك ذئب اسود

(ب) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ 15=2x5

حالوت، كرة، طفلة، صديق، سفرة، سبورة، اجاصة، ثور، ارنب

سوال نمبر3: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ 15=5x3

۱-تم کتنی کتابیں اٹھا سکتے ہو؟ ۲-میرے دوست کے تین چچا ہیں۔ ۳-جی نہیں بلکہ خالد کا ایک بیٹا ہے۔ ۴-یہ بوڑھے کی لاٹھی ہے؟ ۵-تمہاری مرغی انڈا دیتی ہے؟ ۶-میرے کمرے سے باہر نکلو۔

(ب) دس تک عربی میں گنتی لکھیں؟ 10

سوال نمبر4: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟ 15=5x3

۱-ألك انفان؟ ۲-كم عما لصديقك؟ ۳-هل الذباب يلسع في راسك؟ ۴-هل تستطيع حمل كرامة؟، ٥-كيف حالك يا اختي؟

(ب) پانچ رنگوں کے عربی میں نام لکھیں۔ 10=2x5

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2018ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

﴿حصہ اوّل: حدیث مبارک﴾

سوال نمبر1: (الف) درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ کریں؟

(i) عن ابي مسعود عقبة بن عمرو الانصاري البدري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى اذالم تستحى فاصنع ماشئت .

(ii) عن النواس بن سمعان رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البر حسن الخلق والاثم ماحاك في نفسك وكرهت ان يطلع عليه الناس .

(iii) عن ابي رقية تميم بن اوس الداري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة قلنا لمن يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم .

(iv) عن ابی حمزۃ انس بن مالك رضی الله عنه خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه۔

(ب) اس سوالیہ پرچہ میں مندرجہ احادیث مبارکہ کے علاوہ اربعین نووی میں مذکور کوئی ایک حدیث پاک لکھ کر اس کی مختصر تشریح کریں؟

جواب: (الف) ترجمہ احادیث:

(i) حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت کی ابتدائی باتوں میں سے لوگوں کو ایک یہ بات ملی ہے کہ جب تجھ میں حیاء نہ رہے تو جو چاہے کرتا پھر۔

(ii) حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اخلاق کا نام نیکی ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو۔

(iii) حضرت ابو رقیہ تمیم بن اوس الداری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے جواب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، کتاب اللہ کے لیے، رسول اللہ کے لیے، آئمہ مسلمین کے لیے اور عام لوگوں کے لیے۔

(iv) خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک جو چیز اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے پسند نہ کرے۔

(ب) اربعین نووی کی ایک حدیث اور اس کی تشریح:

عن ابی محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما، قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم "لا یؤمن احدکم حتی یکون هواه تبعاً لما جئت به"

سیدنا ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی دلی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت اور دین کے تابع نہ ہوں''۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لغوی تشریح: (۱) لا یؤمن: کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا۔

(۲) هواه: اس کی خواہشات نفس

(۳) لما جئت بہ: میں جو شریعت لے کر آیا ہوں۔

فوائد: قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بیشتر مقامات پر بڑی وضاحت کے ساتھ مسلمانوں کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع، اطاعت اور فرمانبرداری ہی میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری ہے۔ ہدایت کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے ملزوم کیا گیا ہے۔ پیش نظر حدیث میں بھی تکمیل ایمان کی یہی بنیادی شرط بیان کی گئی ہے۔ ایک مومن کے صرف اعمال ہی نہیں بلکہ دل کی خواہش، آرزو اور تمنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات، ہدایات اور احکام کے تابع ہونی چاہیے وہ کسی صورت میں بھی ان سے سرمو انحراف نہ کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ اور حکم کو بلا چون و چرا خوش دلی سے تسلیم کرلے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ''اے محبوب! آپ فرما دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔'' اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اطاعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دین پیش کیا وہ ایک مکمل ضابطہ حیات اور دستور زندگی ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کے لیے اسلام نے زریں ہدایات نہ دی ہوں۔ مومن کامل وہی ہے جو کوئی بھی کام انجام دینے سے پہلے یہ سوچے کہ شریعت نے اس کے بارے میں کیا حکم دیا ہے۔ حکم آجانے اور مل جانے کے بعد وہ بلا چون و چرا اسے شریعت کی روشنی میں انجام دے۔ جب تک کوئی شخص اپنے عزائم واعمال اور اپنے جذبات و خواہشات کو ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نہیں کرتا، اس کا اسلام وایمان ناقص و نامکمل رہتا ہے۔

﴿حصہ دوم: عربی ادب﴾

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں؟

۱-هل اقرأ في كتابي، ۲-هذا لوح طارق، ۳-في الحديقة طاؤس، ۴-صديقي يدخل في غرفتي، ۵-الطفل يطلب الماء، ۶-ذالك ذئب اسود

(ب) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

جالوت، كرة، طفلة، صديق، سفرة، سبورة، اجاصة، ثور، ارنب

جواب: (الف) جملوں کا اردو میں ترجمہ:

(۱) کیا میں اپنی کتاب میں پڑھتا ہوں؟ (۲) یہ طارق کی تختی ہے۔ (۳) باغ میں مور ہے۔ (۴) میرا دوست میرے کمرے میں داخل ہوتا ہے۔ (۵) بچہ پانی طلب کرتا ہے۔ (۶) وہ کالا بھیڑیا ہے۔

(ب) الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حانوت	دکان	كرة	گیند
طفلة	لڑکی	صديق	دوست
سفرة	دسترخوان	سبورة	تختہ سیاہ
اجاصة	امرود	ثور	بیل
ارنب	خرگوش		

سوال نمبر3: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

۱- تم کتنی کتابیں اٹھا سکتے ہو؟ ۲- میرے دوست کے تین چچا ہیں۔ ۳- جی نہیں بلکہ خالد کا ایک پیٹ ہے۔ ۴- یہ بوڑھے کی لاٹھی ہے؟ ۵- تمہاری مرغی انڈا دیتی ہے؟ ۶- میرے کمرے سے باہر نکلو۔

(ب) دس تک عربی میں گنتی لکھیں:

جواب: (الف) جملوں کی عربی:

(۱) كم كتبا تحمل؟ (۲) لصديقي ثلاثة اعمام، (۳) لا، بل لخالد بطن واحد، (۴) هل هذه عصا لضعيف؟ (۵) هل دجاجتك تبيض؟ (۶) اخرج من غرفتي .

(ب) دس تک عربی میں گنتی:

واحد، اثنان، ثلاث، اربع، خمس، ست، سبع، ثمان، تسع، عشر .

سوال نمبر4: (الف) درج ذیل سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟

۱- ألك انفان؟ ۲- كم عما لصديقك؟ ۳- هل الذباب يلسع فى راسك؟ ۴- هل تستطيع حمل كرامة؟، ۵- كيف حالك يا اختي؟

(ب) پانچ رنگوں کے عربی میں نام لکھیں؟

جواب: (الف) سوالات کے عربی میں جواب:

(۱) لا، بل انف واحد، (۲) لصديقي ثلاثة اعمام، (۳) لا، هو يلسع فى رأيتي، (۴) نعم، انا استطيع حمل كراسة، (۵) انا بخير و عافية يا اختي .

(ب) پانچ رنگوں کے عربی میں نام:

(۱) ابيض، (۲) اسود، (۳) اخضر، (۴) احمر، (۵) اغبر .

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1439ھ/2018ء

تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: 100

نوٹ: دونوں حصوں میں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: عقائد﴾

سوال نمبر 1: (الف) اللہ تعالیٰ قدیم ہے، بصیر ہے، علیم ہے، خالق ہے، متکلم ہے، عقائد کی وضاحت کریں؟ 15=3x5

(ب) ملائکہ کیسی مخلوق ہے؟ مقرب ملائکہ کون سے ہیں اور ان کے فرائض کیا ہیں؟ 10=5+5

سوال نمبر 2: (الف) قیامت کیا ہے؟ نیز علامات قیامت میں سے کوئی دس تحریر کریں؟ 15=10+5

(ب) یاجوج ماجوج کون ہیں؟ ان کے ظہور کے بعد کے حالات تحریر کریں؟ 10

سوال نمبر 3: (الف) شفاعت کے باب میں عقیدہ شفاعت کا خلاصہ لکھیں، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی اقسام تحریر کریں؟ 15=5+10

(ب) گناہ کسے کہتے ہیں؟ نیز گناہ کی اقسام تحریر کریں؟ 10=6+4

﴿حصہ دوم: فقہ﴾

سوال نمبر 4: (الف) آیہ وضو کا ترجمہ کریں اور وضو کے فضائل میں کوئی دو حدیثیں لکھیں؟ 15=5+5+5

(ب) وضو کرنے کا مسنون طریقہ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟ 10

سوال نمبر 5: (الف) حیض ونفاس کی تعریف اور ان کی حکمتیں لکھیں؟ نیز حیض ونفاس کے شرعی احکام تحریر کریں؟ 15=3x5

(ب) گائے، غلاظت میں منہ مارنے والی مرغی، ہاتھی، مچھلی اور چیل کے جھوٹے کا حکم تحریر کریں؟ 10=2x5

سوال نمبر 6: (الف) پانچ نمازوں کے اوقات لکھیں نیز اوقات مکروہہ کی وضاحت کریں؟ 15=5+10

(ب) ایسی دس چیزیں تحریر کریں جن کے کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ 10

درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2018

تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ

دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: عقائد﴾

سوال نمبر 1: (الف) اللہ تعالیٰ قدیم ہے، بصیر ہے، علیم ہے، خالق ہے، متکلم ہے، عقائد کی وضاحت کریں؟

جواب: وہ قدیم ہے:

اللہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں ہے، نہ ذات میں نہ صفات میں، نہ افعال میں نہ احکام میں اور نہ اسماء میں۔ وہی معبود برحق اور اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت وبندگی کی جائے، قدیم وازلی اور ابدی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ جس طرح اس کی ذات قدیم، ازلی اور ابدی ہے، صفات بھی قدیم، ازلی اور ابدی ہیں۔ ذات وصفات کے سوا ساری چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں بعد میں موجود ہوئیں۔ جو عالم میں سے کسی شے کو قدیم مانے یا اس کے حادث ونو پید ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔

وہ بصیر ہے:

وہ بصیر ہے یعنی ہر چیز کو دیکھتا ہے خواہ کوئی چیز اندھیرے میں ہو یا اجالے میں، دور ہو یا نزدیک، بڑی ہو یا چھوٹی اس سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ ہر باریک سے باریک کو کہ خوردبین سے محسوس نہ ہو، وہ بھی دیکھتا ہے۔

وہ علیم ہے:

وہ علیم ہے یعنی ہر چیز کی اسے خبر ہے، جو کچھ ہو رہا ہے یا ہو چکا ہے یا آئندہ ہونے والا ہے، سب اس کے علم میں ہے۔ ہماری گفتگو، ہماری نیتیں، ہمارے ارادے جو ہمارے سینوں میں پوشیدہ ہیں، سب اسے معلوم ہیں۔ ایک ذرہ بھی اس سے مخفی و پوشیدہ نہیں۔ سب کو ازل میں جانتا تھا، اب جانتا ہے اور برابر تا قیامت جانے گا۔ اشیاء بدلتی ہیں، اس کا علم نہیں بدلتا۔

وہ خالق ہے:

وہی آسمان، زمین، چاند، سورج، ستارے، آدمی، جانور، پہاڑ، دریا، سمندر، غرض تمام حیوانات،

نباتات اور جمادات، ساری کائنات، تمام جہان کا پیدا کرنے والا وہی اکیلا ہے۔ ہمیں اور جو کچھ ہم کرتے ہیں، اسی نے پیدا کیا ہے۔ ہر چھوٹی اور بڑی چیز اسی کی مخلوق ہے اسی کی پیدا کی ہوئی ہے۔ جس چیز کو اللہ پیدا کرنا چاہتا ہے، کن فرما کر پیدا کر دیتا ہے۔

وہ متکلم ہے:

وہ متکلم ہے یعنی کلام بھی کرتا ہے، مگر اس کا کلام آواز سے پاک ہے۔ جس طرح اس کا کلام کرنا زبان سے نہیں، اسی طرح اس کا دیکھنا، سننا، آنکھ اور کان سے نہیں۔ تمام صحیفے، تمام آسمانی کتابیں اور قرآن کریم یہ سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ ہمارا پڑھنا، لکھنا حادث و نو پیدا آواز ہے، مگر اس کا نہیں۔

(ب) ملائکہ کیسی مخلوق ہے؟ مقرب ملائکہ کون سے ہیں اور ان کے فرائض کیا ہیں؟

جواب: ملائکہ اجسام نوری ہیں یعنی وہ نور سے پیدا کیے گئے ہیں، نہ مرد ہیں نہ عورت۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے ایمان دار، عبادت گزار، اطاعت شعار اور پورے پورے مطیع و فرمانبردار، بڑی عزت و کرامت والے بندے ہیں۔ معصوم ہیں، خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے، وہی کرتے ہیں جو اللہ حکم فرماتا ہے۔

مقرب ملائکہ:

مقرب فرشتے چار ہیں، چار فرشتے بڑی عظمت والے اور بہت مشہور ہیں۔ یہ سب فرشتوں پر فضیلت رکھتے ہیں:

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کے ذمے پیغمبروں کی خدمت میں وحی لانا ہے۔
حضرت میکائیل (علیہ السلام) پانی برسانے اور روزی پہنچانے پر مقرر ہیں۔
حضرت اسرافیل (علیہ السلام) قرب قیامت میں صور پھونکیں گے۔
حضرت عزرائیل (علیہ السلام) جنہیں روح قبض کرنے یعنی لوگوں کی جان نکالنے کی خدمت سپرد کی گئی ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) قیامت کیا ہے؟ نیز علامات قیامت میں سے کوئی دس تحریر کریں؟

جواب: عقیدہ قیامت:

جس طرح دنیا میں ہر پیدا ہونے والی چیز ایک میعاد پر فنا ہوتی ہے اور مٹتی رہتی ہے یونہی ساری کائنات کی بھی ایک عمر و میعاد اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہے۔ اس کے پورا ہونے کے بعد ایک دن ایسا آئے گا کہ ساری کائنات، زمین و آسمان، تمام انسان و جنات، تمام حیوانات، نباتات، جمادات سب فنا ہو جائیں گے۔ اس کو علامات قیامت کہا جاتا ہے، اسی کا نام قیامت ہے۔

دس علاماتِ قیامت:

1- تین خسف ہوں گے کہ آدمی زمین میں دھنس جائیں گے۔ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں اور تیسرا جزیرہ عرب میں۔

2- علمائے حقانی اٹھالیے جائیں گے،ان کی جگہ لوگ جاہلوں کو اپنا امام و پیشرو بنائیں گے۔

3- شراب خوری، حرام کاری، بے حیائی اور زنا کاری کی زیادتی ہوگی۔

4- علاوہ اس بڑے دجال کے تیس دجال اور ہوں گے کہ وہ سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہوچکی ہے۔ان میں سے بعض گزر چکے ہیں اور جو باقی ہیں وہ ضرور ہوں گے۔

5- مساجد کی بے حرمتی ہوگی اور ان میں آوازیں بلند ہوں گی۔

6- مال کی کثرت ہوگی، زمین اپنے دفینے اور خزانے اُگل دے گی۔

7- دین پر قائم رہنا اتنا مشکل ہوگا جیسے مٹھی میں انگار۔

8- وقت میں برکت نہ ہوگی یعنی بہت جلد وقت گزرے گا۔

9- مرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

10- گانے بجانے کی کثرت ہوگی اور شرم وحیاء جاتی رہے گی۔

(ب) یاجوج ماجوج کون ہیں؟ ان کے ظہور کے بعد کے حالات تحریر کریں؟

جواب: دجال لعین کے قتل کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوگا کہ وہ مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جائیں' اس لیے کہ کچھ ایسے لوگ ظاہر کیے جائیں گے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہ ہوگی۔ چنانچہ مسلمانوں کے کوہِ طور پر جانے کے بعد یاجوج ماجوج ظاہر کیے جائیں گے، یہ اس قدر کثیر ہوں گے کہ پہلی جماعت بحیرہ طبریہ پر جس کا طول دس میل ہوگا، جب گزرے گی تو اس کا پانی پی کر اس طرح خشک کردے گی کہ دوسری جماعت جب آئے گی تو کہے گی کہ یہاں پانی کبھی تھا ہی نہیں۔ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے۔اس وجہ سے یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک قسم کا کیڑا پیدا کردے گا کہ ایک رات میں سب ہلاک ہوجائیں گے۔یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد بارش ہوگی، جس سے زمین ہموار ہوجائے گی۔اب زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اُگا اور آسمان کو حکم ہوگا کہ اپنی برکتیں انڈیل دے، پھر تو یہ عالم ہوگا کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھر جائے گا' وہ اتنے بڑے بڑے ہوں گے کہ اس کے چھلکے کے سائے میں ایک جماعت آجائے گی۔ دودھ میں تو یہ برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ آدمیوں کے کئی گروہوں کو کافی ہوگا۔ایک گائے کا دودھ قبیلے بھر کو اور ایک بکری کا دودھ خاندان بھر کو کفایت کرے گا۔

سوال نمبر 3: (الف) شفاعت کے باب میں عقیدہ شفاعت کا خلاصہ لکھیں؟ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی شفاعت کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: شفاعت کے باب میں عقیدہ کا خلاصہ:

اللہ تعالیٰ خالق و مالک و شہنشاہ حقیقی ہے، اس کو نہ کسی قسم کا لالچ ہے، نہ ڈر۔ وہ نہ کسی کے دباؤ میں ہے اور نہ اس پر کسی کی دھونس یا زور چلتا ہے۔ اسی نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمت بالغہ سے اپنے بندوں میں سے اپنے محبوبوں کو چن لیا اور اپنے تمام محبوبوں کا سردار، مدنی تاجدار، احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا۔ وہ با کمال و بے نیازی ہے اپنے کرم سے اپنے محبوبان کرام کی ناز برداری فرماتا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شفاعت کے معنٰی ہیں: کسی شخص کو اپنے بڑے کے حضور میں اپنے چھوٹے کے لیے سفارش کرنا۔ اسی عقیدہ کو شفاعت کہا جاتا ہے۔

(ب) گناہ کسے کہتے ہیں؟ نیز گناہ کی اقسام تحریر کریں؟

جواب: خدا اور رسول کے احکام کی خلاف ورزی یعنی احکام شریعت پر عمل نہ کرنا گناہ اور معصیت ہے۔ یہ نافرمانی جس قدر ناخداترسی، ڈھٹائی اور جسارت کی کیفیت اپنے اندر لیے ہوئے ہوگی اسی قدر گناہ بھی شدید ہوگا۔ اسی لحاظ سے گناہ کی دو قسمیں ہیں:

ایک گناہِ صغیرہ:

یہ وہ گناہ ہے جس کے کرنے والے کے لیے کوئی وعید نہیں آئی یعنی اسے کوئی وعدہ عذاب نہیں دیا گیا اور کوئی خاص سزا اس کے لیے شریعت میں نہیں رکھی گئی۔ آدمی کوئی نیکی، عبادت، صدقہ اور ماں باپ کی فرمانبرداری وغیرہ کرتا ہے، تو اس کی برکت سے یہ گناہ زائل ہو جاتا ہے۔

دوسرا گناہِ کبیرہ:

یہ وہ گناہ ہے، جس کے لیے شریعت میں کوئی حد مقرر فرمائی یا جس پر وعید آئی یا وعدہ عذاب دیا گیا۔ یہ وہی گناہ ہیں جن کی ممانعت صراحت اور تاکید کے ساتھ آچکی ہے جیسے زنا کاری، شراب نوشی اور چوری وغیرہ۔

حصہ دوم: فقہ

سوال نمبر 4: (الف) آیۂ وضو کا ترجمہ کریں اور وضو کے فضائل میں کوئی دو حدیثیں لکھیں؟

جواب: (الف) اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھوں کو دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھوؤ۔

وضو کے فضائل میں دو حدیثیں:

i- قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ہاتھ آثار وضو سے

چمکتے ہوں گے، تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔

ii- جو شخص ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری ہے، جو دو دو بار کرے اس کو دو گنا ثواب ملے گا، اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔

(ب) وضو کرنے کا مسنون طریقہ وضاحت کے ساتھ لکھیں؟

جواب: نیت کر کے وضو کیا جائے، قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھیں۔ وضو کا پانی پاک جگہ گرائیں۔ وضو کرنے سے پہلے بِسْمِ اللهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ پڑھ لیں۔ پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں اور اس کا خیال رکھیں کہ انگلیوں کی گھائیاں اور کروٹیں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں ورنہ وضو نہ ہوگا۔ پھر تین مرتبہ مسواک کریں۔ تین بار اس طرح کلی کریں کہ منہ کی تمام جڑوں اور دانتوں میں غرغرہ کریں۔ کلی یا غرغرہ دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کریں۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی ناک میں ڈال کر ناک صاف کریں۔ تین چلو سے تین بار ناک میں پانی چڑھائیں کہ جہاں تک نرم گوشت ہے ہر بار اس پر پانی بہائے۔ روزہ نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پانی پہنچائیں۔ یہ کام بائیں ہاتھ سے کریں۔ پھر منہ دھونے کے لیے دونوں ہاتھوں سے ماتھے کے سرے پر ایسا پھیلا کر پانی ڈالیں کہ اوپر کا کچھ حصہ بھی دھل جائے۔ پہلے دائیں پھر بائیں دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اس طرح دھوئیں کہ پانی کی دھار ناخنوں سے کہنیوں تک برابر پڑتی چلی جائے۔ پورے سر کا مسح ایک ہی پانی سے کرے، پھر دونوں پاؤں کو اچھی طرح دھوئیں کہ ہر حصہ پر اچھی طرح پانی بہہ جائے۔

سوال نمبر 5: (الف) حیض ونفاس کی تعریف اور ان کی حکمتیں لکھیں نیز حیض ونفاس کے شرعی احکام تحریر کریں؟

جواب: **حیض کی تعریف:**

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون ہر ماہ عادی طور پر نکلتا ہے، وہ بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو اسے حیض کہتے ہیں۔

نفاس کی تعریف:

بچہ کی پیدائش کے بعد جو خون عورت کو آگے والے مقام سے آئے اُسے نفاس کہتے ہیں۔

ان کی حکمتیں:

بالغہ عورت کے بدن میں قدرتی، ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچہ کے دودھ پینے کے زمانہ میں وہی خون دودھ بن جائے۔ ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں عورت کی جان پر بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ حمل اور دودھ پلانے کے

ابتدائی دنوں میں خون نہیں آتا۔ جس زمانے میں نہ حمل ہو نہ دودھ پلانا، وہ خون اگر بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں لگ جائیں۔

حیض ونفاس کے شرعی احکام:

حیض ونفاس والی عورت کو قرآن مجید پڑھنا، دیکھ کر ہو یا زبانی یا اس کو چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ لگے یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یا اگرچہ کرتے کے دامن یا دوپٹہ کے آنچل یا کسی ایسے کپڑے سے چھوئے جس کو پہنے اوڑھے ہوئے ہو تو یہ سب حرام ہیں۔ ہاں جزدان میں قرآن مجید ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔ کاغذ کے پرچے پر کوئی سورت یا آیت لکھی ہو، تو اس کا چھونا بھی حرام ہے، قرآن کے ساتھ قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآن مجید کا سا حکم ہے۔ معلّمہ (قرآن پڑھانے والی) کو حیض ونفاس کی حالت میں ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھانا چاہیے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔ نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الٰہی، درود شریف، استغفار اور دوسرے وظائف مثلاً شجرہ وغیرہ دعائیں پڑھ لیا کرے جتنی دیر نماز پڑھتی تھی تاکہ عادت برقرار رہے۔ ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے، اس حالت میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ ہاں روزے کی قضا ہے اور نماز معاف ہے۔

(ب) گائے، غلاظت میں منہ مارنے والی مرغی، ہاتھی، مچھلی اور چیل کے جھوٹے کا حکم تحریر کریں؟

جواب: گائے اگر غلاظت میں منہ مارتی ہو، تو اس کا جھوٹا مکروہ اور حرام ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح مرغی، ہاتھی، مچھلی اور چیل بھی اگر غلاظت میں پھرتی ہو انہیں غلاظت یعنی گندگی پسند ہو تو ان کا جھوٹا بھی حرام ہے۔ وہ گائے، مرغی، ہاتھی اور چیل جو صرف گھر میں رہتی ہو پاک ہے۔ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے، یعنی جن کا ہم گوشت کھاتے ہیں ان کا جھوٹا بھی پاک ہے۔ اسی طرح ہاتھی کی سونڈھ کی رطوبت اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب یعنی وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے، یہ سب حرام ہیں۔

سوال نمبر 6: (الف) پانچ نمازوں کے اوقات لکھیں؟ نیز اوقات مکروہہ کی وضاحت کریں۔

جواب: فجر کا وقت صبح صادق سے سورج کی کرن چمکنے تک ہے، ہمارے ان علاقوں میں یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے، نہ اس سے کم ہوگا اور نہ زیادہ۔

ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے دوچند ہو جائے، عصر کا وقت بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے سورج ڈوبنے تک ہے۔ ہمارے علاقوں میں یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ 35 منٹ ہے، اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے 4 منٹ ہے۔

مغرب کا وقت سورج کی ٹکیا ڈوب جانے پر شروع ہو جاتا ہے، "اور شفق ڈوب جانے تک باقی رہتا ہے۔ شفق اس سفیدی کا نام ہے، جو مغرب کی جانب جنوب شمال میں صبح صادق کی طرح پھیلتی رہتی ہے، اور یہ وقت ان شہروں میں کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہوتا ہے۔ ہر روز صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔

عشاء کا وقت، مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی یعنی شفق کے ڈوبتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے۔

اوقات مکروہہ:

مغرب کی نماز شروع وقت میں پڑھ لینی چاہیے اور اگر دو رکعت کی مقدار دیر لگائی تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر اتنی دیر لگائی کہ ستارے گتھ گئے، تو مکروہ تحریمی۔ ہاں اگر کسی بیماری یا سفر یا کسی مجبوری کے باعث دیر ہوگئی ہو تو اور بات ہے۔

جس بات سے دل بٹے اسے دفع کر سکتا ہے، اسے دور کیے بغیر ہر نماز مکروہ ہے مثلاً پاخانہ، پیشاب یا ریاح کا زور ہے، ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو نماز پڑھ لے مگر پھیر لے۔

نماز فجر و نماز عصر کے بعد قضا نماز پڑھنا جائز ہے، فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ فجر اور ظہر کی سنتیں پڑھنا بھی مکروہ ہے۔

(ب) ایسی دس چیزیں تحریر کریں جن کے کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

نواقض صلوٰۃ:

جواب: 1: کسی بھی قسم کی بات چیت کرنا اگر چہ بھول سے ہو یا کسی کے مجبور کر دینے سے ہو اگر چہ ایک آدھ بات ہی کیوں نہ ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے۔

2: آہ، اوہ، اف، تف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے روئی، اس طرح نماز ٹوٹ گئی۔

3: دانتوں سے خون نکلا اور نگل گئی۔ اگر حلق میں خون کا مزا محسوس ہوا تو نماز فاسد ہو گئی۔

4: عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی۔

5: عورت نماز میں تھی۔ مرد نے بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ اس کے بدن کو ہاتھ لگایا، تو نماز جاتی رہی۔ مرد نماز میں تھا، تو عورت نے ایسا کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی۔

6: ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز جاتی رہتی ہے یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹا لیا۔ پھر کھجایا، پھر کھجایا پھر ہاتھ اٹھایا اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو ایک مرتبہ کھجانا کہا جائے گا۔

مسئلہ نمبر 7: پے در پے تین بال اکھاڑے یا تین جوئیں ماریں یا ایک ہی جوں کو تین بار مارا تو نماز جاتی رہی۔

8: تکبیر میں اَللّٰہُ کو آللّٰہُ یا اَکْبَرُ کو اَکْبَارُ کہا تو نماز فاسد ہوگئی' اور تحریم میں ایسا ہو' تو نماز ہی شروع نہ ہوئی۔

9- دانتوں کے اندر کوئی کھانے کی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گئی، اگر چنے سے کم ہے نماز فاسد نہ ہوگی۔ اگر چنے کے برابر ہے، تو نماز فاسد ہوگئی۔

10: نماز کے اندر کھانا پینا نماز کو فاسد کر دیتا ہے، خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر، زیادہ ہو یا کم یہاں تک کہ اگر تل بھی بغیر چبائے نگل گئی تو نماز فاسد ہوگئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1439ھ/2018ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: 100

نوٹ: کوئی سے چار سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

فعل معروف، فعل مجہول، فعل لازم، فعل متعدی، فعل ماضی

(ب) حروف اصلیہ اور زائدہ کی پہچان کا طریقہ لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر 2: (الف) عربی میں فعل ماضی اور فعل مضارع کے کتنے اور کونسے صیغے ہوتے ہیں؟ ۱۵

(ب) ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ لکھیں؟ ۱۰

سوال نمبر 3: (الف) اَلسَّمْعُ مصدر سے باب فَعِلَ يَفْعَلُ کی مکمل صرف صغیر تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے پانچ کے بارے میں بتائیں کہ کونسے صیغے ہیں؟ ۵×۵=۲۵

لَنْ يَّسْمَعَا، لَمْ يَضْرِبُوْا، لَا تَنْصُرُوْا، اُكْرِمِيْ، مَحْسُوْبَانِ، فَاتِحَاتٌ

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ کی عربی بنائیں؟ ۵×۵=۲۵

۱- ہم لکھتے ہیں۔ ۲- وہ سب عورتیں سنیں گی۔ ۳- تو ایک عورت نے نہیں سنا۔ ۴- میں ضرور ضرور لکھوں گا۔ ۵- تو ایک مرد رُک۔ ۶- تم دو عورتیں جانتی ہو۔

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّلی) برائے طالبات بابت 2018ء

چوتھا پرچہ: صرف

سوال نمبر 1: (الف) مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریف اور مثال تحریر کریں؟
فعل معروف، فعل مجہول، فعل لازم، فعل متعدی، فعل ماضی

جواب: **فعل معروف:**

اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو یعنی الفعل معروف فاعلہ جیسے: شَرُفَ زَیْدٌ۔

فعل مجہول:

اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ۔

فعل لازم:

اگر فعل کا مفہوم فقط فاعل پر پورا ہو جائے تو اسے فعل لازم کہتے ہیں جیسے: قَعَدَ زَیْدٌ، قَامَ زَیْدٌ۔

فعل متعدی:

اگر فعل کا مفہوم فاعل کے علاوہ کسی دوسرے لفظ پر بھی موقوف ہو تو اسے فعل متعدی کہتے ہیں جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عُمَرًوا۔ یہاں مفعول کی بھی حاجت ہے۔

فعل ماضی:

وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانے پر دلالت کرے جیسے: ضَرَبَ۔

(ب) حروف اصلیہ اور زائدہ کی پہچان کا طریقہ لکھیں؟

جواب: حرف اصلی اور زائدہ میں فرق کرنے اور کلمات کا وزن معلوم کرنے کے لیے صرفیوں نے فا، عین اور لام کلمہ کو میزان اور معیار قرار دیا ہے یعنی کسی کلمہ کا وزن کرتے ہوئے جو حروف فا، عین اور لام کے مقابلے میں آئیں وہ اصلی ہیں اور جو ان کے مقابلے میں نہ آئیں وہ زائد ہیں جیسے نَصَرَ بروزن فَعَلَ، میں ن، ص، ر، ف، ع، ل کے مقابلہ میں ہیں تو معلوم ہوا کہ نَصَرَ کے تمام حروف اصلی ہیں اور نَاصِرٌ بروزن فَاعِلٌ میں الف زائد ہے، کیونکہ یہ ف، ع، لام میں سے کسی کے مقابلے میں نہیں ہے۔

سوال نمبر 2: (الف) عربی میں فعل ماضی اور فعل مضارع کے کتنے اور کونسے صیغے ہوتے ہیں؟

جواب: عربی میں فعل ماضی اور فعل مضارع کے چودہ چودہ صیغے آتے ہیں:

فعل ماضی کے صیغے:

فَعَلَ، فَعَلَا، فَعَلُوْا، فَعَلَتْ، فَعَلَتَا، فَعَلْنَ، فَعَلْتَ، فَعَلْتُمَا، فَعَلْتُمْ، فَعَلْتِ، فَعَلْتُمَا، فَعَلْتُنَّ، فَعَلْتُ، فَعَلْنَا

فعل مضارع کے صیغے:

يَفْعَلُ، يَفْعَلَانِ، يَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ، يَفْعَلْنَ، تَفْعَلُ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِيْنَ، تَفْعَلَانِ، تَفْعَلْنَ، اَفْعَلُ، نَفْعَلُ

(ب) ماضی مجہول بنانے کا قاعدہ لکھیں؟

جواب: فعل ماضی ثلاثی مجرد معروف سے مجہول بنانا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فعل کے فاء کلمہ کو ضمہ، عین کلمہ کو کسرہ اور لام کلمہ کو فتح دیں گے مثلاً ضَرَبَ سے ضُرِبَ۔ اگر غیر ثلاثی فعل ماضی معروف سے مجہول بنانا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے، اس کے ماقبل کو کسرہ دیا جائے اور اس سے پہلے جتنے بھی متحرک حروف ہوں ان کو ضمہ دیا جائے مثلاً اِسْتَخْرَجَ سے اُسْتُخْرِجَ بن گیا۔

سوال نمبر 3: (الف) اَلسَّمْعُ مصدر سے باب فَعِلَ يَفْعَلُ کی مکمل صرف صغیر تحریر کریں؟

جواب: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب سَمِعَ يَسْمَعُ بروزن فَعِلَ يَفْعَلُ

سَمِعَ	يَسْمَعُ	سَمْعًا	فَهُوَ سَامِعٌ	وَسُمِعَ	يُسْمَعُ
	سَمْعًا	فَذَاكَ	مَسْمُوْعٌ	لَمْ يَسْمَعْ	لَمْ يُسْمَعْ
لَا يَسْمَعُ	لَا يُسْمَعُ	لَنْ يَسْمَعَ	لَنْ يُسْمَعَ	الامر منه	اِسْمَعْ
لِتَسْمَعْ	لِيَسْمَعْ	لِيُسْمَعْ	والنهي عنه	لَا تَسْمَعْ	لَا تُسْمَعْ
لَا يَسْمَعْ	لَا يُسْمَعْ	الظرف منه	مَسْمَعٌ	مَسْمَعَان	مَسَامِعُ
والالة منه	مِسْمَعٌ	مِسْمَعَان	مَسَامِعُ	وَمُسَيْمِعٌ	
وَمُسَيْمِعٌ	مِسْمَعَةٌ	مِسْمَعَتَان	مَسَامِعُ	وَمُسَيْمِعَةٌ	مِسْمَاعٌ
مِسْمَاعَان	مَسَامِيْعُ	وَمُسَيْمِيْعٌ	وَمُسَيْمِيْعَةٌ	اسم التفضيل	للمذكر منه
اَسْمَعُ	اَسْمَعَان	اَسْمَعُوْنَ	اَسَامِعُ	وَاُسَيْمِعٌ	والمؤنث منه
سُمْعٰى	سُمْعَيَان	سُمْعَيَاتٌ	سُمَعٌ	وَسُمَيْعٰى	والفعل التعجب منه
	مَا اَسْمَعَهٗ	وَاَسْمِعْ بِهٖ	وَسَمُعَ	وَسَمُعَتْ	

(ب) مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ تحریر کریں؟

جواب: فعل مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کی علامات کو ضمہ دیا جائے، لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور لام کلمہ کے ماقبل کو فتحہ دیا جائے مثلاً: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یَسْتَخْرِجُ سے یُسْتَخْرَجُ۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے پانچ کے بارے میں بتائیں کہ کونسے صیغے ہیں؟

لَنْ یَّسْمَعَا، لَمْ یَضْرِبُوْا، لَا تَنْصُرُوْا، اُکْرُمِیْ، مَحْسُوْبَانِ، فَاتِحَاتٌ

جواب: لَنْ یُّسْمَعَا: صیغہ تثنیہ مذکر غائب بحث نفی تاکید بلن ناصبہ مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَفْعَلُ۔

لَمْ یَضْرِبُوْا: صیغہ جمع مذکر غائب بحث فعل جحد بلم معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔

لَا تَنْصُرُوْا: صیغہ جمع مذکر نہی حاضر معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعُلُ۔

اُکْرُمِیْ: صیغہ واحد مؤنث حاضر بحث فعل حاضر معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعُلَ یَفْعُلُ۔

مَحْسُوْبَانِ: صیغہ تثنیہ مذکر اسم مفعول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَفْعِلُ۔

فَاتِحَاتٌ: صیغہ جمع مؤنث سالم اسم فاعل ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ۔

سوال نمبر 5: درج ذیل میں سے پانچ کی عربی بنائیں؟

۱- ہم لکھتے ہیں۔ ۲- وہ سب عورتیں سنیں گی۔ ۳- تو ایک عورت نے نہیں سنا۔ ۴- میں ضرور ضرور لکھوں گا۔ ۵- تو ایک مرد رک۔ ۶- تم دو عورتیں جانتی ہو۔

جواب: (۱) ہم لکھتے ہیں: نَکْتُبُ

(۲) وہ سب عورتیں سنیں گی: یَسْمَعْنَ

(۳) تو ایک عورت نے نہیں سنا: لَمْ تَسْمَعِیْ

(۴) میں ضرور ضرور لکھوں گا: لَاَ کْتُبَنَّ

(۵) تو ایک مرد رک: قِفْ

(۶) تم دو عورتیں جانتی ہو: تَعْلَمَانِ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1439ھ/2018ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: 100

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل میں سے صرف چار اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۴×۵=۲۰

(i) مرکب اضافی، (ii) عامل، (iii) محل اعراب، (iv) جمع مؤنث سالم، (v) اسمائے اشارہ، (vi) فاعل

(ب) درج ذیل مرکبات میں سے صرف دو کی ترکیب کریں؟ ۲×۱۰=۲۰

(i) کَتَبَ زَیْدٌ، (ii) زَیْدٌ کَتَبَ، (iii) مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، (iv) هُمْ رِجَالٌ

سوال نمبر 2: (الف) علم نحو کی تعریف، موضوع اور فائدہ تحریر کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) فعل کی علامات اور حرف کا فائدہ سپرد قلم کریں؟ ۸+۷=۱۵

سوال نمبر 3: (الف) مسند الیہ اور مسند کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ زَیْدٌ کَاتِبٌ میں مسند الیہ کون ہے اور مسند کون؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) درج ذیل میں سے مرکب مفید اور مرکب غیر مفید الگ الگ کریں؟ ۵×۳=۱۵

زَیْدٌ عَالِمٌ، عَلِمَ زَیْدٌ، غُلَامُ زَیْدٍ، اِیْتِ بِالْکِتَابِ، طَعَامٌ لَذِیْذٌ

سوال نمبر 4: (الف) اعراب کی تعریف کرنے کے بعد لفظی و تقدیری اعراب کی وضاحت کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) اسم مبنی (غیر متمکن) کی تمام اقسام کے نام لکھیں۔ نیز بتائیں کہ اسمائے ظروف زمان کون کونسے ہیں؟ ۸+۷=۱۵

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2018ء

پانچواں پرچہ: نحو

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(i) مرکب اضافی، (ii) عامل، (iii) محل اعراب، (iv) جمع مؤنث سالم، (v) اسمائے اشارہ، (vi) فاعل

جواب: مرکب اضافی:

مرکب اضافی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کی پہلی جز مضاف اور دوسری جز مضاف الیہ ہوتی ہے جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ۔

عامل:

عامل وہ کلمہ ہے جس کے سبب معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے جیسے: جَاءَ زَیْدٌ میں جَاءَ، رَأَیْتُ زَیْدًا میں رَأَیْتُ اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں باحرف جار عامل ہے۔

محل اعراب:

معرب کے آخری حرف کو محل اعراب کہتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ کی دال محل اعراب ہے۔

جمع مؤنث سالم:

جمع مؤنث سالم وہ ہے، جس کے واحد کے آخر سے تاء گرا کر آخر میں الف اور تاء لائی جاتی ہے۔ مُسْلِمَۃٌ سے جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔ اس کا اعراب حالت رفع میں ضمہ اور حالت نصب و جر میں کسرہ آتا ہے۔

حالت رفع	حالت نصب	حالت جر
هُنَّ مُسْلِمَاتٌ	رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ	مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ

اسمائے اشارہ:

وہ اسماء ہیں جو مشار الیہ پر دلالت کرتے ہوں۔ یہ پانچ الفاظ ہیں جو چھ معانی کے لیے آتے ہیں۔

فاعل:

وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو وہ اس کی طرف اس طرح سند ہو کہ اس کے ساتھ قائم ہو

اوراس پرواقع نہ ہوجیسے: قَامَ زَیْدٌ فاعل کا مرفوع ہونا ضروری ہے۔ فاعل دو طرح کا ہوتا ہے: فاعل مظہر (ظاہر) جیسے ذَهَبَ زَیْدٌ، فاعل مضمر (ضمیر) جیسے: زَیْدٌ ذَهَبَ۔

(ب) درج ذیل مرکبات کی ترکیب کریں۔

(i) کَتَبَ زَیْدٌ، (ii) زَیْدٌ کَتَبَ، (iii) مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، (iv) هُمْ رِجَالٌ

(i) کَتَبَ زَیْدٌ:

کَتَبَ فعل اور زَیْدٌ فاعل ہے، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) زَیْدٌ کَتَبَ:

زَیْدٌ مبتداء ہے اور کَتَبَ فعل ہے، هُوَ ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل ہے، فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iii) مَرَرْتُ بِزَیْدٍ:

مَرَرْتُ: فعل با فاعل، بزید: جار با مجرور متعلق ہوا ظرف لغو مَرَرْتُ کے، مَرَرْتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iv) هُمْ رِجَالٌ:

هُمْ: ضمیر برائے جمع مذکر غائب مرفوع محلاً مبتداء، رِجَالٌ جمع مکسر منصرف مرفوع لفظاً خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوال نمبر 2: (الف) علم نحو کی تعریف، موضوع اور فائدہ تحریر کریں؟

جواب: علم نحو کی تعریف:

علم نحو ان قواعد کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے کلمات ثلاثہ کی ترکیب اور معرب و مبنی ہونے کے اعتبار سے آخری حالت معلوم ہو۔

علم نحو کا موضوع: علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام اعراب کے لحاظ سے ہے۔

علم نحو کا فائدہ: اس علم کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی عربی زبان لکھنے اور بولنے میں ہر قسم کی اعرابی غلطی سے محفوظ رہتا ہے۔

(ب) فعل کی علامات اور حرف کا فائدہ سپرد قلم کریں؟

فعل کی علامات:

فعل کی آٹھ علامات ہیں:

اس کے شروع میں لفظ قَدْ ہو جیسے: قَدْ سَمِعَ، اس کے شروع میں حرف سین ہو جیسے: سَیَقُوْلُ، اس کے شروع میں لفظ سَوْفَ ہو جیسے: سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، اس پر حرف جازم داخل ہو جیسے: لَمْ یَضْرِبْ، اس کے آخر میں ضمیر ملی ہوئی ہو جیسے: ضَرَبْتُ، اس کے آخر میں تائے ساکن ہو جیسے: ضَرَبَتْ وہ کلمہ امر کا صیغہ ہو جسے اُنْصُرْ اور وہ کلمہ نہی کا صیغہ ہو جیسے: لَا تَضْرِبْ۔

حرف کا فائدہ:

کبھی یہ دو اسموں کو ملاتا ہے جیسے: زَیْدٌ فِی الْمَسْجِدِ، کبھی ایک اسم اور ایک فعل کو ملاتا ہے جیسے: ذَهَبْتُ اِلَی الْمَسْجِدِ، کبھی دو فعلوں کو ملاتا ہے جیسے: اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ اور کبھی دو جملوں کو ملاتا ہے جیسے: اِنْ جَاءَنِیْ زَیْدٌ اَکْرَمْتُهٗ۔

سوال نمبر 3: (الف) مسند الیہ اور مسند کی تعریف کریں نیز بتائیں کہ زَیْدٌ کَاتِبٌ میں مسند الیہ کون ہے اور مسند کون؟

جواب: مسند الیہ اور مسند:

جس کلمہ کی نسبت کی جائے اسے مسند اور جس کی طرف کی جائے اسے مسند الیہ جیسے: زَیْدٌ کَاتِبٌ میں کَاتِبٌ (اسم) کی نسبت زَیْدٌ (اسم) کی طرف ہو رہی ہے اور زَیْدٌ مسند الیہ اور مبتداء ہے اور کَاتِبٌ مسند اور خبر ہے۔

(ب) درج ذیل میں سے مرکب مفید اور مرکب غیر مفید الگ الگ کریں؟

زَیْدٌ عَالِمٌ، عَلِمَ زَیْدٌ، غُلَامُ زَیْدٍ، اِیْتِ بِالْکِتَابِ، طَعَامٌ لَذِیْذٌ

جواب:

زَیْدٌ عَالِمٌ	مرکب مفید
عَلِمَ زَیْدٌ	مرکب مفید
غُلَامُ زَیْدٍ	مرکب غیر مفید
اِیْتِ بِالْکِتَابِ	مرکب مفید
طَعَامٌ لَذِیْذٌ	مرکب غیر مفید

سوال نمبر 4: (الف) اعراب کی تعریف کرنے کے بعد لفظی و تقدیری اعراب کی وضاحت کریں؟

جواب: اعراب:

وہ حرف یا حرکت جس کے ذریعے معرب کے آخر میں تبدیلی آتی ہے، اسے اعراب کہتے ہیں۔

اعراب تین ہیں:

(ا) رفع جو فاعلیت کی علامت ہے۔

(۲) نصب جو مفعولیت کی علامت ہے۔
(۳) جر جو اضافت کی علامت ہے۔

لفظی و تقدیری اعراب:

اگر عامل کے بدلنے سے معرب میں ظاہری اور لفظی تبدیلی واقع ہو تو یہ اعراب لفظی ہوگا علیہ السلام جیسے جَاءَ زَيْدٌ سے رَأَيْتُ زَيْدًا اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ہوا تو ضمہ کی بجائے فتحہ اور کسرہ آ گیا۔
اگر ظاہر میں تبدیلی نہ ہو تو یہ تقدیری اعراب ہوگا جیسے: جَاءَ مُوْسٰی، رَأَيْتُ مُوْسٰی، مَرَرْتُ بِمُوْسٰی۔ یہاں عامل کے بدلنے سے معرب کی حالت نہیں بدلی یعنی ظاہری طور پر اعراب میں تبدیلی نہیں آئی۔ اس لیے اسے تقدیری اعراب یا تقدیری اختلاف کہتے ہیں۔

(ب) اسم مبنی (غیر متمکن) کی تمام اقسام کے نام لکھیں۔ نیز بتائیں کہ اسمائے ظروف زمان کون کونسے ہیں؟

جواب: اسم غیر متمکن کی آٹھ اقسام ہیں:
(۱) مضمرات (جن کی تعداد ۷۲ ہے)، (۲) اسماء اشارات، (۳) اسماء موصولہ، (۴) اسماء افعال، (۵) اسماء اصوات، (۶) اسماء ظروف، (۷) اسماء کنایات، (۸) مرکب بنائی۔

اسمائے ظروف زمان:

اِذْ، اِذَا، مَتٰی، كَيْفَ، اَيَّانَ، مُذْ، مُنْذُ، قَبْلُ، بَعْدُ، قَطُّ، عَوْضُ، اَمْسِ، فَوْقَ، تَحْتُ، حَيْثُ، اَيْنَ، اَنّٰی، عِنْدَ۔

☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اهلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1439ھ/2018ء

چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ومطالعہ پاکستان

وقت: تین گھنٹے　　　　　　　　　　کل نمبر:100

نوٹ: سوال نمبر 1 اور 5 لازمی ہیں باقی دونوں حصوں میں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: جنرل سائنس﴾

سوال نمبر 1: (الف) خالی جگہ پر کریں۔ ۲×۵=۱۰

(i) ایڈز کے وائرس کو.......... کہتے ہیں۔

(ii) بوعلی سینا دنیا کا.......... کہلاتا ہے۔

(iii) بی، سی، جی.......... کا حفاظتی ٹیکہ ہے۔

(iv) رنگ وارم.......... سے پھیلنے والی جلدی بیماری ہے۔

(v) خسرے کے انجکشن بچے کو.......... سال کی عمر میں دیئے جاتے ہیں۔

(ب) درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔ ۲×۵=۱۰

(i) تپ دق لاعلاج مرض ہے۔

(ii) ایڈز چھوت کی بیماری نہیں ہے۔

(iii) جانوروں کے علم کو باٹنی کہتے ہیں۔

(iv) جابر بن حیان فزکس کے ماہر تھے۔

(v) بوعلی سینا طب کے بانیوں میں سے تھے۔

سوال نمبر 2: قرآن حکیم میں سائنس اور علم کی اہمیت کا ذکر آیا ہے جواب کی وضاحت دو قرآنی آیات کے حوالے سے کریں۔ ۱۵

سوال نمبر 3: دھوئیں اور تمباکو نوشی کے مضر اثرات کون سے ہیں؟ بیان کریں۔ ۱۵

سوال نمبر 4: ملیریا اور تھریڈورمز پر نوٹ لکھیں؟ ۱۵

﴿حصہ دوم: مطالعہ پاکستان﴾

سوال نمبر 5: (الف) خالی جگہ پر کریں۔ ۲×۵=۱۰

(i) برصغیر میں محمد بن قاسم......سن میں آئے۔

(ii) اسلامی حکومت کی بنیاد..........نے رکھی۔

(iii) نادر شاہ نے برصغیر پر..........میں حملہ کیا۔

(iv) تحریک خلافت..........کے خلاف تھی۔

(v) انگریز نے..........سال میں تمام بڑی ریاستوں کو فتح کیا۔

(ب) مختصر جواب دیں۔ ۲×۵=۱۰

(i) امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی پیدائش کب ہوئی؟

(ii) تحریک خلافت کا آغاز کس سن میں ہوا؟

(iii) مولوی فضل الحق کا تعلق کس علاقہ سے تھا؟

(iv) 1929ء میں قائد اعظم نے کتنے نکات پیش کیے؟

(v) قرارداد پاکستان کس شہر میں منظور ہوئی؟

سوال نمبر 6: برصغیر میں مسلمانوں کی آمد پر تفصیلی روشنی ڈالیں؟ ۱۵

سوال نمبر 7: قائد اعظم کے چودہ نکات تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 8: دو قومی نظریہ کی تعریف کریں اور دو قومی نظریہ کے احیاء کے لیے حضرت مجدد الف ثانی کی کوششوں کا ایک جائزہ پیش کریں۔ ۱۵

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اول) برائے طالبات بابت 2018ء

چھٹا پرچہ: جنرل سائنس ومطالعہ پاکستان

﴿حصہ اوّل: جنرل سائنس﴾

سوال نمبر 1: (الف) خالی جگہ پر کریں۔

(i) ایڈز کے وائرس کو ایچ آئی وی کہتے ہیں۔

(ii) بوعلی سینا دنیا کا ارسطو کہلاتا ہے۔

(iii) بی، سی، جی پولیو کا حفاظتی ٹیکہ ہے۔

(iv) رنگ وارم فنگل انفیکشن سے پھیلنے والی جلدی بیماری ہے۔

(v) خسرے کے انجکشن بچے کو 9 سال کی عمر میں دیئے جاتے ہیں۔

(ب) درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

(i) تپ دق لاعلاج مرض ہے۔ (درست)

(ii) ایڈز چھوت کی بیماری نہیں ہے۔ (درست)

(iii) جانوروں کے علم کو باٹنی کہتے ہیں۔ (غلط)

(iv) جابر بن حیان فزکس کے ماہر تھے۔ (غلط)

(v) بوعلی سینا طب کے بانیوں میں سے تھے۔ (درست)

سوال نمبر 2: قرآن حکیم میں سائنس اور علم کی اہمیت کا ذکر آیا ہے جواب کی وضاحت دو قرآنی آیات کے حوالے سے کریں۔

جواب: اسلام ایک مکمل دین ہے، جو زندگی کے تمام حقائق کو پیش نظر رکھتا ہے اور قدرتی وسائل کو انسانی فلاح و بہبود کے لیے استعمال میں لانے کی اجازت دیتا ہے، قرآن کریم میں بہت سی آیات سے اس کا اشارہ ملتا ہے، جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں:

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ، اَفَلَا یَتَفَکَّرُوْنَ، اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ

اسی طرح قرآن پاک میں مختلف جگہوں پر علم کی فضیلت کا بار بار ذکر آیا ہے، ارشاد ربانی ہے: "اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے، پڑھیے اور تیرا رب بہت کرم کرنے والا ہے، جس نے قلم سے تعلیم دی اور انسان کو وہ علم دیا جو وہ نہ جانتا تھا۔" اسی طرح بہت سی آیات و احادیث میں بھی علم کی فضیلت وارد ہے اور اس کی تحصیل پر مسلمانوں کو زور دیا ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا

ہے: اور ہم نے ہر چیز سے جوڑ پیدا کیا تا کہ تم سمجھو۔ اللہ عزوجل نے ہر جنس کا جوڑ بنایا ہے اور ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ قرآن پاک نے ہمیں غور وفکر کرنے کی دعوت دی۔ یہی سائنس کی بنیاد ہے۔

سوال نمبر3: دھوئیں اور تمباکونوشی کے مضر اثرات کون سے ہیں؟ بیان کریں۔

جواب: لوگ تمباکو کا استعمال مختلف طریقوں سے کرتے ہیں، کوئی چباتا ہے تو کوئی حقے یا سگریٹ میں پیتے ہیں۔ تمباکو کے دھوئیں سے بہت سے کیمیائی مادے نکلتے ہیں جن میں نکوٹین، ٹار اور کاربن مونو آکسائیڈ بہت اہم ہیں۔ نکوٹین بہت زہریلا مادہ ہے، اس سے خون کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں۔ جس سے خون کی سپلائی متاثر ہوتی ہے۔ ٹار ایک لیس دار چپکنے والا مادہ ہے جو سگریٹ پینے والے کے پھیپھڑوں کے خلیے کے اردگرد جمع رہتا ہے، یہ مادہ پھیپھڑوں کا کینسر پیدا کرتا ہے، کاربن مونو آکسائیڈ خون میں شامل ہو کر آکسیجن کی مقدار گھٹا دیتی ہے۔ جس وجہ سے دل کے پٹھے متاثر ہوتے ہیں۔ فضاء میں دھوئیں کی آلودگی بڑھتی جاتی ہے، یہ دھواں اوزون کے نیچے تہہ بہ تہہ جمع رہتا ہے اور دھوئیں میں موجود کچھ کیمیائی مادے اوزون کو کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے سورج کی شعاعیں براہ راست زمین پر انسانوں، حیوانوں اور نباتات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

سوال نمبر4: ملیریا اور تھریڈ ورمز پر نوٹ لکھیں؟

جواب: ملیریا

ملیریا کا مرض انسان میں مادہ اینوفلیز مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے، اس مرض میں پہلے سردی سے کپکپاہٹ ہوتی ہے بعد میں تیز بخار (104 ڈگری F) سے جسم گرم ہو جاتا ہے، اگر بخار دائمی ہو تو مریض کی تلی بڑھ جاتی ہے، تیسری سٹیج میں مریض کو پسینہ آتا ہے اور بخار کم ہو جاتا ہے۔ ملیریا پاکستان میں جولائی سے نومبر کے درمیان ہوتا ہے۔ ملیریا کو کنٹرول کرنے کا سب سے اہم جز و مچھر کو مارنا ہے، جس کے لیے گھروں میں مچھر مار دوائی کا چھڑکاؤ، غیر ضروری تالابوں اور جوہڑوں کو پر کرنا ہے، پانی کے اوپر مٹی کے تیل کا چھڑکاؤ اور انسان رات کو مچھر بھگانے والا تیل ملے، مچھر دانی اور دوسرے طریقے استعمال کرنا چاہئیں۔ کلوروکوئین جیسی دوائی کا استعمال کریں، دروازے، کھڑکیاں اور روشن دانوں پر باریک جالی لگا دیں۔ تا کہ مچھر اندر داخل نہ ہو سکیں۔ گھر کے آس پاس گڑھوں میں مٹی ڈال بھر دیں تا کہ مچھر پیدا نہ ہو سکیں۔ گھروں میں مچھر مار سپرے کروائیں۔ سپرے کرواتے وقت تمام سامان کمرے سے باہر نکال لیں اور دو ماہ تک سفیدی یا لپائی نہ کریں۔

تھریڈ ورمز

یہ بہت پتلے، دھاگہ نما اور ایک سینٹی میٹر لمبے پیٹ کے کیڑے ہوتے ہیں۔ ان کا رنگ سفید ہوتا ہے،

یہ اینس سے تھوڑا باہر ہزاروں کی تعداد میں انڈے دیتے ہیں۔ ان سے اینس کے گرد خارش ہوتی ہے، خصوصاً رات کے وقت جب بچہ خارش کرتا ہے، تو انڈے اس کے ناخنوں کے نیچے چپک جاتے ہیں۔ اس طرح انڈے اس بچے سے دوسرے بچوں کے منہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ پیٹ میں پہنچ کر انڈوں سے تھریڈ ورمز بنتے ہیں۔ یوں بیماری پھیلتی رہتی ہے۔ یہ کیڑے خطرناک نہیں ہوتے لیکن اینس پر خارش بچے کی نیند خراب کرسکتی ہے، انگلیوں کے ناخن باقاعدگی سے کاٹیں۔

﴿حصہ دوم: مطالعہ پاکستان﴾

سوال نمبر 5: (الف) خالی جگہ پر کریں۔

جواب: (i) برصغیر میں محمد بن قاسم 712ء سن میں آئے۔

(ii) اسلامی حکومت کی بنیاد سلطان محمد غوری کے بعد قطب الدین ایبک نے رکھی۔

(iii) نادر شاہ نے برصغیر پر 1739ء میں حملہ کیا۔

(iv) تحریک خلافت انگریز کے خلاف تھی۔

(v) انگریز نے 1857ء سال میں تمام بڑی ریاستوں کو فتح کیا۔

(ب) مختصر جواب دیں۔

(i) امام احمد رضا خان فاضل بریلوی کی پیدائش کب ہوئی؟

جواب: حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی (رحمہ اللہ تعالیٰ) 14/جون 1856ء بمطابق 10 شوال 1272ھ کو حضرت مولانا نقی علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔

(ii) تحریک خلافت کا آغاز کس سن میں ہوا؟

جواب: تحریک خلافت کا آغاز 1930ء میں ہوا۔

(iii) مولوی فضل الحق کا تعلق کس علاقہ سے تھا؟

جواب: مولوی فضل الحق کا تعلق خیرآباد/بریج کے علاقہ سے تھا۔

(iv) 1929ء میں قائداعظم نے کتنے نکات پیش کیے؟

جواب: 1929ء میں قائداعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے چودہ نکات پیش کیے۔

(v) قرارداد پاکستان کس شہر میں منظور ہوئی؟

جواب: قرارداد پاکستان لاہور میں منظور ہوئی۔

سوال نمبر 6: برصغیر میں مسلمانوں کی آمد پر تفصیلی روشنی ڈالیں؟

جواب: سرزمین حجاز کے مقدس شہر مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم) کے ذریعے اسلام کا سورج طلوع ہوا، جس نے ایک جہان کو روشن کیا اور مسلمان مجاہدین کی مجاہدانہ کوششوں کے ذریعے دنیا کے مختلف ممالک میں اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ مسلمانوں نے جہاں فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا اور مفتوحہ علاقوں میں مسلمان مجاہدین کے اخلاق حسنہ اور دین اسلام کی پرکشش تعلیم سے یہ دین پھیلا وہاں مسلمان تاجروں اور مبلغین اسلام کے ذریعے بھی اسلامی تعلیمات عرب سے نکل کر عجم کی سرزمین کو منور کرنے لگیں۔ چنانچہ برصغیر پاک و ہند میں مسلمان تاجروں اور مبلغین کی آمد اشاعت اسلام کے ذریعے بنی اور 712ھ میں جب محمد بن قاسم رحمہ اللہ تعالیٰ نے سندھ پر حملہ کیا اور مظلوموں کی دادرسی کی تو اس سے اسلام کو سیاسی قوت حاصل ہوگئی۔ اسلام ایک دین کی حیثیت سے ابھرا اور چونکہ اسلام کے دامن میں رحمت، برکت و انصاف اور ہر وہ خوبی موجود ہے جو انسان کے لیے دارین کی کامرانی کا باعث ہو، لہٰذا اس کی تعلیم نے انسان کو کمال معراج تک پہنچا دیا۔

سوال نمبر 7: قائداعظم کے چودہ نکات تحریر کریں؟

جواب: 1- آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خودمختاری دی جائے۔

2- تمام صوبائی حکومتوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خودمختاری دی جائے۔

3- صوبوں میں اقلیتوں کو مؤثر نمائندگی دی جائے۔

4- مرکزی مجلس قانون ساز میں مسلمانوں کی نمائندگی ایک تہائی سے کم نہیں ہونی چاہیے۔

5- جداگانہ انتخاب کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہونا چاہیے، البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنی مرضی سے مخلوط انتخاب قبول کرسکتا ہے۔

6- اگر صوبوں کی حدود میں تبدیلی کرنا مقصود ہو تو اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں مسلمان بدستور اکثریت میں رہیں۔

7- تمام لوگوں کو یکساں اور مکمل مذہبی آزادی حاصل ہو۔

8- اگر کوئی مسودہ قانون کسی خاص فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقے کے تین چوتھائی اراکین اس مسودہ قانون کے خلاف رائے دیں، تو اسے نامنظور سمجھا جائے۔

9- سندھ کو ممبئی سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔

10- صوبہ بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں دیگر صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔

11- مسلمانوں کو تمام ملازمتوں میں ان کی اہلیت کے مطابق حصہ دیا جائے۔

12- مسلمانوں کو مذہبی اور ثقافتی تحفظ دیا جائے۔

13- صوبائی اور مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔

14- صوبوں کی منظوری کے بغیر مرکزی آئین میں کوئی ردوبدل نہ کیا جائے۔

سوال نمبر 8: دوقومی نظریہ کی تعریف کریں اور دوقومی نظریہ کے احیاء کے لیے حضرت مجدد الف ثانی کی کوششوں کا ایک جائزہ پیش کریں؟

جواب: دوقومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ مسلمان اور غیر مسلم دو الگ قومیں ہیں۔
مغلیہ حکمران اکبر کے زمانے میں دوقومی نظریہ کو ختم کر کے ہندو مسلم اتحاد کے تحت دین الٰہی کے نام سے ایک معجون مرکب بنایا گیا۔ جس کے نتیجے میں ہندوازم کو برتری دی گئی اور مسلمانوں کے شعائر (مذہبی علامات) کو ختم کیا گیا۔ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ کی جگہ اکبر خلیفۃ اللہ داخل کر دیا گیا۔ گائے کی قربانی پر پابندی لگا دی گئی۔ خنزیر اور کتوں کا احترام کیا جانے لگا۔ شراب اور جواء عام ہو گیا، علماء کرام کو زبردستی شراب پلائی جانے لگی۔ عورتوں کے پردہ کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ عام اور خاص سب کو بادشاہ کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ کچھ مساجد شہید کر دی گئیں، دارس عربیہ مسمار کر دیئے گئے، داڑھیاں منڈوا دی گئیں اور سرعام اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جانے لگا۔ ان حالات کا توڑ کرنے اور دوقومی نظریہ کو ازسرنو زندہ کرنے کے لیے حضرت مجدد الف ثانی (رحمہ اللہ تعالیٰ) جن کی ولادت 971ء میں سرہند شریف ہندوستان میں ہوئی۔ میدان میں نکلے اکبر کی جدوجہد کے تین مقاصد تھے:

1- قومی حکومت کا قیام، 2- ہندوؤں سے مفاہمت، 3- متحدہ ہندوستان۔

اس کے مقابلے میں حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان تین مقاصد کے لیے جدوجہد فرمائی:

1- اسلامی حکومت کا قیام، 2- ہندوؤں سے عدم مفاہمت، 3- اسلامی ہند کی تعمیر۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہندوؤں کی سازش کے خلاف اور دوقومی نظریہ کے احیاء کے لیے پرامن تحریک شروع کی، اس کے لیے آپ کو جیل بھی جانا پڑا لیکن اس تحریک کے مثبت نتائج نکلے اور جو آزاد خیالی اکبر کے دور میں شروع ہوئی تھی، جہانگیر کے تخت نشین ہونے تک اس کا زوال شروع ہو چکا تھا اورنگزیب عالمگیر کے دور میں شروع ہوئی تھی۔ اورنگزیب عالمگیر کے دور میں دوقومی نظریہ کے خلاف ہندوؤں کی سازش دم توڑ چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1440ھ/2019ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل میں سے چھ آیات کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۶×۱۰=۶۰

(۱) وَاِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ۝

(۲) وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝

(۳) وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ۝

(۴) فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ۝

(۵) وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۝

(۶) قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِیْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰی قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَهُدًی وَّبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ۝

(۷) وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَی الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

(۸) مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ۝

سوال نمبر 2: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۲×۵=۱۰

(۱) فاقع لونها، (۲) العجل، (۳) لمثوبة، (۴) غیر باغ

(۵) عٰکفون، (۶) تسریح، (۷) الخیل المسومة، (۸) المهاد

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(i) حروف لہاتیہ، حروف نطعیہ اور وقف کی تعریف مع مثال سپرد قلم کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ii) حلق کے کتنے اور کون کون سے حصے ہیں؟ ہر ایک کے بارے بتائیں کہ کون سا حصہ کس کس حرف کا مخرج ہے؟ ۱۵

(iii) استطالت، قلقلہ اور صفیر میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال سے وضاحت کریں؟ ۳×۵=۱۵

(iv) نون ساکن اور نون تنوین کے کل کتنے اور کون کون سے قاعدے ہیں؟ کسی دو کی وضاحت کریں؟ ۵+(۵+۵)۱۰=۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر 1: درج ذیل آیات کا ترجمہ تحریر کریں؟

(۱) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

(۲) وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(۳) وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(۴) فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝

(۵) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ

اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ○

(٦) قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ○

(٧) وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

(٨) مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ○

جواب: ترجمہ آیات مبارکہ:

۱- جب وہ ایمان والوں سے ملیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور جب وہ اپنے شیطانوں کے ساتھ الگ ہوں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو محض مذاق کر رہے تھے۔

۲- اگر تم شک کرتے ہو اس چیز میں جو ہم نے اپنے بندے پر اتاری تو تم اس کی مثل ایک سورت بنا لاؤ اور اپنے ساتھ اللہ کے علاوہ دوسرے حمایتیوں کو بلا لو، اگر تم سچے ہو۔

۳- اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو، تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ منکر ہوا، غرور کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

۴- اور پس بدل دیا ان لوگوں نے جنہوں نے ظلم کیا بات کو اس کے غیر کے ساتھ جو ان کو کہی گئی۔ پس نازل کیا ہم نے ان لوگوں پر آسمان سے عذاب ان کی نافرمانی کی وجہ سے۔

۵- اور جب ہم نے تم سے عہد لیا کہ اپنوں کا خون نہ کرنا اور اپنوں کو بستیوں سے نہ نکالنا، پھر تم نے اس کا اقرار کیا اور تم گواہ ہو۔

۶- آپ فرما دیجیے جو شخص جبریل کا دشمن ہے تو اس نے قرآن کو اتارا تمہارے دل پر اللہ کے حکم کے ساتھ تصدیق کرنے والا اگلی کتابوں کی، یہ ہدایت اور خوشخبری ہے مومنوں کے لیے۔

۷- آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لیے پہنچاؤ کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر کھا لو جان بوجھ کر۔

۸- پہنچی انہیں سختی اور شدت اور ہلا ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ کہہ اٹھا رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہ کب آئے گی اللہ کی مدد، سن لو بیشک اللہ کی مدد قریب ہے۔

سوال نمبر 2: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱)فاقع لونها، (۲)العجل، (۳)لمثوبة، (۴)غیر باغ

(۵)عٰکفون، (۶)تسریح، (۷)الخیل المسومة، (۸)المهاد

جواب: الفاظ کے معانی:

(۱)اس کا رنگ خوش نما ہو، (۲) بچھڑا، (۳) اجر و ثواب، (۴) خواہش سے

(۵) اعتکاف کرنے والے، (۶) نشان زدہ گھوڑا، (۷) بچھونا۔

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر 3: درج ذیل اجزاء کے جواب تحریر کریں؟

(i) حروف لہاتیہ، حروف نطعیہ اور وقف کی تعریف مع مثال سپرد قلم کریں؟

(ii) حلق کے کتنے اور کون کون سے حصے ہیں؟ ہر ایک کے بارے بتائیں کہ کون سا حصہ کس کس حرف کا مخرج ہے۔

(iii) استطالت، قلقلہ اور صفیر میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال سے وضاحت کریں؟

(iv) نون ساکن اور نون تنوین کے کل کتنے اور کون کون سے قاعدے ہیں کسی دو کی وضاحت کریں؟

جواب: (i) حروف لہاتیہ:

وہ حروف ہیں جو کوے سے متصل زبان کی جڑ اور تالو سے ادا ہوتے ہیں مثلاً ق، ک۔

حروف نطعیہ:

تالو کے اگلے حصہ کو نطع کہا جاتا ہے۔ حروف نطعیہ وہ حروف ہیں جو تالو کے اگلے حصہ سے نکلتے ہیں جیسے د، ط اور ت۔

وقف:

کسی کلمہ کے آخری حرف پر سانس اور آواز دونوں کو روک کر ٹھہر جانے کو وقف کہا جاتا ہے اور اگر وہ حرف متحرک ہو تو اسے ساکن کیا جاتا ہے جیسے: قَارِعَةٌ سے قَارِعَہْ۔

(ii) حلق کے حصے:

حلق کے تین حصے ہیں:

(۱) انتہاء حلق: یہ ء اور ہ کا مخرج ہے جیسے: یسئل، اشهد۔

(۲) وسط حلق: یہ ع اور ح کا مخرج ہے جیسے: انعمت، رحم۔

(۳) ابتداء حلق: یہ غ اور خ کا مخرج ہے جیسے: خوف، غفور۔

(iii) استطالت:

اس کا لغوی معنیٰ ہے لمبائی چاہنا۔ تجوید کی اصطلاح میں حرف کے مخرج میں دیر تک آواز کے جاری رہنے کو کہتے ہیں۔ یہ صفت صرف "ضادؔ" میں پائی جاتی ہے۔ ضاد کو ادا کرتے وقت زبان شروع مخرج سے آخر مخرج تک آہستہ آہستہ لگتی ہے، جس وجہ سے آواز میں طوالت پیدا ہوتی ہے جیسے: و لا الضالین۔

قلقلہ:

اس کا لغوی معنیٰ ہے جنبش، اصطلاح تجوید میں حروف کے سکون کے وقت ان کے مخرج میں پیدا ہونے والی جنبش کو قلقلہ کہا جاتا ہے، جن حروف میں ادا کرتے وقت سکون کی حالت میں یہ صفتؔ پائی جاتی ہے، ان کو قلقلہ کہا جاتا ہے۔ وہ پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ قطب جد ہے جیسے: اقرب۔

صفیر:

اس کا لغوی معنیٰ ہے: سیٹی، علم تجوید کی اصطلاح میں جن حروف کو ادا کرتے وقت منہ سے سیٹی کی آواز نکلتی ہے، ان کو حروف صفیریہ کہا جاتا ہے۔ یہ تین حروف ہیں: ز، س اور ص جیسے: یوسوس فی صدوۡر الناس۔

(iv) نون ساکن اور نون تنوین کے قواعد:

نون ساکن اور نون تنوین کے کل چار قواعد ہیں:

(i) ادغام، (ii) اظہار، (iii) اخفاء، (iv) قلب۔

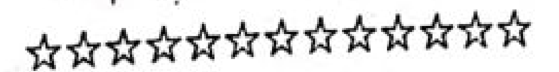
دو کی تعریف مع مثال درج ذیل ہے:

(۱) اظہار:

نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی آجائے تو اسے صاف (ظاہر) کر کے پڑھتے ہیں مثلاً من اجل۔

(۲) ادغام:

دو حرف ایک جنس کے جمع ہو جائیں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ملانے کو ادغام کہتے ہیں جیسے: اِذْ ذَّھَبَ، یُدْرِ کْکُّم۔





حصہ دوم عربی ادب

سوال نمبر 2 (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ جملوں کا اردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

۱۵=۳×۵

۱-هذه بقرة كبيرة

۲-هذه قطتي

۳-هذا لوح طارق

۴-يقرء زيد في كتابه

۵-صديقي يكتب على الورق

۶-هل يكتب بالقلم على الكراسة

(ب) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

مسطرة، نخيل، الحصير، السوق، لحد، مهد، شارع، الباص، الضيف

سوال نمبر 3 (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ ۱۵=۵×۳

۱-یہ سیب ہے۔

۲-کیا تم اس کی کتاب میں پڑھتے ہو؟

۳-یہ مدرسہ کا تختہ سیاہ ہے۔

۴-یہ تمہارا دوست ہے۔

۵-وہ چوپا ہے۔

۶-میں اس کی کاپی پر لکھتا ہوں۔

(ب) کوئی سے پانچ جانوروں کے نام عربی میں لکھیں (جن کا ذکر یہاں نہ ہوا ہو)؟۱۰

سوال نمبر 4: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟

۱۵=۵×۳

۱-هل عنده ديك؟

۲-هل انت تكرم الضيف؟

۳-هل الصلوٰة فريضة؟

۴-هل تصلي في الغرفة؟

۵-هل تقرء في كتابك؟

(ب) جسمانی اعضاء میں سے کسی پانچ کے نام عربی میں لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (الف اے) سال اوّل
برائے طالبات سال 1440ھ/2019ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو حل کریں۔

حصہ اوّل: حدیث مبارک

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۳×۱۰=۳۰

(i) عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ مانوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها او امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه

(ii) ان احدكم يجمع خلقه فى بطن امه اربعين يوماً نطفةً ثم يكون علقةً مثل ذلك ثم يكون مضغةً مثل ذلك ثم يرسل اليه الملك فينفخ فى الروح ويؤمر باربع كلمات بكتب رزقه واجله وعمله وشقى او سعيد

(iii) عن ابى رقية تميم بن اوس الدارى رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال الدين نصيحة قلنا لمن قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم. رواه مسلم

(iv) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله كتب الاحسان على كل شىء فاذا قتلتم فأحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته

(ب) مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کے علاوہ اربعین نووی میں مذکور کوئی ایک حدیث مبارک لکھ کر اُس کی مختصر تشریح لکھیں؟ ۱۰+۱۰=۲۰

حصہ دوم: عربی ادب

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ جملوں کا اردو میں ترجمہ تحریر کریں؟
۱۵=۳×۵

۱-هذه بقرة كبيرة
۲-هذه قطتي
۳-هذا لوح طارق
۴-يقرء زيد في كتابه
۵-صديقي يكتب على الورق
۶-هل يكتب بالقلم على الكراسة

(ب) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

سبورة، نخيل، الحصير، السوق، لحد، مهد، شارع، الباص، الضيف

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ ۱۵=۵×۳

۱-یہ سیب ہے۔
۲-کیا تم اس کی کتاب میں پڑھتے ہو؟
۳-یہ مدرسہ کا تختہ سیاہ ہے۔
۴-یہ تمہارا دوست ہے۔
۵-وہ چوہا ہے۔
۶-میں اس کی کاپی پر لکھتا ہوں۔

(ب) کوئی سے پانچ جانوروں کے نام عربی میں لکھیں (جن کا ذکر یہاں نہ ہوا ہو)؟ ۱۰

سوال نمبر 4: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟
۱۵=۵×۳

۱-هل عنده ديك؟
۲-هل انت تكرم الضيف؟
۳-هل الصلوة فريضة؟
۴-هل تصلي في الغرفة؟
۵-هل تقرء في كتابك؟

(ب) جسمانی اعضاء میں سے کسی پانچ کے نام عربی میں لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

درجہ عامہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

حصہ اوّل: حدیث مبارک

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟

(i) عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انما الاعمال بالنيات وانما لكل امرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته لدنيا يصيبها او امرأة ينكحها فهجرته الى ما هاجر اليه

(ii) ان احدكم يجمع خلقه في بطن امه اربعين يوماً نطفةً ثم يكون علقةً مثل ذلك ثم يكون مضغةً مثل ذلك ثم يرسل اليه الملك فينفخ في الروح ويؤمر باربع كلمات بكتب رزقه واجله وعمله وشقي او سعيد

(iii) عن ابى رقية تميم بن اوس الداري رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين نصيحة قلنا لمن قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم ۔ رواه مسلم

(iv) عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله كتب الاحسان على كل شيء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة وليحد احدكم شفرته وليرح ذبيحته

(ب) مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کے علاوہ اربعین نووی میں مذکور کوئی ایک حدیث مبارک لکھ کر اُس کی مختصر تشریح لکھیں؟

جواب: (الف) ترجمہ احادیث مبارکہ:

(i) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، جس نے حصول دنیا یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس مقصد کے لیے ہوگی۔

(ii) بیشک تم میں سے ہر ایک کے تخلیقی مادہ کو اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک نطفے کی شکل میں رکھا جاتا ہے، وہ اتنے ہی عرصہ تک جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے، پھر وہ اتنا ہی عرصہ تک گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر اس کی طرف فرشتہ کو بھیجا جاتا ہے جو اس لوتھڑے میں روح پھونکتا ہے۔ پھر اس فرشتہ کو چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے: (۱) اس گوشت کے لوتھڑے کا رزق، (۲) موت، (۳) عمل، (۴) نیک بخت یا بد بخت۔

(iii) حضرت ابورقیہ تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے عرض کیا: کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمانوں کے حکمرانوں کے لیے اور عام لوگوں کے لیے۔

(iv) بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے بارے میں حسن سلوک کا مظاہرہ کرنا لازم کیا ہے، جب تم کسی کو (سزا کے طور پر) قتل کرو تو مناسب طریقے سے قتل کرو اور جب (کسی جانور کو) ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو، تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کر لو اور ذبح ہونے والے (جانور) کو آرام پہنچاؤ۔

(ب) اربعین نووی کی ایک حدیث اور اس کی تشریح:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من حسن اسلام المرأ ترکہ مالایعنیہ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انسان کے اسلام کی ایک خوبی بے مقصد کام کو چھوڑ دینا۔

تشریح: انسان کی زندگی نہایت قیمتی ہے' لہٰذا اسے اپنی حیات مستعار کے ایک ایک لمحے کو ان کاموں میں صرف کرنا چاہیے جن سے اسے یا دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچے۔

جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے تابع کر لیتا ہے۔ لہٰذا مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ صرف ان ہی کاموں میں اپنا وقت اور جسمانی صلاحیتیں صرف کرے جن سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا حاصل ہو۔ بے مقصد کاموں میں وقت صرف کرنے کی بجائے وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض و واجبات، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں ادا کرنے اور خلق خدا کی خدمت میں خرچ کرنا چاہیے۔ بے مقصد کام کو چھوڑنا اس قدر اہم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حسن اسلام سے تعبیر فرمایا۔

حصہ دوم: عربی ادب

سوال نمبر 2: (الف) درج ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

۱-هذه بقرة كبيرة

۲-هذه قطتي

۳-هذا لوح طارق

۴-يقرء زيد في كتابه

۵-صديقي يكتب على الورق

۶-هل يكتب بالقلم على الكراسة

(ب) درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟

(۱)سبورة، (۲)نخيل، (۳)الحصير، (۴)السوق، (۵)لحد، (۶)مهد، (۷)شارع، (۸)الباص، (۹)الضيف

جواب: (الف) فقرات کا اردو ترجمہ:

(۱) یہ گائے بڑی ہے۔

(۲) یہ میری بلی۔

(۳) یہ طارق کی تختی ہے۔

(۴) زید اپنی کتاب میں پڑھتا ہے۔

(۵) میرا دوست کاغذ پر لکھتا ہے۔

(۶) کیا قلم سے کاپی پر لکھا جاتا ہے۔

(ب) الفاظ کے معانی:

(۱) تختہ سیاہ، (۲) کھجور کا درخت، (۳) چٹائی، (۴) بازار، (۵) قبر، (۶) جھولا، (۷) سڑک، (۸) بس، (۹) مہمان

سوال نمبر 3: (الف) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟

۱-یہ سیب ہے۔ ۲-کیا تم اس کی کتاب میں پڑھتے ہو؟

۳-یہ سکول کا تختہ سیاہ ہے۔ ۴-یہ تمہارا دوست ہے۔

۵-وہ چوہا ہے۔ ۶-میں اس کی کاپی پر لکھتا ہوں۔

(ب) کوئی سے پانچ جانوروں کے نام عربی میں لکھیں (جن کا ذکر یہاں نہ ہوا ہو)؟

جواب: (الف) اردو جملوں کی عربی:

(۱) هذا اتفاح

(۲) هل تقرأ فی كتابه

(۳) هذه سبورة المدرسة

(۴) هذا صديقك

(۵) هو فارة

(۶) انا اكتب على كراسته

(ب) پانچ جانوروں کے عربی میں نام:

(۱) البقرة، (۲) الجاموس، (۳) الشاة، (۴) عقرب، (۵) الجمل، (۶) الفيل

سوال نمبر 4: (الف) درج ذیل سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟

۱-هل عنده ديك؟

۲-هل انت تكرم الضيف؟

۳-هل الصلوٰة فريضة؟

۴-هل تصلی فی الغرفة؟

۵-هل تقرء فی كتابك؟

(ب) جسمانی اعضاء میں سے کسی پانچ کے نام عربی میں لکھیں؟

جواب: (الف) عربی میں جوابات:

(۱) نعم، عندی ديك

(۲) نعم، انا اكرم الضيف

(۳) نعم، الصلوٰة فريضة

(۴) نعم، اصلی فی الغرفة

(۵) نعم، اقرأ فی الكتاب

(ب) اعضاء جسم:

(۱) رأس، (۲) اذن، (۳) عين، (۴) فم، (۵) رقبة، (۶) يد، (۷) رجل

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1440ھ/2019ء

تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ

وقت: تین گھنٹے

کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں میں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) سنی بہشتی زیور کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کوئی سے تین عقیدوں کی وضاحت کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) انبیاء علیہم السلام کے علم غیب اور معصوم ہونے کے بارے میں عقائد اہل سنت کی وضاحت کریں؟ ۵×۲=۱۰

سوال نمبر 2: (الف) ملائکہ کے ذمہ کیا کیا کام ہیں؟ نیز قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں میں کیا فرق ہے؟ ۷+۸=۱۵

(ب) قبر میں کتنے اور کون کون سے سوالات ہوں گے نیز مسلمان اور کافران کے کیا کیا جواب دیں گے؟ ۱۰

سوال نمبر 3: (الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی رضی اللہ عنہ اور دجال میں سے ہر ایک کا مختصر تعارف بیان کریں؟ ۳×۵=۱۵

(ب) اعراف اور صراط کا کیا مطلب ہے؟ وضاحت کریں؟ ۵×۲=۱۰

حصہ دوم: فقہ

سوال نمبر 4: (الف) وضو کی کوئی پانچ سنتیں، پانچ مستحبات اور پانچ مکروہات بیان کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) وضو کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں بیان کریں؟ ۵×۲=۱۰

سوال نمبر 5: (الف) غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟ نیز جس پر غسل فرض ہو وہ کون کونسے کام نہیں کر سکتا؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) کن کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہوتا ہے اور کن کا جھوٹا ناپاک ہو جاتا ہے؟ وضاحت کریں؟

۱۰=۲×۵

سوال نمبر 6: (الف) حیض، نفاس اور استحاضہ میں سے ہر ایک کی تعریف اور مدت بیان کریں؟

۱۵=۵×۳

(ب) نجاست غلیظہ اور خفیفہ کی تعریف اور ان میں سے ہر ایک کی معاف مقدار بیان کریں؟

۱۰=۵×۲

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ

حصہ اوّل: عقائد

سوال نمبر 1: (الف) سنی بہشتی زیور کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کوئی سے تین عقیدوں کی وضاحت کریں؟

(ب) انبیاء علیہم السلام کے علم غیب اور معصوم ہونے کے بارے میں عقائد اہل سنت کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) ذات باری تعالیٰ سے متعلق تین عقائد:

ذات باری تعالیٰ کے حوالے سے تین عقائد حسب ذیل ہیں:

(i) اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، نہ ذات میں نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں اور نہ اسماء میں۔ وہی معبود برحق ہے اور اس کا مستحق ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ قدیم وازلی اور ابدی ہے۔ ہمیشہ سے ہے، ہمیشہ رہے گا۔ اس کی ذات قدیم، ازلی اور ابدی ہے۔ صفات بھی قدیم وازلی اور ابدی ہیں۔ ذات وصفات کے سوا ساری اشیاء حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر وجود میں آئیں۔ جو عالم میں سے کسی چیز کو قدیم مانے یا اس کے حادث یا نو پید ہونے میں شک کرے، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(ii) وہ حی ہے یعنی خود زندہ ہے اور سب کی زندگی اس کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے اور جب چاہے زندگی بخشے اور زندہ کرے اور جب چاہے موت دے۔

(iii) وہ بے پرواہ ہے، غنی و بے نیاز ہے۔ کسی آن کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں، بلکہ تمام جہاں اس کا محتاج ہے۔

(ب) انبیاء علیہم السلام کے علم غیب اور معصوم ہونے کے بارے میں عقائد:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں دو قسم کے اوصاف پائے جاتے ہیں، ایک تو وہ ہیں جن میں نبی ورسول آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں مثلاً ایمان، اسلام، رسالت اور نبوت۔ دوسری قسم کے وہ اوصاف ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہیں اور ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا بلکہ دوسرے کا آپ کے ساتھ شریک ہونا محال ہے۔ آپ کے بعض خصائص حسب ذیل ہیں:

(i) سب سے قبل نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔

(ii) بروز قیامت سب سے قبل آپ قبر انور سے برآمد ہوں گے۔

(iii) پل صراط پر آپ اپنی امت کو ساتھ لیکر گزریں گے۔

(iv) اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا اور سب اولین وآخرین آپ کی تعریف کریں گے۔

(v) آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کی شفاعت کریں گے۔

(vi) قیامت کے دن لواء حمد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور سب لوگ اس کے نیچے ہوں گے۔

اہل سنت وجماعت کے مطابق تمام انبیاء ورسل علیہم السلام معصوم ہیں، ان سے بھول کر بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح فرشتے بھی معصوم ہیں، ان سے بھی گناہ سرزد نہیں ہوسکتا۔ نبی تاحیات اپنے فرائض نبوت انجام دینے میں مصروف رہتا ہے اور کبھی اس سلسلہ میں غفلت سے کام نہیں لیتا۔ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ صحابہ اور صالحین رضی اللہ تعالیٰ محفوظ تو ہوسکتے ہیں لیکن معصوم نہیں۔

سوال نمبر 2: (الف) ملائکہ کے ذمہ کیا کیا کام ہیں؟ نیز قرآن مجید اور دیگر آسمانی کتابوں میں کیا فرق ہے؟

(ب) قبر میں کتنے اور کون کون سے سوالات ہوں گے نیز مسلمان اور کافران کے کیا کیا جواب دیں گے؟

جواب: (الف) ملائکہ کے ذمہ کام:

اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے مختلف کاموں میں مصروف رہتے ہیں، بعض کے ذمہ انبیاء کرام پر وحی لانا، کسی کے ذمہ بارش برسانا، کسی کے ذمہ ہوا چلانا، کسی کے ذمہ روزی پہنچانا، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ بنانا، کسی کے ذمہ محفلیں تلاش کرنا اور ان میں موجود لوگوں کی طرف سے پڑھا گیا درود وسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنا، بعض کے ذمہ لوگوں کا نامہ اعمال تیار کرنا، بعض قبر میں میت سے سوالات کرتے ہیں، بعض اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو گناہوں سے آگاہ کر کے اس سے بچاتے ہیں۔ ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دیتے ہیں۔

قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب میں فرق:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام کے مبعوث کرنے کا سلسلہ شروع کیا تو اسی مقصد کے لیے انہیں صحائف و کتب بھی عطا فرمائیں۔ انبیاء کرام کی طرح آسمانی کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ سب کتابیں کلام الٰہی ہیں لیکن قرآن کریم کے علاوہ باقی کتب سماوی تبدیلی کا شکار ہو چکی ہیں۔

مشہور کتب سماوی چار ہیں جو مشہور چار انبیاء علیہم السلام پر اتاری گئیں:

(۱) تورات: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی۔

(۲) زبور: یہ حضرت داؤد علیہ السلام پر اتاری گئی۔

(۳) انجیل: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتاری گئی۔

(۴) قرآن کریم: یہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔

تورات و زبور دونوں عبرانی زبان میں تھیں اور انجیل سریانی زبان میں تھی جبکہ قرآن کریم عربی زبان میں ہے۔ عربی زبان سب سے قدیم و افضل ہے، کیونکہ قبر میں سوال و جواب، قیامت کے دن اور دخول جنت کے بعد اسی زبان میں گفتگو ہوگی۔

(ب) قبر میں سوالات و جواب:

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اسے قبر میں دفن کیا جاتا ہے، اس کے پاس نہایت ڈراؤنی شکل والے دو فرشتے آتے ہیں، وہ میت کو اٹھا کر بٹھا لیتے ہیں، پھر وہ اس سے سوالات کا سلسلہ شروع کرتے ہیں اور حسب ذیل تین سوالات کرتے ہیں:

(۱) من ربك؟ (تیرا رب کون ہے؟)

(۲) ما دينك؟ (تیرا دین کیا ہے؟)

(۳) ما تقول في حق هذا الرجل؟ (تو اس ذات کے بارے کیا کہا کرتا تھا؟)

مومن اور صالح شخص بالترتیب یوں جواب دیتا ہے:

(۱) ربي الله (میرا رب اللہ ہے)

(۲) ديني الاسلام (میرا دین اسلام ہے)

(۳) هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم، یہ میرے آقا و مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

کافر اور مشرک میت مذکورہ بالا سوالات کے جوابات دینے سے قاصر رہتی ہے، کیونکہ اس پر گھبراہٹ

مسلط ہوتی ہے، اس پر عذاب مسلط کر دیا جاتا ہے، فرشتے اسے گرزوں سے پیٹتے ہیں اور اس کی قبر کو جہنم کا گہوارہ بنا دیا جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: (الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی رضی اللہ عنہ اور دجال میں سے ہر ایک کا مختصر تعارف بیان کریں؟

(ب) اعراف اور صراط کا کیا مطلب ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

جب دجال کا فتنہ عروج کو پہنچ جائے گا، تو وہ ملعون ملک شام میں پہنچ کر مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا، ناگاہ ایسی حالت میں قلعہ بند مسلمانوں کو غیب سے آواز آئے گی: گھبراؤ نہیں، فریادرس آپہنچا۔ اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے، زرد رنگ کا جوڑا زیب تن فرمائے ہوئے نہایت نورانی شکل میں دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاکم اور امام عادل و مجدد ملت ہو کر نزول فرمائیں گے، صبح کا وقت ہوگا، نماز فجر کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کو جو اس جماعت میں موجود ہوں گے، امامت کا حکم دیں گے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور سنہری ہوگا، زمین اپنے تمام خزانے اُگل دے گی، دین مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قاضی و مجدد ہونے کی حیثیت سے زندگی گزاریں گے، نکاح ہوگا، اولاد ہوگی، آپ کا وصال ہوگا اور مدینہ منورہ میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مدفون ہوں گے۔ جو ابھی تک جگہ خالی پڑی ہے۔

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ:

حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ آئمہ اثناء عشریہ (بارہ آئمہ) میں آخری امام اور خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ کا اسم گرامی محمد، باپ کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ وہ نسباً حسنی سید اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔ چالیس سال کی عمر میں آپ کا ظہور ہوگا اور آپ کی خلافت آٹھ (۸) سال ہوگی، اس کے بعد آپ کا وصال ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے۔

دجال کا ظہور:

دجال قوم یہود کا ایک مرد ہے جو اس وقت علم الٰہی میں قید ہے۔ جب وہ آزاد ہوگا، تو ایک عظیم لشکر کے ساتھ ملک خدا میں فتور پیدا کرنے کو شام و عراق کے میدان کے درمیان سے نکلے گا۔ اس کی ایک آنکھ اور ایک ابرو بالکل نہ ہوگا۔ اسی وجہ سے اسے مسیح چوپٹ کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہودی فوجیں ہوں گی، اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: ک، ف، ر (یعنی کافر) جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ اس کا فتنہ شدید ہوگا۔

(ب) اعراف اور صراط کا مفہوم:

اعراف اور صراط کی وضاحت حسب ذیل ہے:

۱-اعراف: جنت اور دوزخ کے درمیان بطور پردہ ایک دیوار ہے، یہ دیوار جنت کی نعمتوں کو دوزخ تک اور دوزخ کی کلفتوں کو جنت تک پہنچنے سے مانع ہوگی۔ اسی درمیانی دیوار کی بلندی پر جو مقام ہے، اس کو اعراف کہتے ہیں۔

۲-صراط: یہ برحق ہے، یہ ایک پل کا نام ہے جو جہنم کی پشت پر نصب کیا جائے گا۔ یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا۔ جنت میں جانے کا محض یہی راستہ ہوگا۔ سب کو اس پر گزرنا ہوگا۔ اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ پل صراط سے گزریں گے، اپنے مرتبہ و مقام کے مطابق سہولت ہوگی یا دشواری۔ بعض نیک لوگ بجلی کی طرح، بعض تیز ہوا کی طرح، بعض پرندے کی اڑان کے مطابق بعض آدمی کی دوڑ کے مطابق، بعض بالکل آہستہ آہستہ، بعض سرین کے بل، بعض لنگڑاتے ہوئے گزریں گے۔ کفار کے لیے بڑی حسرت ہوگی، وہ پل سے ہرگز نہ گزر سکیں گے اور وہ دوزخ میں گر جائیں گے۔

حصہ دوم: فقہ

سوال نمبر 4: (الف) وضو کی کوئی پانچ سنتیں، پانچ مستحبات اور پانچ مکروہات بیان کریں؟

(ب) وضو کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں بیان کریں؟

جواب: (الف) وضو کی پانچ سنتیں:

(i) بسم اللہ پڑھنا

(ii) نیت کرنا

(iii) پہلے دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا۔

(iv) مسواک کرنا

(v) تین بار کلی کرنا

وضو کے پانچ مستحبات:

(i) قبلہ رخ اور بلند جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔

(ii) وضو کا پانی پاک جگہ پر گرانا۔

(iii) پانی بہاتے وقت ہر حصہ پر ہاتھ پھیرنا۔

(iv) اپنے ہاتھ سے پانی حاصل کرنا۔

(v) بغیر ضرورت کے کسی سے وضو میں مدد نہ لینا۔

وضو کے مکروہات:

(i) ناپاک جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

(ii) مسجد میں وضو کرنا۔

(iii) اعضاء وضو سے برتن میں پانی ٹپکانا۔

(iv) اعضاء وضو پر پانی میں تھوکنا اور ناک صاف کرنا خواہ حوض کے کنارہ پر ہو۔

(v) قبلہ کی طرف کلی کرنا یا تھوکنا۔

(ب) فضیلت وضو پر دو حدیثیں:

i- قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ہاتھ آثار وضو سے چمکتے ہوں گے، تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔

ii- جو شخص ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری ہے، جو دو دو بار کرے اس کو دوگنا ثواب ملے گا، اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔

حل شدہ پرچہ جات بابت 2018ء میں ملاحظہ کریں۔

سوال نمبر 5: (الف) غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟ نیز جس پر غسل فرض ہو وہ کون کونسے کام نہیں کر سکتا؟

(ب) کن کن جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہوتا ہے اور کن کا جھوٹا ناپاک ہو جاتا ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: (الف) فرضیت غسل کے اسباب:

۱- منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ الگ ہوئی اور عضو تناسل سے خارج ہو جائے تو غسل فرض ہے۔

۲- سوتے ہوئے اٹھا اور اپنے کپڑے یا بدن پر تری پائے تو غسل واجب ہوگا خواہ اسے انزال یا خواب یاد نہ ہو۔

۳- اگر تری کے بارے میں منی ہونا یقینی ہو خواہ خواب میں احتلام ہونا یاد نہ ہو، غسل فرض ہے۔

۴- اگر مرد اور عورت دونوں ایک چارپائی پر سوئے، بیدار ہونے پر منی پائی، دونوں احتلام کا انکار کرتے ہوں، تو اس صورت میں دونوں پر غسل فرض ہے۔

۵- مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوگئی، تو دونوں پر غسل فرض ہے خواہ انزال ہوا ہو یا نہ، خواہ دونوں بالغ ہوں یا ایک نابالغ، آلہ تناسل میں شہوت ہو یا نہ ہو۔ تاہم نابالغ پر غسل واجب نہ ہوگا۔

فرضیت غسل کی صورت میں کون سے کام منع ہیں:

غسل فرض ہونے کی صورت میں حسب ذیل امور ممنوع ہوں گے:

۱-مسجد میں داخل ہونا۔

۲-تلاوت قرآن کرنا۔

۳-طواف بیت اللہ کرنا۔

۴-سجدہ تلاوت کرنا۔

تاہم ایک آدھی آیت، درود وسلام اور اذان کا جواب دینا جائز ہے مگر احتراز بہتر ہے۔

(ب) جن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے:

۱-وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے خواہ وہ چرند ہوں یا پرند، ان کا جھوٹا پاک ہے مثلاً گائے، بیل، بھینس، کبوتر اور تیتر وغیرہ۔ گھریلو مرغی کا جھوٹا پاک ہے، اگر وہ گندگی وغیرہ کھاتی ہو تو اس کا جھوٹا ناپاک ہے۔

۲-وہ جانور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا، ان کا جھوٹا ناپاک ہے مثلاً کتا، سور، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ وغیرہ۔

۳-پانی میں رہنے والے جانوروں کا جھوٹا پاک ہے خواہ وہ پانی میں پیدا ہوئے ہوں یا باہر پیدا ہو کر پانی میں داخل ہو گئے ہوں مثلاً کچھوا اور مینڈک وغیرہ۔

۴-جن جانوروں کا گوشت مکروہ ہے، ان کا جھوٹا بھی مکروہ ہے مثلاً خچر اور گدھا وغیرہ۔

سوال نمبر 6: (الف) حیض، نفاس اور استحاضہ میں سے ہر ایک کی تعریف اور مدت بیان کریں؟

(ب) نجاست غلیظہ اور خفیفہ کی تعریف اور ان میں سے ہر ایک کی معاف مقدار بیان کریں؟

جواب: (الف) تینوں خونوں کی تعریف اور ان کی مدت:

۱-حیض: یہ وہ خون ہے جو بالغہ عورت کو ہر ماہ شرمگاہ سے برآمد ہوتا ہے۔ اس کی کم از کم مدت تین ایام اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ اگر عورت کو تین دن سے کم یا دس ایام سے زیادہ آیا وہ استحاضہ کا ہوگا۔

۲-نفاس: یہ وہ خون ہے جو عورت کو بچہ کی پیدائش کے بعد شرمگاہ سے برآمد ہوتا ہے۔ اس کی کم از کم مدت کوئی نہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ اگر کسی عورت کو چالیس ایام سے زیادہ آیا تو زیادہ دنوں والا خون استحاضہ کہلائے گا۔

۳-استحاضہ: یہ وہ خون ہے جو عورت کو کسی مرض کی وجہ سے شرمگاہ سے برآمد ہو۔ اس کی مدت متعین نہیں ہے۔

مسئلہ: حیض اور نفاس کے دوران نماز اور روزہ رکھنا حرام ہے۔ تاہم عورت روزوں کی قضاء کرے گی جبکہ نمازیں معاف ہیں۔ استحاضہ کے دوران نماز اور روزے معاف نہیں ہیں بلکہ عورت ہر نماز کے وقت

خون صاف کر کے وضو کرے گی اور نماز ادا کرے گی۔اسی طرح روزے بھی رکھے گی۔

(ب) نجاست کی اقسام اور ان کے معاف ہونے کی مقدار:

نجاست کی دو اقسام ہیں، ان میں سے ہر ایک کی تعریف، حکم اور معاف ہونے کی مقدار حسب ذیل ہے:

۱-نجاست غلیظہ: یہ وہ نجاست ہے جو گاڑھی ہو یا اس کا جسم ہو مثلاً پاخانہ اور خون وغیرہ۔اگر یہ ایک درہم سے زائد ہو تو اس کا دور کرنا فرض ہے، اس کے ہوتے ہوئے نماز پڑھی تو نمازی گناہگار ہوگا۔اگر ایک درہم کے مساوی ہو تو اس کا دور کرنا واجب ہے، اگر اس کے ہوتے ہوئے نماز پڑھی تو واجب الاعادہ ہوگی۔اگر نجاست ایک درہم سے کم مقدار میں ہو تو اس کا پاک کرنا سنت ہے اور ایسی حالت میں پڑھی جانے والی کا اعادہ کرنا بہتر ہے۔

۲-نجاست خفیفہ: یہ وہ نجاست ہے جو گاڑھی نہ ہو اور نہ اس کا جسم ہو مثلاً چھوٹا پیشاب وغیرہ۔اس کا حکم یہ ہے کہ عضو کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے یعنی اس سے نماز ہو جائے گی۔اگر عضو کے چوتھائی حصہ یا اس سے زائد پھیلی ہوئی تو اس کا دھونا ضروری اور اس حالت میں پڑھی جانے والی نماز واجب الاعادہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1440ھ/2019ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے چار سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) علم صرف کی تعریف موضوع اور غرض تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) ثلاثی مجرد اور خماسی مزید فیہ کی تعریف کر کے مثال دیں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 2: (الف) ناقص واوی اور مضاعف ثلاثی کی تعریف کریں نیز حروف علت تحریر کریں؟ ۵+۵+۵=۱۵

(ب) مشتق اور جامد کی تعریف کر کے ہر ایک کی ایک ایک مثال دیں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر 3: (الف) "العلم" مصدر سے مکمل صرف صغیر تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) "الضرب" سے فعل ماضی مطلق معروف کی گردان تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے پانچ الفاظ کے بارے میں بتائیں کہ وہ کس گردان کے کونسے صیغے ہیں؟ ۵×۵=۲۵

اِضْرِبِیْ، لَمْ تَنْصُرِیْ، سَمِعْتُنَّ، اُکْرِمْنَ، نَاصِرَاتٌ، فُتِحْنَ

سوال نمبر 5: (الف) امر حاضر بنانے کا طریقہ لکھ کر نَصَرَ یَنْصُرُ سے امر حاضر معروف کی گردان لکھیں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) کسی بھی باب سے اسم فاعل کی گردان تحریر کریں؟ ۱۰

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (برائے طالبات) سال اوّل 2019ء

چوتھا پرچہ: صرف

سوال نمبر 1: (الف) علم صرف کی تعریف موضوع اور غرض تحریر کریں؟
(ب) ثلاثی مجرد اور خماسی مزید فیہ کی تعریف کر کے مثال دیں؟

جواب: (الف) علم صرف:

صرف کا لغوی معنیٰ ہے: پھیرنا۔ اصطلاحی معنیٰ ہے: وہ علم جس میں ایک کلمہ سے دوسرے کلمات بنانے کا طریقہ بیان کیا جائے مثلاً ضَرْبٌ سے ضَرَبَ، یَضْرِبُ۔
موضوع: کلمہ صیغہ کے اعتبار سے۔
غرض وغایت: ذہن کو کلام عرب میں صیغہ کی غلطی سے محفوظ رکھنا۔

(ب) ثلاثی مجرد اور خماسی مزید فیہ کی تعریف اور مثال:

جواب: ثلاثی مجرد: وہ اسم یا فعل جس میں تین حروف اصلی ہوں۔ مثلاً ضَرْبٌ، ضَرَبَ
خماسی مزید فیہ وہ اسم ہے، جس میں پانچ حروف اصلی سے زائد حروف بھی ہوں۔ مثلاً قَبَعْثَرِی
سوال نمبر 2: (الف) ناقص واوی اور مضاعف ثلاثی کی تعریف کریں نیز حروف علت تحریر کریں؟
(ب) مشتق اور جامد کی تعریف کر کے ہر ایک کی ایک ایک مثال دیں؟

جواب: (الف) ناقص واوی اور مضاعف ثلاثی کی تعریف:

۱- ناقص واوی: وہ اسم یا فعل ہے جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو۔ اگر حرف علت واؤ ہو تو اسے ناقص واوی کہتے ہیں مثلاً دَعْوٌ، دَعَا۔ اگر حرف علت یاء ہو تو اسے ناقص یائی کہتے ہیں جیسے: رَمْیٌ، رَمٰی۔

۲- مضاعف ثلاثی: وہ اسم یا فعل ہے جس میں تین حروف اصلیہ میں ایک جنس کے دو حروف ہوں جیسے: مَدٌّ، مَدَّ۔

حروف علت: علت کا معنیٰ ''بیماری'' ہے، حرف علت سے مراد وہ حروف ہیں جن میں زیادہ تبدیلی ہوتی ہے اور اہل عرب انہیں عموماً علالت کی حالت میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ وہ تعداد میں تین ہیں:
الف، واؤ، یاء۔

(ب) مشتق اور جامد کی تعریف اور مثال:

۱- مشتق: وہ کلمہ ہے جو دوسرے سے بنایا گیا ہو مثلاً ضَارِبٌ کو یَضْرِبُ سے اور یَضْرِبُ کو ضَرَبَ سے بنایا گیا ہے۔

۲- وہ کلمہ ہے جو نہ کسی سے بنایا گیا ہو اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنایا جائے مثلاً حجر۔

سوال نمبر3: (الف) "العلم" مصدر سے مکمل صرف صغیر تحریر کریں؟

(ب) "الضرب" سے فعل ماضی مطلق معروف کی گردان تحریر کریں؟

جواب: (الف) "العلم" مصدر سے مکمل صرف صغیر:

عَلِمَ يَعْلَمُ عِلْمًا فَهُوَ عَالِمٌ وَ عُلِمَ يُعْلَمُ عِلْمًا فَذَالِكَ مَعْلُوْمٌ لَمْ يَعْلَمْ لَمْ يُعْلَمْ لَا يَعْلَمُ لَا يُعْلَمُ لَنْ يَعْلَمَ لَنْ يُعْلَمَ الْاَمْرُ مِنْهُ اِعْلَمْ لِتَعْلَمْ لِيُعْلَمْ لِيَعْلَمْ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَعْلَمْ لَا تُعْلَمْ لَا يَعْلَمْ لَا يُعْلَمْ الظَّرْفُ مِنْهُ مَعْلَمٌ مَعْلَمَانِ مَعَالِمُ وَ مُعَيْلِمٌ وَالْاٰلَةُ الْوُسْطٰى مِنْهُ مِعْلَمَةٌ مِعْلَمَتَانِ مَعَالِمُ مُعَيْلِمَةٌ و الألة الكبرى منه مِعْلَامٌ مِعْلَامَانِ مَعَالِمُ مُعَيْلِيْمٌ وَمُعَيْلِيْمَةٌ وَاَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرِ مِنْهُ اَعْلَمُ اَعْلَمَانِ اَعْلَمُوْنَ اَعَالِمُ اُعَيْلَمُ وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ عُلْمٰى عُلْمَيَانِ عُلْمَيَاتٌ عُلَمٌ عُلَيْمٰى وَفِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ مَا اَعْلَمَهٗ وَاَعْلِمْ بِهٖ وَعَلُمَ يَا عُلْمَتَ

(ب) "الضرب" سے ماضی مطلق کی گردان:

ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبَتْ، ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا۔

سوال نمبر4: مندرجہ ذیل الفاظ کے بارے میں بتائیں کہ وہ کس گردان کے کون سے صیغے ہیں؟

اِضْرِبِیْ، لَمْ تَنْصُرِیْ، سَمِعْتُنَّ، اَکْرِمْنَ، نَاصِرَاتٌ، فُتِحْنَ

جواب: الفاظ، صیغے اور گردان:

اِضْرِبِیْ: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل امر حاضر معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ۔

لَمْ تَنْصُرِیْ: صیغہ واحد مؤنث حاضر فعل نفی جحد معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعُلُ۔

سَمِعْتُنَّ: صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل ماضی مطلق معروف ثلاثی مجرد از باب فَعِلَ یَفْعَلُ۔

اَکْرِمْنَ: صیغہ جمع مؤنث حاضر فعل امر حاضر معروف ثلاثی مزید فیہ از باب اِفْعَالٌ۔

نَاصِرَاتٌ: صیغہ جمع مؤنث اسم فاعل ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعُلُ۔

فُتِحْنَ: صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مطلق مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ۔

سوال نمبر 5: (الف) امر حاضر بنانے کا طریقہ لکھ کر نَصَرَ یَنْصُرُ سے امر حاضر معروف کی گردان لکھیں؟
(ب) کسی بھی باب سے اسم فاعل کی گردان تحریر کریں؟

جواب: (الف) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ:

جواب: (الف) امر حاضر معروف بنانے کا قاعدہ: یہ ہے کہ مضارع حاضر معروف سے علامت مضارع تاء کو گرا دینے کے بعد اگر پہلا حرف متحرک ہو تو آخر کو ساکن کر دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے: تُعَلِّمُ سے عَلِّمْ اور تَضَعُ سے ضَعْ اور اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دو جیسے تَقِيْ سے قِ۔
اگر علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھو۔ اگر عین کلمہ مکسور ہے یا مفتوح تو ہمزہ وصلی مکسور شروع میں لگا دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ اگر آخر میں حرف علت ہو تو گرا دو جیسے تَرْمِيْ سے اِرْمِ اور تَخْشٰى سے اِخْشَ۔
اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلی مضموم شروع میں لگا دو اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دو جیسے تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔
نوٹ: فعل امر میں نون جمع مؤنث باقی رہتا ہے اور نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے۔

(ب) امر حاضر معروف کی گردان:

اُنْصُرْ	مدد کر تو ایک مرد	اُنْصُرِيْ	مدد کر تو ایک عورت
اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو مرد	اُنْصُرَا	مدد کرو تم دو عورتیں
اُنْصُرُوْا	مدد کرو تم سب مرد	اُنْصُرْنَ	مدد کرو تم سب عورتیں

سوال نمبر 5: (الف) درج ذیل صیغے بتائیں؟

جواب: الفاظ	صیغے	الفاظ	صیغہ
ضَرَبَتْ	واحد مؤنث غائب	فَعَلْتِ	واحد مؤنث حاضر
فَعَلُوْا	جمع مذکر غائب	يَفْتَحَانِ	تثنیہ مذکر غائب
فَتَحْتُ	واحد متکلم	اَسْمَعُ	واحد متکلم
نَصَرَا	تثنیہ مذکر غائب		

(ب) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں؟ جواب:

اردو	عربی
وہ سب مرد مارے جائیں گے	يُضْرَبُوْنَ

وہ سب عورتیں جانتی ہیں	يَعْلَمْنَ
وہ دو مرد سنے گئے	سُمِعَا
ان سب مردوں نے مارا	ضَرَبُوْا
وہ دو عورتیں مدد کی گئی	نُصِرَتَا
ہم نے سنا	سَمِعْنَا
تم سب عورتوں نے کیا	فَعَلْتُنَّ
اس ایک مرد نے کھولا	فَتَحَ

(ب) اسم فاعل کی گردان:

فَاعِلٌ فَاعِلَانِ فَاعِلُوْنَ فَعَلَةٌ فَعَّالٌ فَعَّلٌ فُعَلٌ فُعَلَاءُ فُعْلَانٌ فِعَالٌ فُعُوْلٌ فُوَيْعِلٌ فَاعِلَةٌ فَاعِلَتَانِ فَاعِلَاتٌ فَوَاعِلُ فُعَّلٌ فُوَيْعِلَةٌ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1440ھ/2019ء

پانچواں پرچہ: نحو

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو سوال حل کریں۔

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل میں سے صرف چار اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۴×۵=۲۰

(i) عقود، (ii) اسم مصدر، (iii) جملہ انشائیہ، (iv) تمنی، (v) کلمہ، (vi) مرکب تقییدی

(ب) درج ذیل مرکبات میں سے صرف دو کی ترکیب کریں۔ ۲×۱۰=۲۰

(i) ضَرَبَ زَیْدٌ، (ii) مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ، (iii) هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، (iv) رَأَیْتُ عُمَرَ

سوال نمبر 2: (الف) غیر منصرف، جمع مؤنث سالم اور تثنیہ کا اعراب (رفعی، نصبی و جری حالت) تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) غیر منصرف کے اسباب لکھ کر عجمہ کی تعریف قلمبند کریں؟ ۸+۷=۱۵

سوال نمبر 3: (الف) اسمائے افعال اور اسمائے ظروف زمان تحریر کریں؟ ۸+۷=۱۵

(ب) درج ذیل میں سے مرکب مفید اور مرکب غیر مفید الگ الگ کریں؟ ۵×۳=۱۵

طَلَعَتِ الشَّمْسُ، کِتَابُ اللّٰہِ، اَحَدَ عَشَرَ، جَآءَ رَجُلٌ، کَتَبَ عَمْرٌو

سوال نمبر 4: (الف) مفعولِ مطلق اور مفعول لہٗ کی تعریف کر کے مثال دیں۔ ۸+۷=۱۵

(ب) افعال ناقصہ تحریر کر کے ان کا عمل بتائیں نیز حروف ندا کتنے اور کون کون سے ہیں؟ ۸+۷=۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

پانچواں پرچہ: نحو

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل اصطلاحات کی تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(i) عقود، (ii) اسم مصدر، (iii) جملہ انشائیہ، (iv) تمنی، (v) کلمہ، (vi) مرکب تقییدی

(ب) درج ذیل مرکبات کی ترکیب کریں۔

(i) ضَرَبَ زَیْدٌ، (ii) مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ، (iii) هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، (iv) رَأَیْتُ عُمَرَ

جواب: (الف) اصطلاحات کی تعریفات وامثلہ:

(i) عقود: معاملات طے کرنا مثلاً بِعْتُ وَ اِشْتَرَیْتُ۔

(ii) مصدر: وہ اسم ہے جس سے دوسرے کلمات بنائے جائیں مثلاً ضَرْبًا۔

(iii) جملہ انشائیہ: یہ وہ جملہ ہوتا ہے جس کے قائل کو سچا یا جھوٹا قرار نہ دیا جائے مثلاً اِضْرِبْ۔

(iv) تمنی: وہ جملہ ہے جس میں آرزو پائی جائے جیسے: لَیْتَ زَیْدًا عَالِمٌ۔

(v) کلمہ: وہ اکیلا لفظ ہے جو معنیٰ مفرد پر دلالت کرے مثلاً زَیْدٌ۔

(vi) مرکب تقییدی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس کی دوسری جز پہلی کے لیے قید بنے مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ۔

(ب) جملوں کی ترکیب نحوی:

(i) ضَرَبَ زَیْدٌ: ضَرَبَ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق مثبت معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعِلُ زَیْدٌ مفرد منصرف صحیح رفع ضمہ کے ساتھ، نصب فتح کے ساتھ اور جر کسرہ کے ساتھ مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ii) مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ: مَرَرْتُ صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق مثبت معروف تاء ضمیر مرفوع محلاً فاعل۔ بِغُلَامِیْ باء حرف جار مبنی بر کسر مبنیات اصلیہ سے، غلام مفرد منصرف صحیح مجرور لفظاً مضاف، ی ضمیر برائے واحد متکلم مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف الیہ اپنے مضاف سے ملکر مجرور ہوا جار کا، جار با مجرور متعلق ہوا ظرف لغو مَرَرْتُ کے، مَرَرْتُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(iii) هُنَّ مُسْلِمَاتٌ: هُنَّ ضمیر منفصل برائے جمع مؤنث غائب مرفوع محلاً مبتداء، مُسْلِمَاتٌ: اسم مفعول صیغہ جمع مؤنث سالم مرفوع لفظاً خبر، مبتداء اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(iv) رَأَیْتُ عُمَرَ: رَأَیْتُ فعل با فاعل، عُمَرُ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوال نمبر 2: (الف) غیر منصرف، جمع مؤنث سالم اور تثنیہ کا اعراب (رفعی نصبی وجری حالت) تحریر کریں؟

(ب) غیر منصرف کے اسباب لکھ کر عجمہ کی تعریف قلمبند کریں؟

جواب: (الف) اصطلاحات کے اعراب:

ا۔ غیر منصرف: رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب اور جر فتح لفظی کے ساتھ آتا ہے جیسے: جَاءَنِیْ اَحْمَدُ،

رَأَيْتُ اَحْمَدَ وَ مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ۔

۲- جمع مؤنث سالم: رفع ضمہ لفظی سے، نصب اور جر دونوں کسرہ لفظی سے آتے ہیں مثلاً هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

۳- تثنیہ: رفع الف ماقبل مفتوح سے جبکہ نصب اور جر یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ سے آتا ہے جیسے: جَآءَنِیْ رَجُلَانِ، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ۔

(ب) غیر منصرف کے اسباب:

غیر منصرف کے اسباب نو ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) عدل، (۲) وصف، (۳) تانیث، (۴) معرفہ، (۵) عجمہ، (۶) جمع، (۷) ترکیب، (۸) وزن فعل، (۹) الف نون زائدتان۔

عجمہ: عربی زبان کے علاوہ کسی زبان میں علم ہو، اس کے لیے شرط ہے کہ علم ہو اور تین حروف سے زائد ہو جیسے: اِبْرَاهِيْمَ۔

سوال نمبر 3: (الف) اسمائے افعال اور اسمائے ظروف زمان تحریر کریں؟

(ب) درج ذیل میں سے مرکب مفید اور مرکب غیر مفید الگ الگ کریں۔

طَلَعَتِ الشَّمْسُ، كِتَابُ اللّٰهِ، اَحَدَ عَشَرَ، جَآءَ رَجُلٌ، كَتَبَ عَمْرٌو

جواب: (الف) اسماء افعال:

اسماء افعال وہ ہیں جو شکل وصورت میں اسماء ہوں اور افعال کے معنیٰ کے ساتھ ہوں۔ اسماء افعال کی دو اقسام ہیں:

۱- اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر: وہ تعداد میں چھ ہیں:

(۱) رُوَيْدَ، (۲) بَلْهَ، (۳) حَيَّهَلَ، (۴) عَلَيْكَ، (۵) دُوْنَكَ، (۶) هَا۔ مثلاً رُوَيْدَ زَيْدًا یعنی امهله۔

۲- اسماء افعال بمعنیٰ فعل ماضی: یہ تین اسماء ہیں:

(۱) هَيْهَاتَ، (۲) شَتَّانَ، (۳) سَرْعَانَ جیسے: هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ اَیْ بَعُدَ۔

اسماء ظروف:

وہ اسماء ہیں جو کام کرنے کے زمانہ کو ظاہر کریں، اس کی دو اقسام ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱- اسماء ظرف زمان مبہم: وہ ہیں جن کی حد مقرر نہ ہو جیسے: (۱) حِيْنًا، (۲) وَقْتًا، (۳) دَهْرًا۔

۲- اسماء ظرف زمان محدود: وہ اسماء ہیں جن کی حد مقرر ہو، وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) دَقِیْقَۃً، (۲) لَیْلاً، (۳) یَوْمًا، (۴) سَبْتًا، (۵) شَھْرًا، (۶) سَنَۃً۔

اسماء ظروف فِیْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہوتے ہیں۔

(ب) مرکب مفید اور مرکب غیر مفید:

دونوں کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ مرکب مفید: طَلَعَتِ الشَّمْسُ، جَآءَ رَجُلٌ، کَتَبَ عَمْرٌو۔

۲۔ مرکب غیر مفید: کِتَابُ اللہِ، اَحَدَ عَشَرَ۔

سوال نمبر 4: (الف) مفعول مطلق اور مفعول لہ کی تعریف کرکے مثال دیں؟

(ب) افعال ناقصہ تحریر کرکے ان کا عمل بتائیں نیز حروف ندا کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: (الف) مفعول مطلق اور مفعول لہ کی تعریف و امثلہ:

۱۔ مفعول مطلق: وہ مفعول ہے جو اپنے فعل کا ہم معنیٰ ہو جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے خوب مارا)

۲۔ مفعول لہ: وہ مفعول ہے، جس کے لیے فعل مذکور کیا گیا ہو جیسے: قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ۔

(ب) افعال ناقصہ اور ان کا عمل:

افعال ناقصہ سترہ ہیں:

(۱) کَانَ، (۲) صَارَ، (۳) اَصْبَحَ، (۴) اَمْسٰی، (۵) اَضْحٰی، (۶) ظَلَّ، (۷) بَاتَ، (۸) رَاحَ، (۹) آضَ، (۱۰) عَادَ، (۱۱) غَدَا، (۱۲) مَا زَالَ، (۱۳) مَا بَرِحَ، (۱۴) مَا فَتِیَٔ، (۱۵) مَا انْفَکَّ، (۱۶) مَا دَامَ، (۱۷) لَیْسَ۔

عمل: یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتداء کو رفع دیتے ہیں، اسے ان کا اسم اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور اُسے ان کی خبر کہا جاتا ہے۔ جیسے: کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا۔

حروف نداء:

حروف نداء وہ ہیں جن کے ساتھ کسی کو پکارا جائے، وہ تعداد میں پانچ ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) یَا، (۲) اَیَا، (۳) ھَیَا، (۴) اَیْ، (۵) ہمزہ مفتوحہ (اَ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1440ھ/2019ء

چھٹا پرچہ: سائنس و مطالعہ پاکستان

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر ایک اور پانچ لازمی ہیں باقی دونوں حصوں سے کوئی دو دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل: جنرل سائنس

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل کی تعریف کریں؟ ۱۰

فزکس، باٹنی، میڈیسن، سائنس، زراعت

(ب) مختصر جواب دیں؟ ۱۰

۱- جابر بن حیان کس علم کا ماہر تھا؟

۲- پولیو کی بیماری کس سے پھیلتی ہے؟

۳- HIV کس کا مخفف ہے۔

۴- ایڈز کی بیماری کے وائرس کا نام لکھیں؟

۵- سٹرلائزیشن سے کیا مراد ہے؟

سوال نمبر 2: اسلام میں سائنس کے تصور کو تفصیل سے بیان کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 3: سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہماری زندگی میں کیا کردار ہے؟ وضاحت کریں؟ ۱۵

سوال نمبر 4: فلو یا انفلوئزا پر نوٹ لکھیں؟ ۱۵

حصہ دوم: مطالعہ پاکستان

سوال نمبر 5: (الف) خالی جگہ پر کریں؟ ۱۰

۱-...... میں نادر شاہ قتل ہوا۔

۲- برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد...... نے رکھی۔

۳- محمد بن قاسم نے...... سندھ پر حملہ کیا۔

۴- قائداعظم...... کو پیدا ہوئے۔

۵-قطب الدین ایبک کا مزار......میں واقع ہے۔

(ب) مختصر جواب دیں؟ ۱۰

۱-برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد کس نے رکھی؟

۲-قائداعظم نے چودہ نکات کب پیش کیے؟

۳-مسلمانوں نے یوم نجات کب منایا؟

۴-علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد کب پیش کیا؟

۵-انڈین نیشنل کانگریس کب قائم کی گئی؟

سوال نمبر 6: اسلامی نظریہ حیات پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟ ۱۵

سوال نمبر 7: انگریز کے خلاف جنگ آزادی کے محرکات پر روشنی ڈالیں؟ ۱۵

سوال نمبر 8: برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب تفصیلاً لکھیں؟ ۱۵

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (برائے طالبات) سال اول 2019ء

چھٹا پرچہ: سائنس ومطالعہ پاکستان

حصہ اوّل: جنرل سائنس

سوال نمبر 1: (الف) درج ذیل کی تعریف کریں؟

فزکس، باٹنی، میڈیسن، سائنس، زراعت

(ب) مختصر جواب دیں؟

۱-جابر بن حیان کس علم کا ماہر تھا؟

۲-پولیو کی بیماری کس سے پھیلتی ہے؟

۳-HIV کس کا مخفف ہے؟

۴-ایڈز کی بیماری کے وائرس کا نام لکھیں؟

۵-سنٹرلائزیشن سے کیا مراد ہے؟

جواب: (الف): سائنس:

سائنس ایک لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی حقائق کا اصلی شکل میں باقاعدہ مطالعہ کرنا ہے۔ سائنس کا بنیادی اصول مشاہدہ اور استدلال ہے۔ تجربات کی روشنی میں سائنسی قانون وضع کرنا سائنسی

طریقہ کار کہلاتا ہے۔

زراعت:

کھیتی باڑی کے طریقے، گوشت اور دودھ دینے والے جانوروں کو پالنے کا علم زراعت کہلاتا ہے۔ فصلوں کی بیماریاں، ان سے بچاؤ کے طریقے، زراعت میں استعمال ہونے والے آلات، مشینیں، کھادیں اور جراثیم کش ادویات کی تیاری وغیرہ اسی سائنس میں شامل ہیں۔

فزکس:

فزکس وہ علم ہے جو بالخصوص مادی اشیاء اور ان کی توانائی وغیرہ سے متعلق ہوتا ہے۔ فزکس کو پیمائش کی سائنس کا نام بھی دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس علم کا تعلق زیادہ تر ناپ تول سے ہے۔ مکینکس، حرارت، روشنی، آواز اور الیکٹریسٹی وغیرہ اس کی اہم شاخیں ہیں۔

(۱) باٹنی

پودوں کے متعلق علم کو باٹنی یعنی علم نباتات کہتے ہیں۔ اس میں پودوں کی ساخت، نشوونما اور ان کے ماحول کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔

میڈیسن:

یہ سائنس کی وہ شاخ ہے جو جانداروں کے اجسام کی ساخت، امراض کی تشخیص، طریقہ علاج، ادویات کی تیاری، تشخیص علاج میں استعمال ہونے والے آلات اور مشینوں کے علم سے متعلق ہے۔

(ب): (۱) جواب: جابر بن حیان علم کیمیا کا ماہر تھا۔

(۲) پولیو کی بیماری پولیو وائرس سے پھیلتی ہے۔

(۳) HIV انگریزی الفاظ Human Immuno Deficiency کا مخفف ہے۔ یہ وائرس ایڈز کی بیماری کا سبب بنتا ہے۔

(۴) ایڈز کے وائرس کا نام ایچ آئی وی (HIV) ہے۔

(۵) یہ طریقہ جراثیم کو مارنے کا بہترین طریقہ ہے۔ اس میں دودھ، پھلوں کا رس اور دوسری کھانے پینے کی اشیاء کو ایک یا دو سیکنڈ تک 148.9 ڈگری سی تک گرم کیا جاتا ہے۔ اس سے نہ صرف جراثیم بلکہ سپورز بھی ان کے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ سٹرلائزڈ فوڈ کو فریج کے بغیر عام ٹمپریچر پر کئی دنوں بلکہ کئی مہینوں تک سٹور کیا جا سکتا ہے۔

سوال نمبر 2: اسلام میں سائنس کے تصور کو تفصیل سے بیان کریں؟

(ج) جواب: اسلام کی نظر میں سائنس کا مفہوم: اسلام نہ صرف انسانوں بلکہ تمام جانداروں کی سلامتی اور فلاح و بہبود کا خواہاں ہے۔ قرآن پاک اکثر مقامات پر انسانوں کو مشاہدے، تجربے اور نتائج اخذ کرنے اور عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن پاک میں علم ہی کو برتری کی بنیاد بنایا گیا ہے جیسے سورۂ بقرہ کی آیت 31 میں فرشتوں پر حضرت آدم علیہ السلام کو برتری صرف علم کی بدولت ہے۔

اسلام میں سائنس کا مفہوم یہ ہے کہ کائنات پر غور و فکر کرو، قدرتی وسائل و ذرائع اور مظاہرہ کا بغور مشاہدہ کر کے مطالعہ کرو اور ان میں سے ان کی حقیقت اور وجود کے متعلق تحقیق کرو۔

اسلام کائنات کے علم کے بارے میں قرآن پاک کے بنیادی فلسفے پر یقین رکھتا ہے جو یہ بتاتا ہے کہ اس کا حقیقی مالک اور خالق اللہ تعالیٰ عز و جل کی ذات ہے۔ اس لئے انسان کو کائنات کے بارے میں تدبر و تفکر کی دعوت دیتا ہے۔

سوال نمبر 3: سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہماری زندگی میں کیا کردار ہے؟ وضاحت کریں؟

جواب: سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہماری زندگی میں کردار:

ہماری روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی اشیاء مثلاً کمہار کا چاک، لوہار کی بھٹی، جولاہے کا تکلہ، کسان کا ہل اور رہٹ، چپوؤں سے چلنے والی کشتیاں وغیرہ سب زمانہ قدیم کے علم اور اس کی ٹیکنالوجی پر مشتمل ہیں۔

انیسویں صدی کے نصف میں بجلی کی وسیع پیمانے پر تیاری اور ترسیل نے گھریلو اور صنعتی استعمال کے لیے بے شمار ایجادات کو جنم دیا ہے۔ بجلی نہ صرف روشنی مہیا کرتی ہے بلکہ وہ گھروں اور کارخانوں میں ہزاروں مختلف مشینوں کو چلاتی ہے۔ اس سے صنعتی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

موجودہ صدی میں ہونے والی مختلف دریافتوں نے مواصلاتی نظام میں لازوال ترقی کی ہے۔ وائرلیس، ٹیلی فون، ریڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر اور مواصلاتی سیاروں نے دنیا بھر کے نظام کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے۔ انسان نے خلا میں سفر کو ممکن بنا دیا ہے۔

آج کا دور کمپیوٹر کا دور ہے جو کہ جدید دور کی اہم ایجاد ہے۔ کمپیوٹر سے ای میل کے ذریعے پیغام رسانی بہت تیز ہو گئی ہے۔ کمپیوٹر نے تصاویر کا حصول بھی بہت آسان بنا دیا ہے۔ اس سے گھر بیٹھے ملکی و غیر ملکی معلومات حاصل کر سکتے ہیں علیہ السلام کیونکہ تمام کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ذریعے ایک دوسرے سے منسلک کیے جا سکتے ہیں۔ زراعت میں زیادہ پیداوار دینے والے بیج، کرم کش ادویات، کیمیائی کھادیں، زرعی مشینیں، مواصلات میں آواز کی رفتار سے اڑنے والے تیز جہاز بھی ٹیکنالوجی میں ہونے والی انقلابی ایجادات کی مرہون منت ہیں۔

سوال نمبر 4: فلو یا انفلوئنزا پر نوٹ لکھیں؟

جواب: انفلوئنزا کے وائرس کی تین اقسام ہیں، ٹائپ اے، ٹائپ بی اور ٹائپ سی، انفلوئنزا وائرس لیکن زیادہ خطرناک اے اور بی اقسام ہیں۔ انفلوئنزا بہت تیزی سے پھیلنے والی بیماری ہے۔ جو اِکا دُکا مریضوں سے پھیلتا ہوا پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ اس بیماری میں گلا خراب ہوتا ہے۔ مریض کو بخار اور کھانسی ہوتی ہے۔ ناک کی جھلی اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ سر درد اور پٹھوں میں شدید اینٹھن محسوس ہوتی ہے۔ معمولی کام کاج کے بعد تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔

وائرس کا حملہ تمام عمر لوگوں میں ایک جیسا رہتا ہے اور عورت اور مرد میں بھی حملہ ایک جیسا ہوتا ہے۔ انفلوئنزا کا حملہ عموماً سردیوں اور برسات کے موسموں میں زیادہ ہوتا ہے۔ ان جگہوں میں جہاں زیادہ لوگ اکٹھے رہتے ہیں، وہاں یہ تیزی سے پھیلتا ہے۔ انفلوئنزا ایک انسان سے دوسرے انسان کو عمومی طور پر کھانسے، چھینکنے اور بولنے کے دوران پیدا ہونے والی تھوک کی ننھی ننھی بوندوں میں وائرس کے ذریعے پھیلتا ہے۔ مریض کے استعمال کی چیزوں یعنی رومال، تولیہ بھی بیماری پھیلانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی جگہ انفلوئنزا پھیلنے کا امکان ہو تو مقامی محکمہ صحت کو اطلاع دی جائے۔ انفلوئنزا سے بچاؤ کی ویکسین لگوائی جانی چاہیے۔

حصہ دوم: مطالعہ پاکستان

سوال نمبر 5: (الف) خالی جگہ پر کریں؟

۱- ...... میں نادر شاہ قتل ہوا۔

۲- برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد ...... نے رکھی۔

۳- محمد بن قاسم نے ...... سندھ پر حملہ کیا۔

۴- قائداعظم ...... کو پیدا ہوئے۔

۵- قطب الدین ایبک کا مزار ...... میں واقع ہے۔

جواب: ۱- 1747ء، ۲- سلطان قطب الدین ایبک، ۳- 712ء، ۴- 25 دسمبر 1876ء، ۵- لاہور

(ب) مختصر جواب دیں؟

۱- برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد کس نے رکھی؟

۲- قائداعظم نے چودہ نکات کب پیش کیے؟

۳- مسلمانوں نے یوم نجات کب منایا؟

۴-علامہ اقبال نے خطبہ الہ آباد کب پیش کیا؟
۵-انڈین نیشنل کانگریس کب قائم کی گئی؟
جواب:۱- برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد 1206ء میں سلطان قطب الدین ایبک نے رکھی۔
۲-قائداعظم نے چودہ نکات 1929ء میں پیش کیے۔
۳-مسلمانوں نے یوم نجات 16 اگست 1946ء کو منایا۔
۴-علامہ اقبال نے 1930ء میں خطبہ الہ آباد پیش کیا۔
۵-انڈین نیشنل کانگرس 1885ء میں قائم کی گئی۔
سوال نمبر 6: اسلامی نظریہ حیات پر تفصیلی نوٹ لکھیں؟

جواب: اسلامی نظریہ حیات:

نظریہ پاکستان، اسلامی نظریہ حیات پر مبنی ہے اور اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد قرآن وسنت ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں جدید مسائل کا حل جید علماء کرام تلاش کرتے ہیں اور اسے اسلامی فقہ کہا جاتا ہے۔

اسلامی نظریہ حیات کی چند اہم باتیں درج ذیل ہیں:

1-عقائد:

اسلام میں عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور تمام دین کی عمارت اسی بنیاد پر قائم ہے۔ بنیادی طور پر عقائد چند باتوں پر مشتمل ہیں' اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اسے توحید کہتے ہیں، تمام رسولوں اور نبیوں کی رسالت ونبوت پر ایمان رکھنا، تمام آسمانی کتابوں مثلاً قرآن مجید، تورات، زبور اور انجیل اور دیگر صحیفوں پر ایمان رکھنا، فرشتوں پر ایمان رکھنا، آخرت کے دن پر ایمان رکھنا اور تقدیر پر ایمان لانا یعنی ہر خیر وشر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر اور انسان کو عمل کرنے کا حکم ہے۔

مسلمانوں کے عقائد میں یہ بات بھی شامل اور لازمی ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا اور آپ ظاہری اور باطنی حسن وجمال کے پیکر تھے نیز آپ آخری نبی ہیں' آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور اس کو عقیدہ ختم نبوت کہتے ہیں۔ نیز عقیدہ ختم نبوت کا منکر کافر ہے۔

اسی طرح قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے اور اس میں قیامت تک پیش آنے والے مسائل کے حل کے لیے رہنمائی موجود ہے۔

صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ پاکیزہ شخصیات ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

خصوصی نسبت حاصل ہے۔ان کی عزت واحترام ہر مسلمان پر لازم ہے۔

2-عبادات:

عبادات کا معنی اللہ عزوجل اور اس کے رسول کا حکم ماننا ہے اور بنیادی طور پر چند کام بطور عبادت فرض ہیں' مثلاً پانچ وقت کی نماز، ماہ رمضان المبارک کے روزے، سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا اور اگر طاقت ہو تو زندگی میں ایک بار حج کرنا۔ جہاد فرض کفایہ ہے مسلمان فوج کی ذمہ داری ہے کہ وہ فتنہ فساد کے قلع قمع کے لیے اسلام دشمن قوتوں کے خلاف جہاد کرے۔

3-قانون کی حکمرانی:

کسی بھی معاشرہ کی حکمرانی ضروری ہوتی ہے' ورنہ طاقتور لوگ کمزور لوگوں کی زندگی عذاب بنا دیتے ہیں۔ اسلام میں قانون کا سرچشمہ قرآن وسنت اور فقہ اسلامی ہے اور قانون کی نظر میں سب لوگ برابر ہیں۔

4-عدل وانصاف:

اسلامی قانون کی خوبی یہ ہے کہ یہ قانون معاشرے میں انصاف قائم کرتا ہے' مجرم کوئی بھی ہو قانون کی گرفت میں آتا ہے۔ اسی کو انصاف اور مساوات کہتے ہیں۔

بنو مخزوم کی فاطمہ نامی عورت نے چوری کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ جب اس کی سفارش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کی جگہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بھی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

عدل وانصاف اسلامی قوانین کا طرۂ امتیاز ہے اور تاریخ میں اس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

5-اخوت ومساوات:

ایک پرامن معاشرے کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ اس کے افراد باہم بھائی چارہ کریں اور ان کے درمیان مساوات ہو۔ اسلامی نظریہ حیات اسی بھائی چارہ کو قائم کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔'' اس' اخوت کی بنیاد پر ایک دوسرے کے مال، جان وعزت کو تحفظ دیا جاتا ہے۔ اسلام کے مطابق سب سے زیادہ عزت اس شخص کے لیے ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یعنی جس کے دل میں خوف خدا زیادہ ہوتا ہے۔

6-اسلام اور اقتدار اعلیٰ:

اسلامی نظریہ حیات میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے' وہ حکم الحاکمین ہے یعنی تمام حاکموں کا حاکم

ہے۔ انسان اس کے نائب کے طور پر اسی کے نظام کو قائم کرتا ہے' یہی وجہ ہے کہ اگر حکمران اسلام کے خلاف کوئی طریقہ اختیار کریں تو ان کو حکمرانی کا حق باقی نہیں رہتا' اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے قانون یعنی قرآن وسنت کے نفاذ کے پابند ہیں۔

سوال نمبر 7: انگریز کے خلاف جنگ آزادی کے محرکات پر روشنی ڈالیں؟

جواب: چونکہ برصغیر پر انگریز اپنا تسلط قائم کر چکا تھا اس لیے برصغیر میں انگریز کے غاصبانہ تسلط کو ختم کرنا اور برصغیر کے مسلمانوں کے لیے دوقومی نظریہ کی بنیاد پر الگ مملکت کا قیام ضروری تھا جہاں مسلمان آزادی کے ساتھ اسلامی ثقافت کو فروغ دے سکیں۔

برصغیر کے مسلمانوں نے آزادی ہند کی کوشش شروع کر دی اس کی بنیاد سیاسی، معاشی، مذہبی اور فوجی وجوہات بھی تھیں جن کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

مسلمانوں نے دور اقتدار میں کبھی بھی نسلی امتیاز کی پالیسی پر عمل نہیں کیا تھا لیکن انگریز محکوم اقوام کو حقارت کی نظر سے دیکھتے اور ہر معاملے میں گورے کو کالے پر ترجیح دیتے۔ چونکہ انگریز نے حکومت مسلمانوں سے لی تھی اس لیے وہ مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتے تھے اور ڈرتے تھے کہ مسلمان کہیں دوبارہ اقتدار میں نہ آ جائیں۔

انگریز برصغیر کے باشندوں (بالخصوص مسلمانوں) کو عیسائی بنانے میں زیادہ دلچسپی سے کام لیتے اور حکومتی سرپرستی میں سکول اور ہسپتالوں میں کھلم کھلا عیسائیت کی تبلیغ کی جاتی تھی۔

سوال نمبر ۷: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد واضح کریں؟

جواب: ۱۹۰۶ء کو نواب وقار الملک کی صدارت میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس تنظیم کے قیام کے محرک تین عوامل ہیں:

(۱) ہندوؤں میں مسلمانوں کے حقوق کی مسلسل حق تلفی۔

(۲) کانگریس کی فرقہ وارانہ ذہنیت۔

(۳) مسلمانوں کی جداگانہ حیثیت۔ مسلمان یہاں بطور حکمران آئے تھے اور اسلامی تمدن ان کا امتیازی نشان تھا۔ بعدازاں مسلم لیگ کی صوبائی شاخیں قائم کی گئیں اور صحیح معنوں میں اس تحریک کو ملک گیر تحریک بنا دیا۔

برصغیر میں مختلف قومیں آباد تھیں۔ ان کی تعداد اور تمدن میں فرق تھا۔ ثقافت بھی جدا جدا تھی۔ علاوہ ازیں رسم ورواج بھی جداگانہ تھے۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی تنظیم قائم ہو اور مسلمانوں کے حقوق کی پاسداری کے لیے اہم کردار ادا کرے۔ بالآخر انتھک کوششوں کے بعد اسی تنظیم نے دیگر اداروں اور مختلف تنظیموں کے تعاون سے ملت اسلامیہ کو ہندوستان سے آزادی دلوائی اور وطن عزیز پاکستان جیسی نعمت

دلائی۔یہی مسلم لیگ کے قیام کا اہم مقصد تھا کہ وہ مسلمانوں کو انگریز کے تسلط سے آزاد کروائے۔

سوال نمبر 8: برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب تفصیلاً لکھیں؟

جواب: برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کے اسباب:

جواب: برصغیر میں مسلمانوں کا زوال: 1707ء میں اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد اس کے نالائق اور کمزور جانشین وسیع سلطنت کو نہ سنبھال سکے۔ مرکز کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دکن میں مرہٹوں نے دوبارہ سر اٹھایا، پنجاب میں سکھوں نے شورش برپا کر دی اور دہلی و آگرہ کے درمیانی علاقے میں جاٹوں نے بغاوت کر دی۔ اسی زمانے میں دکن، بنگال اور اودھ کے صوبیداروں نے نیم خودمختار ریاستیں قائم کر لیں جس سے مرکزی حکومت کمزور ہوگئی اور اس کی آمدنی گھٹ گئی۔ ان حالات میں مغل بادشاہ کے لئے ملکی دفاع کی خاطر بڑی فوج رکھنا مشکل ہوگیا۔

اسی زمانے میں ایران کے بادشاہ نادر شاہ نے بڑی قوت فراہم کر لی اور اس نے 1739ء میں برصغیر پر حملہ کر کے مغل بادشاہ محمد شاہ (سن وفات 1748ء) کو کرنال کے مقام پر شکست ہوئی اور دہلی میں قتل عام کا حکم دے کر خون کی ندیاں بہادیں۔ نادر شاہ کی کامیابی سے مغل بادشاہ کی ساکھ کو بڑا دھچکا لگا۔ نادر شاہ کے قتل (1747ء) کے بعد افغانستان میں احمد شاہ ابدالی (سن وفات 1772ء) نے خودمختار ریاست قائم کر لی، اس نے کئی بار برصغیر پر حملہ کر کے مغل حکومت کی رہی سہی ساکھ بھی ختم کر دی۔

برصغیر میں مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مسلمان حکمران آرام پسند ہوگئے تھے لہٰذا فوجی طاقت ختم ہوگئی۔ کاہلی اور آرام طلبی نے فوجی صلاحیتوں کو ماند کر دیا تھا۔

مسلمان حکومت میں تخت نشینی کا کوئی اصول نہ تھا، جب ایک بادشاہ مرجاتا تو اس کے بیٹوں میں تخت نشینی کی جنگ چھڑ جاتی تھی۔ تخت کے حصول کے لئے خانہ جنگی نے مسلم سلطنت کو بہت کمزور کر دیا اور ایسی لڑائیوں میں کئی شہزادے، امراء اور تجربہ کار سپہ سالار مارے جاتے تھے۔

سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں یورپ میں کئی علمی انقلاب آئے اور جدید علوم کے ذریعے نئے راستے تلاش کیے گئے۔ نئی ایجادات اور جنگ کے لئے نئی اشیاء اور آلات بنائے گئے لیکن مسلمانوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی اور طاقت کے تقاضوں کا ساتھ نہ دے سکے۔

مغل حکمرانوں کے مقابلے میں اقوام یورپ نے بحریہ کی طرف خاص توجہ دی اور ان کے بحری بیڑے دنیا بھر کے سمندروں میں منڈلانے لگے۔ ان حالات میں مغل بادشاہوں کو چاہیے تھا کہ وہ طاقتور بحری بیڑا تیار کرتے لیکن انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہ دی۔ مغلوں کی بحری قوت کی عدم موجودگی میں پرتگیزوں، انگریزوں اور فرانسیسیوں نے ساحلی علاقوں میں اپنے قدم جما لئے اور مقامی راجاؤں اور نوابوں کی باہمی آویزش سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے ایک بڑے علاقے پر قبضہ کر لیا۔

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1441ھ/2020ء

پہلا پرچہ: قرآن وتجوید

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: تمام سوالات حل کریں۔

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر۱: درج ذیل میں سے چھ آیات کا ترجمہ کریں۔ ۶×۱۰=۶۰

(۱) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

(۲) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

(۳) اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

(۴) وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

(۵) وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(۶) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرًا ۚ ۖ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝

(۷) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(۸) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

سوال نمبر۲: درج ذیل میں سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۱۰=۲×۵

(۱) اَلصَّوَاعِق (۲) اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۳) غُلْفٌ (۴) خِزْیٌ

(۵) اَلْقَوَاعِد (۶) شِقَاقٌ (۷) الدَّاع (۸) اَلْمَيْسِر

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر۳: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(i) دانتوں کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ہر قسم کی وضاحت کریں نیز حافہ لسان سے کیا مراد ہے اور یہ کس حرف کا مخرج ہے؟ ۱۰+۵=۱۵

(ii) استعلاء اذلاق اور استفال میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور ان کے حروف لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

(iii) قلب اور اخفاء کی تعریف کر کے مثال دیں نیز بتائیں کہ "را" کب پر پڑھی جاتی ہے؟ ۱۰+۵=۱۵

(iv) ادغام کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟ ہر قسم کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟ ۱۵

☆☆☆☆

درجہ عامہ (سالِ اوّل) برائے طالبات بابت ۲۰۲۰ء

پہلا پرچہ: قرآن و تجوید

حصہ اوّل: قرآن مجید

سوال نمبر۱: درج ذیل آیات کا ترجمہ کریں؟

سوال نمبر۱: درج ذیل میں سے چھ آیات کا ترجمہ کریں۔ ۶۰=۱۰×۶

(۱) وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

(۲) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

(۳) اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْــَٔـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىِٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاۗءَ السَّبِيْلِ ۝

(۴) وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ○

(۵) وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ○

(۶) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۚ ۨالْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ○

(۷) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ○

(۸) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ○

جواب: ترجمہ آیات قرآنی:

(۱) اور جب ان سے کہا جائے کہ تم زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں: ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں، خبردار! یہ وہی لوگ ہیں جو فساد برپا کرتے ہیں، مگر یہ عقل نہیں رکھتے۔

(۲) اور جب (حضرت) موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک گائے ذبح کرو، انہوں نے کہا: کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں؟ آپ نے (جواب میں) فرمایا: میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں جاہل لوگوں سے ہو جاؤں۔

(۳) کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے رسول سے سوال کرو جس طرح اس سے پہلے موسیٰ سے سوال کیا گیا تھا اور جو لوگ ایمان کے بدلے کفر حاصل کرتے ہیں، پس وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔

(۴) اور ابراہیم کے دین سے نہیں منہ پھیرتا، سوائے اس شخص کے جو احمق ہے، بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا، بے شک وہ آخرت میں یقیناً نیک لوگوں سے ہوگا۔

(۵) اور تم جہاں کہیں بھی ہو، اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو بیشک حق تمہارے رب کی طرف سے ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے جو تم کرتے ہو۔

(۶) تم پر ضروری قرار دیا گیا ہے کہ موت کے وقت کچھ مال چھوڑنے کی وصیت کر جاؤ اپنے والدین اور اپنے رشتہ داروں کے لیے دستور کے مطابق اور یہ پرہیزگار لوگوں پر واجب ہے۔

(۷) کون آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ پیش کرے، تو وہ اسے کئی گنا زیادہ کر کے مال کثیر بنا دیتا

ہے۔ اللہ تنگی کو کشائش میں تبدیل کر دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۸) شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے، وہ تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اس کی بخشش کا وعدہ کرتا ہے اور (اپنے) فضل کا اور اللہ تعالیٰ وسعت والا جاننے والا ہے۔

سوال نمبر ۲: درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۵×۲=۱۰

(۱) اَلصَّوَاعِق (۲) اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۳) غُلْفٌ (۴) خِزْيٌ

(۵) اَلْقَوَاعِد (۶) شِقَاقٌ (۷) الدَّاع (۸) الْمَيْسِر

جواب: الفاظ کے معانی:

(۱) کڑک (۲) بارہ چشمے (۳) پردہ (۴) ذلت

(۵) بنیادیں (۶) مخالفت (۷) دعا کرنے والا (۸) جوا

حصہ دوم: تجوید

سوال نمبر ۳: درج ذیل میں سے صرف دو اجزاء کا جواب تحریر کریں؟

(i) دانتوں کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں ہر قسم کی وضاحت کریں نیز حافہ لسان سے کیا مراد ہے اور یہ کس حرف کا مخرج ہے؟

(ii) استعلاء اذلاق اور استفال میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور ان کے حروف لکھیں۔

(iii) قلب اور اخفاء کی تعریف کر کے مثال دیں نیز بتائیں کہ "را" کب پر پڑھی جاتی ہے؟

(iv) ادغام کی کتنی اور کون سی اقسام ہیں؟ ہر قسم کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟

جواب: (i) دانتوں کی تعداد اور اقسام:

کل دانت بتیس ہیں۔ ان کی چھ اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

ثنایا: سامنے والے دو اوپر اور دو نیچے والے دانت، اوپر والوں کو ثنایا علیا اور نیچے والوں کو ثنایا سفلی کہا جاتا ہے۔

رباعیات: رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

انیاب: رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار دانت۔

ضواحک: انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

طواحن: ضواحک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین کل بارہ داڑھیں۔

نواجذ: طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کل چار داڑھیں۔

حافہ لسان سے مراد اور مخرج: زبان کا بغلی کنارہ جو حلق کی طرف ہے، اس کے دائیں یا بائیں اوپر کی داڑھوں کی جڑیں، حافہ لسان کہلاتی ہیں۔ یہ "ض" کا مخرج ہے۔

(ii) استعلاء: لغوی معنی بلندی چاہنا، اصطلاح تجوید میں زبان کی جڑ کو تالو کی طرف بلند ہونے کو کہتے ہیں۔ جن جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے انہیں حروف مستعلیہ کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے۔ اس لیے یہ حروف پر پڑھے جاتے ہیں۔ یہ حروف سات ہیں جن کا مجموعہ خص ضغط قظ ہے۔

اذلاق: لغوی معنی کنارہ ہے۔ اصطلاح تجوید میں حروف کا دانتوں، ہونٹوں یا زبان کے کناروں سے پھسل کر بسہولت ادا ہونے کو کہتے ہیں۔ حروف مذلقہ اپنے مخرج سے پھسل کر بسہولت ادا ہوتے ہیں۔ حروف مذلقہ چھ ہیں، جن کا مجموعہ فر من لب ہے۔

استفال: یہ استعلاء کی ضد ہے۔ اس کا لغوی معنی نیچائی چاہنا ہے۔ اصطلاح تجوید میں زبان کی جڑ کا تالو کی طرف نہ اٹھنے کو کہا جاتا ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، انہیں حروف مستفلہ کہتے ہیں۔ حروف مستفلہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند نہیں ہوتی بلکہ نیچے رہتی ہے۔ اس وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔ حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس حروف مستفلہ ہیں۔

(iii) قلب کی تعریف: لغوی معنی بدلنا، اصطلاح تجوید میں ایک حرف کو دوسرے سے بدل دینے کا نام قلب ہے۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد "با" آجائے تو نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے: من بعد، الیم بما۔

اخفاء کی تعریف: لغوی معنی پوشیدہ کرنا۔ اصطلاح تجوید میں اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت کو اخفاء کہتے ہیں۔ نون ساکن اور نون تنوین کے بعد جب حروف حلقی اور حروف یرملون، الف اور باء کے سوا باقی حروف میں سے کوئی حرف آئے تو اخفاء ہوگا۔ یعنی نون ساکن اور نون تنوین کو اس کے مخرج سے اس طرح پڑھنا کہ زبان نون کے مخرج تک نہ پہنچے، البتہ قریب ہو جائے اور غنہ ایک الف کے برابر ہوتا ہے۔

حروف اخفاء یہ ہیں: ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک۔

'ر' کو پر پڑھنے کی صورتیں:

(۱) جب 'را' مفتوح ہو یا مضموم مثلاً الرحمٰن، الظاھر

(۲) جب 'را' ساکن ہو اور اس کا ماقبل حرف مفتوح ہو، یا مضموم ہو مثلاً یَرْجِعُ، تَرْجِعُ۔

(۳) 'را' ساکن سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو مثلاً: رَبِّ ارْجِعُوْنَ۔

(۴) 'را' ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو مثلاً: اِرْجِعُوْا ۔

(۵) 'را' ساکن کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو جیسے: اِرْصَادًا مگر فِرْقٌ کی 'را' پر اور باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(۶) 'را' وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہو اور اس کا ماقبل حرف مفتوح ہو یا مضموم ہو مثلاً: قَدْرْ، اُمُوْرْ۔

(iv) ادغام کی اقسام: ادغام کی تین قسمیں ہیں:

(i) ادغام مثلین (ii) ادغام متجانسین (iii) ادغام متقاربین۔

ادغام مثلین: اگر ایک حرف دو مرتبہ ایک یا دو کلموں میں جمع ہو اور پہلا ان میں سے ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کریں گے۔ اس کو ادغام مثلین کہتے ہیں۔ مثلاً: اذ ذھب، یدرکم۔

ادغام متجانسین: اگر ایسے دو حروف ایک کلمہ یا دو کلموں میں موجود ہوں جن کا مخرج ایک ہو اور حروف الگ الگ ہوں اور پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کریں گے۔ اس کو ادغام متجانسین کہتے ہیں جیسے: عَبَدْتُّمْ، قَدْتَّبَیَّنَ۔

ادغام متقاربین: اگر ایسے دو حروف ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں، جو باعتبار مخرج اور صفات کے قریب قریب ہوں، تو ان کے ادغام کو ادغام متقاربین کہتے ہیں جیسے: قُلْ رَّبِّ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1441ھ/2020ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: پہلا سوال لازمی ہے باقی میں سے کوئی دو حل کریں۔

حصہ اوّل: حدیث مبارک

سوال نمبرا: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۳×۱۰=۳۰

(i) عن ابى عبدالرحمن عبدالله بن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بنى الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وحج البيت و صوم رمضان۔

(ii) عن ابن عمر رضى الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة فاذا فعلوا ذلك عصموا منى دماء هم و اموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم على الله تعالىٰ ۔

(iii) عن ابى مسعود رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايحل دم امرى مسلم الا باحدى ثلاث الثيب الزانى والنفس بالنفس والتارك لدينه المفارق للجماعة ۔

(iv) عن ابى عبدالله جابر بن عبدالله الانصارى رضى الله عنهما ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ارايت اذا صليت المكتوبات وصمت رمضان واحللت الحلال و حرمت الحرام ولم ازد على ذلك شيئا ادخل الجنة؟ قال نعم وليحد احدكم شرفته وليرخ ذبيحته

(ب) مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کے علاوہ اربعین نووی میں مذکور کوئی دو ۱۰+۱۰=۲۰
احادیث مبارکہ لکھیں؟

حصہ دوم عربی ادب

سوال نمبر۲: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ جملوں کا اردو میں ترجمہ تحریر کریں؟ ۵×۳=۱۵

(۱) هٰذَا ثَوْرٌ كَبِيْرٌ (۲) تِلْكَ شَاةٌ سَوْدَاءُ (۳) هٰذَا حَصِيْرُ مَسْجِدٍ
(۴) تَقْرَئِيْنَ فِيْ كِتَابِكِ (۵) أَقْعُدُ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۶) صَدِيْقَتِيْ تَدْخُلُ فِي الْغُرْفَةِ

(ب) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟ ۵×۲=۱۰

غُصْنٌ تُفَّاحٌ شَاةٌ طَيَّارَةٌ ضَعِيْفٌ اَلْكُرَّاسَةُ اَلسُّوْقُ رِجْلٌ اَلنَّمْلَةُ

سوال نمبر۳: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟ ۳×۵=۱۵

(۱) یہ کھجور ہے۔ (۲) وہ چٹائی ہے۔ (۳) یہ چھوٹی گائے ہے۔ (۴) یہ میری کتاب ہے۔ (۵) میں اپنی کتاب میں پڑھتا ہوں۔ (۶) زید پڑھتا ہے۔

(ب) جسم کے اعضاء میں سے کسی پانچ کے نام عربی میں لکھیں (جن کا ذکر یہاں نہ ہوا ہو)؟ ۵×۲=۱۰

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟ ۳×۵=۱۵

(۱) هَلْ أَقْرَءُ فِيْ كِتَابِيْ؟ (۲) هَلْ زَيْدٌ يَقْرَءُ فِيْ كِتَابِهٖ؟ (۳) هَلْ صَدِيْقَتُكِ تَكْتُبُ؟
(۴) هَلْ تَدْخُلِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ؟ (۵) هَلْ تُصَلِّيْ فِي الْغُرْفَةِ؟

عربی میں دس تک گنتی کے الفاظ لکھیں؟ ۱۰

☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

دوسرا پرچہ: حدیث وعربی ادب

﴿حصہ اوّل: حدیث مبارک﴾

سوال نمبر۱: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سی تین احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں؟ ۳x۱۰=۳۰

(i) عن ابی عبدالرحمٰن عبدالله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وایتاء الزکاة وحج البیت و صوم رمضان .

(ii) عن ابن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ویقیموا الصلاة ویوتوا الزکاة فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دماء هم و اموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم علی الله تعالٰی .

(iii) عن ابی مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایحل دم امری مسلم الا باحدی ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارك لدینه المفارق للجماعة .

(iv) عن ابی عبدالله جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله عنهما ان رجلا سال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال أرایت اذا صلیت المکتوبات وصمت رمضان واحللت الحلال و حرمت الحرام ولم ازد علی ذلك شیئا ادخل الجنة؟ قال نعم ولیحد احدکم شفرته ولیرخ ذبیحته

(ب) مندرجہ بالا احادیث مبارکہ کے علاوہ اربعین نووی میں مذکور کوئی دو احادیث مبارکہ لکھیں؟

جواب (الف) ترجمہ احادیث مبارکہ:

(i) حضرت ابوعبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا:

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود نہیں ہے اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ (۲) نماز قائم کرنا۔ (۳) زکوٰۃ ادا کرنا۔ (۴) بیت اللہ کا حج کرنا۔ (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

(ii) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں (غیر مسلم) سے جہاد کروں، یہاں تک وہ لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی معبود حق نہیں ہے اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، جب وہ ایسا کرلیں گے، تو وہ مجھ سے اپنا خون (جانیں) اور اموال کو محفوظ کرلیں۔ گے ماسوا ان (سے کسی جان و مال) کا حق (یعنی بدلہ لینے) کے اور ان کا حساب (باطن کا حال) اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔

(iii) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون (بہانا) جائز نہیں ہے۔ سوائے تین صورتوں کے: (۱) شادی شدہ زانی (۲) جان کا بدلہ جان (۳) جو آدمی جماعت کو چھوڑ کر علیحدگی اختیار کرلے۔

(iv) حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: بے شک ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ مجھے یہ فرمائیں کہ اگر میں فرض نمازیں پڑھوں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھوں اور ان پر کچھ بھی زیادہ نہ کروں، تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا: ہاں۔

(ب) ترجمہ احادیث مبارکہ

(i) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے کہا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: انسان کے اسلام کی ایک خوبی، فضول باتوں کو ترک کردینا ہے۔

(ii) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت ابوحمزہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی ایسی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

حصہ دوم عربی ادب

سوال نمبر۲: (الف) درج ذیل جملوں کا اردو میں ترجمہ تحریر کریں؟

(۱) هٰذَا ثَوْرٌ كَبِيْرٌ (۲) تِلْكَ شَاةٌ سَوْدَاءُ (۳) هٰذَا حَصِيْرُ مَسْجِدٍ

(۴) تَقْرَئِيْنَ فِيْ كِتَابِكِ (۵) اُقْعُدْ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۶) صَدِيْقَتِيْ تَدْخُلُ فِي الْغُرْفَةِ

(ب) درج ذیل میں سے کوئی سے پانچ الفاظ کے معانی لکھیں؟

غُصْنٌ تُفَّاحٌ شَاةٌ طَيَّارَةٌ ضَعِيْفٌ اَلْكُرَّاسَةُ اَلسُّوْقُ رِجْلٌ اَلنَّمْلَةُ

جواب: (الف) جملوں کا اردو ترجمہ

(۱) یہ بیل بڑا ہے۔ (۲) وہ سیاہ بکری ہے۔

(۳) یہ مسجد کی چٹائی ہے۔ (۴) تو اپنی کتاب پر پڑھتی ہے۔

(۵) تم کرسی پر بیٹھ جاؤ (۶) میری سہیلی کمرے میں داخل ہوتی ہے۔

(ب) الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غُصْنٌ	شاخ	تُفَّاحٌ	سیب
شَاةٌ	بکری	طَيَّارَةٌ	ہوائی جہاز
ضَعِيْفٌ	بوڑھا	اَلْكُرَّاسَةُ	کاپی
اَلسُّوْقُ	بازار	رِجْلٌ	مرد
اَلنَّمْلَةُ	چیونٹی		

سوال نمبر۳: (الف) درج ذیل میں سے کوئی سے تین جملوں کی عربی بنائیں؟

(۱) یہ کھجور ہے۔ (۲) وہ چٹائی ہے۔ (۳) یہ چھوٹی گائے ہے۔ (۴) یہ میری کتاب ہے۔ (۵) میں اپنی کتاب میں پڑھتا ہوں۔ (۶) زید پڑھتا ہے۔

(ب) جسم کے اعضاء میں سے کسی پانچ کے نام عربی میں لکھیں (جن کا ذکر یہاں نہ ہوا ہو)؟

جواب: (الف) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:

(۱) هٰذِهٖ تَمْرَةٌ (۲) تِلْكَ حَصِيْرٌ

(۳) هٰذِهٖ بَقَرَةٌ صَغِيْرَةٌ (۴) هٰذَا كِتَابِيْ

(۵) اَقْرَأُ فِيْ كِتَابِيْ (۶) يَقْرَأُ زَيْدٌ

(ب) اعضاء جسم عربی زبان میں:

(۱) رَأْسٌ (سر) (۲) عَيْنٌ (آنکھ) (۳) اُذُنٌ (کان) (۴) اَنْفٌ (ناک) (۵) وَجْهٌ (چہرہ) (۶) لِسَانٌ (زبان) (۷) يَدٌ (ہاتھ) (۸) رِجْلٌ (پاؤں) (۹) فَخِذٌ (ران) (۱۰) نَاصِيَةٌ (پیشانی) (۱۱) صَدْرٌ (سینہ) (۱۲) قَلْبٌ (دل)

سوال نمبر۴: (الف) درج ذیل سوالات کے عربی میں جوابات لکھیں؟

(۱) هَلْ اَقْرَءُ فِيْ كِتَابِيْ؟ (۲) هَلْ زَيْدٌ يَقْرَءُ فِيْ كِتَابِهٖ؟ (۳) هَلْ صَدِيْقَتُكِ تَكْتُبُ؟ (۴) هَلْ تَدْخُلِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ؟ (۵) هَلْ تُصَلِّيْ فِي الْغُرْفَةِ؟

(ب) عربی میں دس تک گنتی کے الفاظ لکھیں؟

جواب: (الف) سوالات کے عربی میں جواب:

(۱) نَعَمْ، اِقْرَأْ فِيْ كِتَابِكَ (۲) نَعَمْ، يَقْرَأُ زَيْدٌ فِيْ كِتَابِهٖ

(۳) نَعَمْ، صَدِيْقَتِيْ تَكْتُبُ (۴) نَعَمْ، اَدْخُلُ فِي الْمَسْجِدِ

(۵) لَا، بَلْ اُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ

(ب) دس تک عربی میں گنتی:

(۱) وَاحِدٌ (۲) اِثْنَانِ (۳) ثَلَاثَةٌ (۴) اَرْبَعَةٌ

(۵) خَمْسَةٌ (۶) سِتَّةٌ (۷) سَبْعَةٌ (۸) ثَمَانِيَةٌ

(۹) تِسْعَةٌ (۱۰) عَشْرَةٌ

☆☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1441ھ/2020ء

تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ

وقت: تین گھنٹے — کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: دونوں حصوں میں سے کوئی دو دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: عقائد﴾

سوال نمبر۱: (الف) کیا اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے؟ نیز اللہ تعالیٰ کے رزاق اور ایک ہونے کی وضاحت کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) سنی بہشتی زیور کی روشنی میں نبوت کے بارے کوئی دو عقیدے وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟ ۵×۲=۱۰

سوال نمبر۲: (الف) قرآن کی حفاظت کتنی طرح پر ہے؟ قرآن مجید کتنے عرصے میں نازل ہوا اور اسے کیسے محفوظ رکھا گیا؟ ۷×۸=۱۵

(ب) تقدیر کا کیا مطلب ہے؟ وضاحت کریں، قبر میں مردہ سے کون کون سے سوالات ہوتے ہیں؟ ۵×۵=۱۰

سوال نمبر۳: (الف) قیامت کے کچھ احوال سنی بہشتی زیور کی روشنی میں بیان کیجیے۔ نیز شفاعت کبریٰ کی وضاحت کریں؟ ۸×۷=۱۵

(ب) گمراہ فرقوں میں سے کسی دو کی وضاحت کریں؟ ۵×۲=۱۰

حصہ دوم: فقہ

سوال نمبر۴: (الف) وضو کی کوئی پانچ سنتیں، پانچ مستحبات اور پانچ مکروہات بیان کریں؟ ۵×۵=۱۵

×۵

(ب) وضو کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں بیان کریں؟ ۵×۲=۱۰

سوال نمبر۵: (الف) وضو کو توڑنے والی کوئی سی پانچ چیزیں بیان کریں۔ نیز وضو کے وقت پڑھی جانے والی کوئی دو دعائیں عربی میں تحریر کریں؟ ۱۰×۵=۱۵

(ب) غسل کن کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟ غسل کے فرض تحریر کریں؟ ۱۰=۲×۵

سوال نمبر۶: (الف) نمازوں کے اوقات بیان کریں نیز نماز کے شرائط قلمبند کریں؟ ۱۵=۸×۷

(ب) نماز کے واجبات میں سے کوئی پانچ بیان کریں؟ ۱۰=۵×۲

☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت 2020ء

تیسرا پرچہ: عقائد وفقہ

﴿حصہ اوّل: عقائد﴾

سوال نمبر۱: (الف) کیا اللہ تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے؟ نیز اللہ تعالیٰ کے رزاق اور ایک ہونے کی وضاحت کریں؟

(ب) سنی بہشتی زیور کی روشنی میں نبوت کے بارے کوئی دو عقیدے وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: (الف) اللہ تعالیٰ کے دیدار ممکن ہونا:

بلاشبہ دیدار باری تعالیٰ جائز ہے، اس حوالے سے چند دلائل ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

حضرت علامہ امجد علی اعظمی رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کا دیدار آخرت میں ہر مسلمان کے لیے ممکن بلکہ واقع ہے۔ تاہم اس کا دیدار بلا کیف یعنی دیکھیں اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ کیسے دیکھیں گے (بہار شریعت ص ۲۰ حصہ اول)

دلیل: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں ممکن نہیں ہے، اس لیے وہ ذات باقی ہے اور باقی کو فانی نہیں دیکھ سکتا، پس جب دیدار ہوگا آخرت میں طاقت عطا کر دی جائے گی۔ بصارت ہمیشہ کے لیے ہے، تو پس باقی کو دیکھ لے گا۔

رزاق: اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کا رزاق مطلق ہے، خواہ وہ چھوٹی مخلوق ہو یا بڑی مخلوق ہو، وہ سب کو رزق عطا کرتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ وہی رزق دینے والا اور بڑی طاقت والا ہے۔

اللہ کا ایک ہونا

سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، نہ ذات میں، نہ صفات میں اور نہ صفات کے تقاضوں میں۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔ اے محبوب! آپ فرمادیں، اللہ ایک ہے۔ لَاشَرِیْکَ لَهٗ یعنی اس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں ہے۔

(ب) نبوت کے حوالے سے دو اہم عقیدے

(۱) عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے جن پاک ہستیوں کا انتخاب کیا، انہیں "انبیاء کرام" کہا جاتا ہے۔ انبیاء اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے درمیان ایک عظیم الشان واسطہ ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام انسانوں کو پہنچاتے ہیں۔

اس حوالے سے بطور دلیل یہ ارشاد ربانی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ

اے رسول! آپ اس حکم کو (لوگوں تک) پہنچادیں، جو تمہارے پروردگار کی طرف سے آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

(۲) عقیدہ:

نبوت بہت بڑا درجہ ہے، کوئی آدمی کثرت عبادت کے سبب اسے حاصل نہیں کرسکتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے، جسے چاہتا ہے اسے اپنے فضل سے عنایت کر دیتا ہے اور دیتا اسے ہے جسے اس کے قابل جانتا ہے۔

چنانچہ اس کی تائید و تصدیق اس ارشاد ربانی سے بھی ہوئی ہے:

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ

اے محبوب! آپ فرمادیں کہ بیشک یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، جسے وہ چاہتا ہے، اسے عطا کرتا ہے۔

سوال نمبر ۲: (الف) قرآن کی حفاظت کتنی طرح پر ہے؟ قرآن مجید کتنے عرصے میں نازل ہوا اور اسے کیسے محفوظ رکھا گیا؟

(ب) تقدیر کا کیا مطلب ہے؟ وضاحت کریں، قبر میں مردہ سے کون کون سے سوالات ہوتے ہیں؟

جواب: (الف) قرآن کریم کی حفاظت:

• دین اسلام ہمیشہ رہنے کے لیے آیا ہے، اس لیے قرآن کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم میں لی ہے، یہ ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے پاک ہے۔ تمام انسانوں اور جنات کی بساط میں نہیں ہے کہ وہ اس میں تبدیلی یا تحریف کرسکیں، یا اس میں کمی بیشی کرسکیں۔ قرآن کریم کی حفاظت کئی طریقوں سے فرمائی گئی ہے، ایک یہ ہے کہ قرآن کا اعجاز و معجزہ ہے کہ کسی انسان کا کلام اس میں شامل نہیں ہوسکتا، پھر اس کا مقابلہ و

معارضہ بھی نہ ممکن ہے، اس لیے فصحائے عرب اور بلغائے عرب اس کی مثل نہ بنا سکے، پھر اسے مٹانا اور معدوم کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے اس میں ایک حرف بلکہ حرکت اور نقطہ تک کی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔

چنانچہ اس حوالے سے ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۔

بیشک ہم نے قرآن کریم اتارا اور اس کی حفاظت بھی ہم خود کرنے والے ہیں۔

نزولِ قرآن کا عرصہ اور اس کی حفاظت:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کا نزول غارِ حراء میں ہوا تھا۔ آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی اور آپ اس وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف تھے۔ پہلی وحی کے الفاظ یہ تھے: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ پھر حسبِ ضرورت نزولِ وحی کا سلسلہ جاری رہا۔ ایک روایت کے مطابق سب سے آخری وحی کے الفاظ یہ تھے: اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ۔ نزولِ قرآن کا کل عرصہ تقریباً تیئس (۲۳) سال ہے۔

جو وحی نازل ہوتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یاد کر لیتے، اپنے صحابہ کرام کو اس کی تعلیم دیتے، صحابہ کرام اسے زبانی یاد کر لیتے، مختلف اشیاء پر اسے لکھ لیتے، جونہی نزولِ قرآن کا سلسلہ مکمل ہوا، تو صحابہ کرام کو مکمل قرآن یاد ہو چکا تھا اور انہوں نے اسے لکھ لیا تھا۔ جب وحی نازل ہوتی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے عرشی ترتیب کے مطابق ہر سورت میں متعلقہ جگہ میں بالترتیب لکھانے کی ہدایت فرماتے تھے۔ صحابہ کرام سے حفظِ قرآن اور درس و تدریس کا سلسلہ تابعین، پھر اتباع تابعین وغیرہ کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ عرشی ترتیب کے مطابق آج ہمارے پاس کتابی شکل میں موجود ہے، جو تمام روئے زمین میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب قرآن کریم ہے۔ یہ عرشی تحفہ تا قیامت محفوظ رہے گا، آج تک ہر قسم کی تحریف سے یہ محفوظ رہا اور ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

(ب) تقدیر کا مفہوم:

تا قیامت جو کچھ ہونے والا تھا، سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے طے شدہ فیصلے اور اپنے علمِ ازلی کے مطابق لکھ دیا اور یہ تحریر لوحِ محفوظ پر محفوظ کی گئی جس طرح لکھا گیا تھا، اسی کے مطابق مواقع و حوادث پیش آتے ہیں اور تا قیامت آتے رہیں گے، اس کے برعکس یا مخالف نہیں ہوتے۔ اسی کو تقدیر اور قضاء بھی کہا جاتا ہے۔

تقدیر کی مشہور تین اقسام ہیں:

(۱) مبرم حقیقی (۲) معلق محض (۳) معلق شبیہ بہ مبرم۔

قبر میں کیے جانے والے سوالات: مرنے کے بعد جب غسل وکفن اور نماز جنازہ کے بعد میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے، تو اس کے پاس ڈراؤنی شکل والے فرشتے آتے ہیں، وہ میت کو اٹھا کر بٹھا لیتے ہیں، اگر مردہ کافر ومنافق ہو، تو وہ فرشتوں کو دیکھ کر گھبراتا ہے اور فرشتے بھی اس پر سختی کرتے ہیں اور اگر مسلمان ہو، تو وہ ہرگز نہیں گھبراتا، وہ آسانی سے فرشتوں کے سوالات کے جواب دے دیتا ہے، پھر تا قیامت اس کی قبر باغ بہار بن جاتی ہے۔

قبر میں مردے سے مشہور تین سوال کیے جاتے ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(۱) فرشتے سوال کرتے ہیں: مَنْ رَّبُّكَ؟ تیرا رب کون ہے؟ مومن جواب میں کہتا ہے: رَبِّيَ اللّٰهُ یعنی میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ (۲) فرشتے دوسرا سوال کرتے ہیں: مَا دِيْنُكَ؟ تیرا دین کیا ہے؟ مسلمان جواب میں کہتا ہے: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ یعنی میرا دین اسلام ہے۔ (۳) فرشتے فیصلہ کن انداز میں تیسرا سوال کرتے ہیں: مَا تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ یعنی اس ذات پاک کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ مومن جواب میں کہتا ہے: یہ تو میرے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

سوال نمبر۳: (الف) قیامت کے کچھ احوال سنی بہشتی زیور کی روشنی میں بیان کیجیے۔ نیز شفاعت کبریٰ کی وضاحت کریں۔

(ب) گمراہ فرقوں میں سے کسی دو کی وضاحت کریں؟

جواب: (الف) قیامت کے کچھ احوال سنی بہشتی زیور کی روشنی میں:

میدان حشر میں جہاں بھائی بھائی سے بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچے الگ جان چرائیں گے اور ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں الگ گرفتار ہوگا اور اسی حالت میں قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ایک دن ہوگا۔ قریب قریب آدھے کے گزر جائے گا کہ تمام مومنین وآخرین کے دلوں میں یہ بات قدرتاً پیدا ہوگی کہ جب انبیائے کرام دنیا میں حاجت برآری کا وسیلہ تھے، تو یہاں بھی حاجت روائی انہیں کے ذریعے ہوگی، چنانچہ یہ بات مشورہ سے قرار پائے گی کہ ہم سب کو حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہیے، چنانچہ افتاں وخیزاں گرتے پڑتے کس کس مشکل سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور ان کے فضائل بیان کر کے عرض کریں گے کہ آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ تعالیٰ ان مصائب سے نجات دے۔ آپ فرمائیں گے "مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، تم لوگ نوح علیہ السلام کی خدمت میں جاؤ۔ نوح علیہ السلام فرمائیں گے تم ابراہیم کے پاس جاؤ، وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے۔ وہ فرمائیں گے تم ان کے پاس جاؤ جو آج بے خوف ہیں اور تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ وہ خاتم النبیین ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرمانے پر ٹھوکریں کھاتے، دہائیاں دیتے، بارگاہ بے کس پناہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر حضور کے بہت سے فضائل بیان کر کے شفاعت کے لیے عرض کریں گے، تو حضور جواب میں ارشاد فرمائیں گے: "میں اس کام کے لیے ہوں میں اس کام کو انجام دوں گا، میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے۔"

یہ فرما کر آپ بارگاہ عزت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے، ارشاد ہوگا: "اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو، جو کچھ مانگو گے، ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہوگا۔

شفاعت کبریٰ کی وضاحت: شفاعت کبریٰ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شفاعت جو تمام مخلوق، مومن و کافر، فرمانبردار و نافرمان، موافق و مخالف اور دوست و دشمن سب کے لیے ہوگی اور وہ انتظار حساب جو سخت جاں گداز ہوگا، جس کے لیے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش کہ جہنم میں پھینک دیے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے۔ اس بلا سے چھٹکارا، کافروں کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ملے گا، جس پر اولی و آخرین، مومنین و کافرین، موافقین و مخالفین سب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حمد کریں گے۔ اس کا نام مقام محمود ہے اور یہ مرتبہ، شفاعت کبریٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے۔

(ب) گمراہ فرقوں میں سے دو کی وضاحت: صحیح حدیث شریف میں ہے کہ یہود اکہتر (۷۱) فرقے ہوگئے۔ ان میں سے صرف ایک ناجی، باقی سب ناری اور نصاریٰ بہتر (۷۲) فرقے ہوئے، ان میں سے ایک ناجی باقی سب ناری اور میری امت بہتر (۷۲) فرقے ہو جائے گی ایک فرقہ جنتی ہوگا اور باقی سب جہنمی۔

(ا) قادیانی: یہ فرقہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو ہے جو اپنے آپ کو رسول و نبی بتاتا، اپنے کلام کو کلام الٰہی بتاتا اور انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بے باکی کے ساتھ گستاخیاں کرتا رہا۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ حضرت مریم علیہا السلام کی شان جلیل میں تو اس نے وہ بے ہودہ کلمات استعمال کیے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل دہل جاتے ہیں۔

خود مدعی نبوت بننا' ابد الآباد تک جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا کہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا مگر اس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لے لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے۔ اس نے تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بنایا۔ ایسے شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں کسی مسلمان کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا' بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہوکر جو شک کرے وہ خود

کافر ہے۔

(۲) نیچری: یہ باطل طائفہ ضروریات دین کا منکر ہے۔قرآن عظیم کے قطعی ضروری اور صاف صریح احکام میں در پردہ تحویل وتحریف اور تبدیلی کرتا ہے۔ملائکہ وجن وشیاطین،حشر ونشر،جنت ودوزخ اور انبیاء کرام کے عظیم معجزوں کا اپنے ناپاک تاویلوں کی آڑ میں انکار کرتا ہے۔تمام آسمانی کتابوں کو انسانی خیالات کا مجموعہ بتاتا اور وحی الٰہی کو کسی مجنوں کی بڑ ٹھہراتا ہے۔

طواف خانہ کعبہ،جو نماز ہی کی طرح اللہ عزوجل کی عبادت ہے،اسے وحشی قوموں کی ایجاد کی ہوئی غیر مہذب نماز بتاتا ہے اور احرام کو وحشیانہ لباس کہتا ہے اور حاجیوں کو جن میں انبیاء ومرسلین شامل ہیں،دو پیروں کا جانور بتاتا ہے۔جنت کی نعمتوں کو اعلیٰ درجہ کی روحانی راحت اور دوزخ کی اذیتوں کلفتوں کو روحانی اذیت کہتا ہے۔اتنا ہی نہیں بلکہ جنت کو بدکاریوں کا اڈہ کہہ کر اس کا مذاق اڑاتا ہے۔

﴿حصہ دوم: فقہ﴾

سوال نمبر۴: (الف)وضو کی کوئی پانچ سنتیں،پانچ مستحبات اور پانچ مکروہات بیان کریں؟

(ب)وضو کی فضیلت پر کوئی دو حدیثیں بیان کریں؟

جواب: (الف)وضو کے پانچ سنتیں، مستحبات اور مکروہات:

وضو کی پانچ سنتیں: وضو کی پانچ یہ ہیں: (۱) نیت کرنا۔(۲) بسم اللہ سے شروع کرنا۔(۳) پہلے ہاتھوں کو گٹوں تک تین تین بار دھونا۔(۴) مسواک کرنا۔(۵) تین چلو پانی سے تین بار کلی کرنا۔

وضو کے پانچ مستحبات: وضو کے پانچ مستحبات یہ ہیں: (۱) قبلہ رو اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔ (۲)وضو کا پانی پاک جگہ پر گرانا۔(۳) اپنے ہاتھ سے پانی بھرنا۔(۴) اطمینان سے وضو کرنا۔ (۵) گردن کا مسح کرنا۔

وضو کے پانچ مکروہات: وضو کے پانچ مکروہات یہ ہیں: (۱) زیادہ پانی خرچ کرنا۔(۲) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا۔(۳) چہرہ پر زور سے پانی مارنا۔(۴) گلے کا مسح کرنا۔(۵) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(ب)وضو کی فضیلت پر دو حدیثیں:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

(۱) جو شخص سخت سردی میں کامل وضو کرے،اس کے لیے دونا ثواب ہے۔

(۲) قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ہاتھ آثار وضو سے

چمکتے ہوں گے، تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔

سوال نمبر۵: (الف) وضو کو توڑنے والی کوئی سی پانچ چیزیں بیان کریں۔ نیز وضو کے وقت پڑھی جانے والی کوئی دو دعائیں عربی میں تحریر کریں؟

(ب) غسل کن کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟ غسل کے فرض تحریر کریں؟

جواب: (الف) وضو کو توڑنے والی پانچ چیزیں:

وضو کو توڑنے والی پانچ چیزیں یہ ہیں: (۱) آگے یا پیچھے کے مقام سے پیشاب پاخانہ وغیرہ کسی نجاست یا کیڑے یا پتھری کا نکلنا یا پیچھے سے ہوا کا خارج ہونا۔

(۲) خون، پیپ یا زرد پانی جب کہ کہیں سے نکل کر ایسی جگہ بہہ کر چلا جائے کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے۔

(۳) بالغ کا قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسی کہ آس پاس والے سنیں جب کہ جاگتے میں اور رکوع وسجود والی نماز میں ہو، وضو توڑ دیتا ہے۔

(۴) منہ سے خون کا نکلنا بھی جب کہ تھوک پر غالب ہو ناقض وضو ہے۔

(۵) بے ہوشی، غشی، پاگل پن اور اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں، وضو توڑ دیتا ہے۔

وضو کے وقت پڑھی جانے والی عربی میں دو دعائیں:

(i) اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ ۔

(ii) اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ۔

(ب) غسل جن چیزوں سے فرض ہوتا ہے: پانچ چیزیں ہیں کہ ان میں سے ایک بھی پائی جائے، تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔

(i) منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ الگ ہو کر شرمگاہ سے نکلنا۔

(ii) احتلام: یعنی نیند سے اٹھے اور بدن اور کپڑے پر تری پائے، تو غسل واجب ہے۔

(iii) حشفہ: یعنی مرد کی شرمگاہ کا آگے والا حصہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہونا، شہوت وخواہش ہو یا نہ ہو، انزال ہو یا نہ ہو، دونوں پر غسل فرض کرتا ہے اور اگر ایک بالغ ہو دوسرا نابالغ، تو بالغ پر غسل فرض ہے اور نابالغ پر اگرچہ غسل فرض نہیں مگر غسل کا حکم دیا جائے گا۔

(iv) حیض سے فارغ ہونا۔

(v) نفاس کا ختم ہونا۔

غسل کے فرائض: غسل کے تین فرض ہیں:

(i) کلی کرنا (ii) ناک میں پانی ڈالنا (iii) پورے جسم پر پانی بہانا کہ جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہے۔

سوال نمبر ۶: (الف) نمازوں کے اوقات بیان کریں نیز نماز کی شرائط قلمبند کریں؟

(ب) نماز کے واجبات میں سے کوئی پانچ بیان کریں؟

جواب: (الف) نماز کے اوقات: نماز کے اوقات درج ذیل ہیں۔

فجر کا وقت، صبح صادق سے سورج کی کرن چمکنے تک ہے اور ان علاقوں میں یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس منٹ ہے، نہ اس سے کم ہوگا نہ اس سے زیادہ۔

ظہر کا وقت، سورج ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی کے دو چند ہو جائے۔

عصر کا وقت: بعد ختم ہونے وقت ظہر کے یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل سایہ ہونے سے سورج ڈوبنے تک ہے۔ ان علاقوں میں یہ وقت کم از کم ایک گھنٹہ ۳۵ منٹ اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے ۶ منٹ ہے۔

مغرب کا وقت: سورج کی ٹکیا ڈوب جائے، تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور شفق ڈوب جانے تک رہتا ہے۔

عشاء کا وقت: مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک رہتا ہے۔

نماز کی شرائط: نماز کی چھ شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) وقت (۴) استقبال قبلہ (۵) نیت (۶) تکبیر تحریمہ

(ب) نماز کے پانچ واجبات: نماز کے پانچ واجبات درج ذیل ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ میں لفظ ''اللہ اکبر'' کہنا۔ (۲) الحمد للہ پڑھنا۔ (۳) الحمد کا سورت سے پہلے پڑھنا۔ (۴) قعدہ اولیٰ (۵) نماز میں سہو ہوا، تو سجدہ سہو کرنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشهادة الثانوية العامة (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1441ھ/2020ء

چوتھا پرچہ: صرف

وقت: تین گھنٹے　　　　کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: کوئی سے چار سوالات حل کریں۔

سوال نمبر۱: (الف) ضمہ، فتحہ، تنوین، متحرک اور مشدد میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟ ۵×۳=۱۵

(ب) لفظ کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں اور حروف مبانی کی تعریف کریں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر۲: (الف) مجرد و مزید فیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں نیز ہفت اقسام کے بارے میں مذکور شعر تحریر کریں؟ ۱۰+۵=۱۵

(ب) مضاعف ثلاثی اور مضاعف رباعی میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال لکھیں؟ ۵+۵=۱۰

سوال نمبر۳: (الف) زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟ ۱۵

(ب) "النصر" سے فعل ماضی مطلق مجہول کی گردان تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۴: (الف) مضارع مجہول بنانے کا طریقہ لکھیں، نیز فَتَحَ یَفْتَحُ سے مضارع مجہول کی گردان تحریر کریں؟ ۵+۱۰=۱۵

(ب) اسم ظرف اور اسم آلہ میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟ ۱۰

سوال نمبر۵: مندرجہ ذیل میں سے پانچ الفاظ کے بارے میں بتائیں کہ وہ کس گردان کے کون سے صیغے ہیں؟ ۵×۵=۲۵

سَمِعْنَ، اَسْمَعُ، لَا تَفْتَحِينَ، لَمْ يَضْرِبْنَ، نَصَرْتُ، مَافَتَحُوا

☆☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت ۱۴۴۱ھ/2020ء

چوتھا پرچہ: صرف

سوال نمبر۱: (الف) ضمہ، فتحہ، تنوین، متحرک اور مشدد میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟

(ب) لفظ کا لغوی واصطلاحی معنی بیان کریں اور حروف مبانی کی تعریف کریں؟

جواب: (الف) **صرف اصطلاحات کی تعریفات:**

ضمہ: پیش کو کہا جاتا ہے۔

فتحہ: زَبر کو کہا جاتا ہے۔

تنوین: دوزبر، دوزیر اور دوپیش کو کہا جاتا ہے۔

متحرک: ایسے حرف کو کہا جاتا ہے، جس پر حرکت ہو۔

مشدد: وہ حرف ہے، جس پر شد ہو۔

(ب) **''لفظ'' کا لغوی واصطلاحی معنی:**

''لفظ'' کا لغوی معنی ''پھینکنا'' ہے۔ اس کا اصطلاحی معنی ہے: **ما یتلفظ به الانسان** یعنی وہ چیز جس سے انسان تلفظ کرتا ہے، مثلاً: زَیْدٌ، ذَهَبْتُ۔

حرف مبانی کی تعریف: وہ حروف ہیں جن کے معانی نہ ہوں اور ان سے کلمات بنیں، مثلاً ا، ب، ت یعنی حروف تہجی۔

سوال نمبر۲: (الف) مجرد ومزید فیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں نیز ہفت اقسام کے بارے میں مذکور شعر تحریر کریں؟

(ب) مضاعف ثلاثی اور مضاعف رباعی میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال لکھیں؟

جواب: (الف) **مجرد:** وہ کلمہ ہے جس میں تمام حروف اصلی ہوں، اس میں کوئی حرف زائدہ نہ ہو مثلاً ضَرَبَ۔

مزید فیہ: وہ کلمہ ہے جس میں کوئی حرف زائد بھی ہو مثلاً اِکْرَامٌ۔

ہفت اقسام پر مشتمل شعر: وہ شعر جو ہفت اقسام پر مشتمل ہے، درج ذیل ہے:

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

(ب) مضاعف ثلاثی: وہ کلمہ ثلاثی مجرد یعنی جس کے فا، عین اور لام کلمہ میں ایک جنس کے دو حروف ہوں، مثلاً: مَدٌّ، مَدَّ۔

مضاعف رباعی: وہ کلمہ ہے جس میں چار حروف اصلی ہوں یعنی فا، عین، لام کلمہ اول اور لام کلمہ ثانی میں کوئی زائد حرف نہ ہو اور اس میں ایک جنس کے دو حروف بھی موجود ہوں، مثلاً زَلْزَلَ۔

سوال نمبر۳: (الف) زمانہ کے اعتبار سے فعل کی کتنی اور کون کون سی اقسام ہیں؟ مع تعریفات و امثلہ تحریر کریں؟

(ب) "النصر" سے فعل ماضی مطلق مجہول کی گردان تحریر کریں؟

جواب: (الف) زمانہ کے لحاظ سے فعل کی اقسام:

زمانہ کے لحاظ سے فعل کی تین اقسام ہیں:

(i) ماضی (ii) حال (iii) مستقبل

ماضی: ماضی وہ فعل ہے جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے، جیسے: ضَرَبَ (مارا اس ایک مرد نے)
ضُرِبَ (مارا گیا وہ ایک مرد)

حال: حال وہ فعل ہے جس میں موجودہ زمانہ پایا جائے، جیسے: یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)
یُضْرَبُ (مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد)

مستقبل: مستقبل وہ فعل ہے جس میں آنے والا زمانہ پایا جائے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد)
یُضْرَبُ (مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد)

(ب) اَلنَّصْرُ سے فعل ماضی مطلق مجہول کی گردان:

گردان	صیغہ	معنی
نُصِرَ	واحد مذکر غائب	مدد کیا گیا وہ ایک مرد
نُصِرَا	تثنیہ مذکر غائب	مدد کیے گئے وہ دو مرد
نُصِرُوْا	جمع مذکر غائب	مدد کیے گئے وہ سب مرد
نُصِرَتْ	واحد مؤنث غائب	مدد کی گئی وہ ایک عورت
نُصِرَتَا	تثنیہ مؤنث غائب	مدد کی گئیں وہ دو عورتیں
نُصِرْنَ	جمع مؤنث غائب	مدد کی گئیں وہ سب عورتیں

نُصِرْتَ	واحد مذکر حاضر	مدد کیا گیا تو ایک مرد
نُصِرْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر	مدد کیے گئے تم دو مرد
نُصِرْتُمْ	جمع مذکر حاضر	مدد کیے گئے تم سب مرد
نُصِرْتِ	واحد مؤنث حاضر	مدد کی گئی تو ایک عورت
نُصِرْتُمَا	جمع مؤنث حاضر	مدد کی گئیں تم دو عورتیں
نُصِرْتُنَّ	واحد متکلم	مدد کیا گیا میں ایک مرد یا عورت
نُصِرْنَا	تثنیہ/جمع متکلم	مدد کیے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں، یا سب مرد یا سب عورتیں

سوال نمبر ۴: (الف) مضارع مجہول بنانے کا طریقہ لکھیں نیز فَتَحَ یَفْتَحُ سے مضارع مجہول کی گردان تحریر کریں؟

(ب) اسم ظرف اور اسم آلہ میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال تحریر کریں؟

جواب: (الف) مضارع مجہول بنانے کا طریقہ:

فعل مضارع مجہول، فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔ مضارع کی علامتوں کو ضمہ دیتے ہیں اور آخری سے پہلے حرف پر فتح دیتے ہیں، جیسے: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ، یَفْتَحُ سے یُفْتَحُ وغیرہ۔

فَتَحَ یَفْتَحُ سے فعل مضارع مجہول کی گردان:

گردان	صیغہ	معنی
یُفْتَحُ	واحد مذکر غائب	کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا وہ ایک مرد
یُفْتَحَانِ	تثنیہ مذکر غائب	کھولے جاتے ہیں یا کھولے جائیں گے وہ دو مرد
یُفْتَحُوْنَ	جمع مذکر غائب	کھولے جاتے ہیں یا کھولے جائیں گے وہ سب مرد
تُفْتَحُ	واحد مؤنث غائب	کھولی جاتی ہے یا کھولی جائے گی وہ ایک عورت
تُفْتَحَانِ	تثنیہ مؤنث غائب	کھولی جاتی ہیں یا کھولی جائیں گی وہ دو عورتیں
یُفْتَحْنَ	جمع مؤنث غائب	کھولی جاتی ہیں یا کھولی جائیں گی وہ سب عورتیں
تُفْتَحُ	واحد مذکر حاضر	کھولا جاتا ہے یا کھولا جائے گا تو ایک مرد
تُفْتَحَانِ	تثنیہ مذکر حاضر	کھولے جاتے ہو یا کھولے جاؤ گے تم دو مرد
تُفْتَحُوْنَ	جمع مذکر حاضر	کھولے جاتے ہو یا کھولے جاؤ گے تم سب مرد
تُفْتَحِیْنَ	واحد مؤنث حاضر	کھولی جاتی ہے یا کھولی جائے گی تو ایک عورت

تُفْتَحَانِ	تثنیہ مؤنث حاضر	کھولی جاتی ہیں یا کھولی جائیں گی تم دو عورتیں
تُفْتَحْنَ	جمع مؤنث حاضر	کھولی جاتی ہیں یا کھولی جائیں گی تم سب عورتیں
اُفْتَحُ	واحد متکلم	کھولا جاتا ہوں یا کھولا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت یاد
نُفْتَحُ	تثنیہ/جمع متکلم	کھولے جاتے ہیں یا کھولے جائیں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں

(ب) اسم ظرف اور اسم آلہ کی تعریف:

اسم ظرف: اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے، جو کام کرنے کی جگہ اور وقت پر دلالت کرے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ظرف زمان اور ظرف مکان۔ ظرف زمان وہ اسم ظرف ہے جو کام کرنے کے وقت پر دلالت کرے جبکہ ظرف مکان وہ اسم ظرف ہے جو کام کرنے کی جگہ پر دلالت کرے جیسے: مَغْرِبُ۔ مَسْجِدٌ۔ مضرِبُ۔ مَفْتَحٌ۔

اسم آلہ: اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کا ذریعہ ہو، جیسے: مِضْرَبٌ۔ مِفْتَحٌ۔ مِكْرَمٌ۔

سوال نمبر ۵: مندرجہ ذیل میں سے پانچ الفاظ کے بارے میں بتائیں کہ وہ کس گردان کے کونسے صیغے ہیں؟

سَمِعْنَ، اَسْمَعُ، لَا تَفْتَحِيْنَ، لَمْ يَضْرِبْنَ، نَصَرَتْ، مَا فَتَحُوْا

جواب:

الفاظ	صیغے
سَمِعْنَ	صیغہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی مثبت معروف
اَسْمَعُ	صیغہ واحد متکلم فعل مضارع مثبت معروف۔
لَا تَفْتَحِيْنَ	صیغہ واحد مؤنث حاضر نفی فعل مضارع معروف
لَمْ يَضْرِبْنَ	صیغہ جمع مؤنث غائب فعل نفی جحد بلم معروف
نَصَرَتْ	صیغہ واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف
مَا فَتَحُوْا	صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی منفی معروف

☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل

برائے طالبات سال 1441ھ/2020ء

پانچواں پرچہ: نحو

نوٹ: کوئی سے تین سوالات حل کریں۔

سوال نمبر ۱: (الف) مرکب مفید اور غیر مفید کی تعریف تحریر کریں، نیز جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال لکھیں؟ ۴×۵=۲۰

(ب) اسم مبنی کی تعریف کریں۔ نیز بتائیں مبنی الاصل کتنی چیزیں ہیں؟ مثالوں کے ذریعے وضاحت کریں۔ ۵+۹=۱۴

سوال نمبر ۲: (الف) علامات فعل میں سے صرف چار مع امثلہ قلمبند کریں نیز حرف کی تعریف اور مثال لکھیں؟ ۱۲+۶=۱۸

(ب) جمع مذکر سالم کا اعراب مع امثلہ بیان کریں، نیز اسم مقصور کی تعریف اور اعراب قلمبند کریں؟ ۷+۸=۱۵

سوال نمبر ۳: (الف) منصوبات کل کتنے اور کون کون سے ہیں؟ نیز مستثنیٰ متصل و منقطع کی تعریف و مثال تحریر کریں؟ ۱۲+۴+۴=۲۰

(ب) اسم معرفہ کی تعریف و مثال اور اسم معرفہ کی اقسام کے نام تحریر کریں؟ ۶+۷=۱۳

سوال نمبر ۴: (الف) ضمیر کی تعریف اور اقسام کے نام لکھیں؟ ۴+۵=۹

(ب) ضمیر منصوب متصل کی تعریف مع صیغے تحریر کریں؟ ۴+۷=۱۱

(ج) اسم معرب کی تعریف کریں۔ نیز درج ذیل میں سے اسم، فعل اور حرف الگ الگ کریں؟ ۵+۸=۱۳

قلم۔ فی۔ مدینہ۔ یضرب۔

☆☆☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت ۱۴۴۱ھ/2020ء

پانچواں پرچہ: نحو

سوال نمبر۱: (الف) مرکب مفید اور غیر مفید کی تعریف تحریر کریں، نیز جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ میں سے ہر ایک کی تعریف مع مثال لکھیں؟

(ب) اسم مبنی کی تعریف کریں۔ نیز بتائیں مبنی الاصل کتنی چیزیں ہیں؟ مثالوں کے ذریعے وضاحت کریں۔

جواب: (الف) **مرکب مفید:** مرکب مفید وہ مرکب ہے کہ جب بات کرنے والا بات کر کے خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل ہو مثلاً جَاءَ زَیْدٌ ۔ اس جملہ میں زید کے آنے کی خبر بیان ہوئی ہے۔

نوٹ: مرکب مفید کو کلام اور جملہ بھی کہا جاتا ہے۔

مرکب غیر مفید: یہ وہ مرکب ہے کہ متکلم گفتگو کر کے خاموش ہو جائے، سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو، مثلاً غُلَامُ زَیْدٍ ۔ اس مثال میں سننے والے کو خبر یا طلب حاصل نہیں ہوئی۔ مرکب غیر مفید کو مرکب ناقص بھی کہا جاتا ہے۔

جملہ خبریہ: یہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہا جا سکتا ہو، مثلاً جَاءَ زَیْدٌ، اس جملہ میں متکلم سچا بھی ہو سکتا ہے اور جھوٹا بھی۔

جملہ انشائیہ: جملہ انشائیہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا قرار نہ دیا جائے۔ مثلاً اِیْتِ بِالْكِتَابِ (تم کتاب لاؤ!)

(ب) **اسم مبنی:** وہ اسم ہے جو غیر سے مرکب نہ ہو، بنی الاصل سے مشابہت رکھے اور مختلف عوامل کے آنے سے اس کا آخر مختلف نہ ہو، مثلاً: جَاءَنِیْ هٰؤُلَاءِ ۔ وَرَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ وَ مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ ۔

مبنی الاصل:

مبنی الاصل تین چیزیں ہیں: (۱) تمام حروف مثلاً مِنْ، اِلٰى (۲) فعل ماضی مثلاً ضَرَبَ ۔ (۳) فعل امر حاضر معروف مثلاً اِضْرِبْ ۔ مختلف عوامل کے آنے سے مبنی کا آخر تبدیل نہیں ہوتا جیسے: جَاءَنِیْ هٰؤُلَاءِ ۔ رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ ۔ مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ ۔ اسی طرح یہ مثال ہے: جَاءَنِیْ مُوْسٰى، رَأَيْتُ مُوْسٰى وَ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى ۔

سوال نمبر۲: (الف) علامات فعل میں سے صرف چار مع امثلہ قلمبند کریں نیز حرف کی تعریف اور مثال لکھیں؟

(ب) جمع مذکر سالم کا اعراب مع امثلہ بیان کریں، نیز اسم مقصور کی تعریف اور اعراب قلمبند کریں؟

جواب: (الف) علامات فعل: فعل کی مشہور علامات حسب ذیل ہیں:

(۱) لفظ قد شروع میں ہو جیسے قَدْ ضَرَبَ، قَدْ يَضْرِبُ.

(۲) ''س'' شروع میں ہو مثلاً سَيَضْرِبُ.

(۳) ''سوف'' شروع میں ہو مثلاً سَوْفَ يَضْرِبُ.

(۴) حروف جوازم کا شروع میں آنا مثلاً لَمْ يَضْرِبْ.

(۵) لام تاکید کا شروع میں آنا مثلاً لَيَضْرِبُ.

حرف کی تعریف: حرف وہ لفظ ہے جو خود بخود (اکیلا) اپنا معنیٰ نہ بتائے مثلاً مَنْ، اِلٰى، فِىْ.

(ب) جمع مذکر سالم کا اعراب اور اس کی مثالیں:

جمع مذکر سالم وہ اسم ہے جس کے آخر میں واؤ، نون یا یاء اور نون آتا ہے مثلاً مُسْلِمُوْنَ.

جمع مذکر سالم کا اعراب رفع واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح سے جبکہ نصب اور جر یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ سے آتا ہے مثلاً جَاءَ الْمُسْلِمُوْنَ. رَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ وَ مَرَرْتُ بِالْمُسْلِمِيْنَ.

اسم مقصور کی تعریف اور اعراب:

اسم مقصود وہ ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے: مُوْسٰى.

اسم مقصور کے تینوں اعراب تقدیری آتے ہیں یعنی حالت رفعی، نصبی اور جری میں تقدیری اعراب آتے ہیں مثلاً جَاءَ نَبِیُّ مُوْسٰى. رَاَيْتُ مُوْسٰى وَ مَرَرْتُ بِمُوْسٰى.

سوال نمبر۳: (الف) منصوبات کل کتنے اور کون کون سے ہیں؟ نیز مستثنیٰ متصل و منقطع کی تعریف و مثال تحریر کریں؟

(ب) اسم معرفہ کی تعریف و مثال اور اسم معرفہ کی اقسام کے نام تحریر کریں؟

جواب: (الف) منصوبات کی تعداد اور ان کے نام:

منصوبات کی کل تعداد بارہ (۱۲) ہے۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول بہ (۳) مفعول فیہ (۴) مفعول لہ (۵) مفعول معہ (۶) حال (۷) تمیز

(۸) مستثنیٰ (۹) اسم ان وغیرہ (۱۰) خبر کانَ اور اس کے بھائیوں کی (۱۱) اسم لائے نفی جنس (۱۲) اسم ماولا مشابہ لیس۔

مستثنیٰ متصل: مستثنیٰ متصل وہ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور اسے اِلَّا اور اس کے بھائیوں کے ساتھ نکالا جائے۔ مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا ۔

مستثنیٰ منقطع: مستثنیٰ منقطع وہ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو، مگر وہ الا اور اس کے بھائیوں کے بعد واقع ہو مثلاً ما جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا ۔

(ب) اسم معرفہ کی تعریف اور اس کی مثال: اسم معرفہ وہ ہے جو معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو مثلاً زَیْدٌ، لفظ زَیْدٌ والدین نے ایک ذات یعنی اپنے بیٹے کے لیے متعین کیا ہے۔

اسم معرفہ کی اقسام: اسم معرفہ کی سات اقسام ہیں، جو حسب ذیل ہیں:

(۱) اسم ضمیر جیسے هُوَ (۲) علم جیسے زَیْدٌ (۳) اسم اشارہ جیسے هٰذَا (۴) اسم موصولہ جیسے اَلَّذِیْ (۵) معرفہ باللام جیسے اَلرَّجُلُ (۶) مضاف ہونا جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (۷) معرفہ بحرف ندا جیسے یَا زَیْدُ ۔

سوال نمبر ۴: (الف) ضمیر کی تعریف اور اقسام کے نام لکھیں۔

(ب) ضمیر منصوب متصل کی تعریف مع صیغے تحریر کریں؟

(ج) اسم معرب کی تعریف کریں۔ نیز درج ذیل میں سے اسم، فعل اور حرف الگ الگ کریں؟

قلم۔ فی۔ مدینہ۔ یَضْرِبُ۔

جواب: (الف) اسم ضمیر کی تعریف اور اقسام: اسم ضمیر وہ اسم ہے، جو متکلم، حاضر اور یا غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے لفظاً یا معنیً ہو چکا ہو مثلاً اَنَا، اَنْتَ، هُوَ ۔

ضمیر کی اقسام: ضمیر کی دو اقسام ہیں:

(۱) ضمیر متصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی ہو مثلاً ضَرَبَنِیْ، ضَرَبْتُ، لِیْ ۔

(۲) ضمیر منفصل: وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو مثلاً اَنَا ۔ اَنْتَ ۔ هُوَ ۔ اِیَّایَ ۔ هُ ۔ اِیَّاكَ ۔

(ب) ضمیر منصوب متصل کی تعریف اور اس کے صیغے: ضمیر منصوب متصل وہ ہے، جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور حالت نصب (مفعولی حالت) پر دلالت کرے۔ اس کے صیغے حسب ذیل ہیں۔

(۱)ضَرَبَنِیْ (۲)ضَرَبَنَا (۳)ضَرَبَكَ (۴)ضَرَبَكُمَا
(۵)ضَرَبَكُمْ (۶)ضَرَبَكِ (۷)ضَرَبَكُمَا (۸)ضَرَبَكُنَّ
(۹)ضَرَبَهٗ (۱۰)ضَرَبَهُمَا (۱۱)ضَرَبَهُمْ (۱۲)ضَرَبَهَا
(۱۳)ضَرَبَهُمَا (۱۴)ضَرَبَهُنَّ۔

(ج) **اسم معرب کی تعریف:** اسم معرب وہ اسم ہے جو غیر سے مرکب ہو، مگر مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت نہ رکھے مثلاً جَاءَ زَیْدٌ، میں لفظ زید ہے۔

الفاظ سے اسم، فعل اور حرف:

(۱)اسم: (۱)قَلَمٌ (۲)مَدِيْنَةٌ (۲)فعل: يَضْرِبُ (۳)حرف: فِيْ

☆☆☆☆☆☆☆

تنظیم المدارس (اہلسنّت) پاکستان

سالانہ امتحان الشہادۃ الثانویۃ العامۃ (ایف اے) سال اوّل
برائے طالبات سال 1441ھ/2020ء

چھٹا پرچہ: جنرل سائنس، مطالعہ پاکستان

وقت: تین گھنٹے کل نمبر: ۱۰۰

نوٹ: سوال نمبر ۱ اور ۵ لازمی ہیں باقی دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

حصہ اوّل: جنرل سائنس

سوال نمبر ۱: (الف) خالی جگہ پر کریں۔ ۵×۲=۱۰

(i) زندگی کی ابتدا.......... سے ہوئی۔ (ii) کتاب المناظر.......... پر پہلی جامع کتاب ہے۔ (iii) ایڈز کے وائرس کو.......... کہتے ہیں۔ (iv) ای پی آئی مخفف ہے.......... کا۔ (v) جانداروں کے مشاہدے اور معائنے کے علم کو.......... کہتے ہیں۔

(ب) درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔ ۵×۲=۱۰

(i) تپ دق لا علاج مرض ہے۔ (ii) کتاب المناظر البیرونی کی کتاب ہے۔ (iii) پولیو وائرس عصبی نظام پر حملہ کرتا ہے۔ (iv) ایڈز چھوت کی بیماری نہیں ہے۔ (v) بوعلی سینا طب کے بانیوں میں سے تھے۔

سوال نمبر ۲: سائنس کی ترقی کے لیے کام کرنے والے دو سائنس دانوں کے نام اور کارنامے تحریر کریں؟ ۱۵

سوال نمبر ۳: ایڈز کن کن طریقوں سے پھیلتی ہے؟ اس سے بچاؤ کی تدابیر بتائیں ۱۵

سوال نمبر ۴: بیکٹیریا سے پیدا ہونے والی بیماریاں لکھیں؟ ۱۵

حصہ دوم: مطالعہ پاکستان

سوال نمبر ۵: (الف) خالی جگہ پر کریں؟ ۵×۲=۱۰

(i) امام احمد رضا کی پیدائش.......... سن میں ہوئی۔ (ii) عدل و انصاف اسلامی قانون کا.......... ہے۔ (iii) جنگ آزادی.......... میں لڑی گئی۔ (iv) انگریز نے برصغیر پر.......... سال حکومت کی۔ (v) ۱۲۰۶ء میں برصغیر میں.......... نے اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی تھی۔

(ب) مختصر جواب دیں؟ ۵×۲=۱۰

(i) برصغیر میں اشاعت اسلام کا سب سے پہلا سبب کیا تھا؟

(ii) دوقومی نظریہ کا کیا مطلب ہے؟

(iii) نہرو رپورٹ کس سن میں پیش ہوئی؟

(iv) قائداعظم نے مسلم لیگ میں کب شمولیت اختیار کی؟

(v) قرارداد پاکستان کب اور کہاں منظور ہوئی؟

سوال نمبر ۶: انگریز کے خلاف جنگ آزادی کے محرکات پر روشنی ڈالیں۔ ۱۵

سوال نمبر ۷: قرارداد مقاصد کے اہم نکات بیان کیجیے۔ ۱۵

سوال نمبر ۸: ۱۹۴۵ء کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی کی تفصیل بتائیں۔ ۱۵

☆☆☆

درجہ عامہ (سال اوّل) برائے طالبات بابت ۱۴۴۱ھ/2020ء

چھٹا پرچہ: سائنس ومطالعہ پاکستان

نوٹ: سوال نمبر ۱ اور ۵ لازمی ہیں۔ باقی دونوں حصوں سے کوئی دو، دو سوال حل کریں۔

﴿حصہ اوّل: جنرل سائنس﴾

سوال نمبر ۱: (الف) خالی جگہ پر کریں؟

(i) زندگی کی ابتدا.......... سے ہوئی۔

(ii) کتاب المناظر.......... پر پہلی جامع کتاب ہے۔

(iii) ایڈز کے وائرس کو.......... کہتے ہیں۔ (iv) ای پی آئی مخفف ہے.......... کا۔

(v) جانداروں کے مشاہدے اور معائنے کے علم کو.......... کہتے ہیں۔

جوابات:

(i) پانی (ii) روشنی (iii) ایچ آئی وی

Programme on Immunization Expended (iv)

(v) بائیولوجی

(ب) درست اور غلط کی نشاندہی کریں؟

(i) تپ دق لاعلاج مرض ہے۔ (غلط)

(ii) کتاب المناظر البیرونی کی کتاب ہے۔ (غلط)

(iii) پولیو وائرس عصبی نظام پر حملہ کرتا ہے۔ (درست)

(iv) ایڈز چھوت کی بیماری نہیں ہے۔ (درست)

(v) بوعلی سینا طب کے بانیوں میں سے تھے۔ (درست)

سوال نمبر ۲: سائنس کی ترقی کے لیے کام کرنے والے دو سائنس دانوں کے نام اور کارنامے تحریر کریں؟

جواب: جابر بن حیان: جابر بن حیان کو علم کیمیا کا بانی کہا جاتا ہے جابر بن حیان نے کچھ دھاتوں کو پگھلا کر صاف کرنے، فولاد تیار کرنے، چمڑا ابنانے اور لوہے کو زنگ سے بچانے کے طریقے معلوم کیے۔

محمد بن زکریا الرازی: محمد بن زکریا الرازی فن طب میں اپنے زمانے کے علم العلاج سے پوری

طرح واقف تھے، انہوں نے ہی سب سے پہلے چیچک اور خسرہ کے اسباب، علامات اور علاج کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی تھی۔

سوال نمبر۳: ایڈز کن کن طریقوں سے پھیلتی ہے؟ اس سے بچاؤ کی تدابیر بیان کریں؟

جواب: ایڈز کا مرض ایک خاص وائرس سے پھیلتا ہے جو جسم کے مدافعتی نظام کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس مرض کی وجہ سے جو بھی بیماری انسانی جسم میں داخل ہوتی ہے، وہ سنگین صورت اختیار کر لیتی ہے اور انسان کو موت سے ہمکنار کر دیتی ہے۔ ایڈز کے وائرس کو ایچ آئی وی کہتے ہیں۔ ایڈز چھوت کی بیماری نہیں ہے اور نہ ہی چھونے یا مریض کے ساتھ یا ہاتھ ملانے یا بیٹھنے سے پھیلتی ہے۔ جن میں ایڈز کا وائرس پایا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ کمزور اور بیمار نظر آئیں، بعض اوقات ایڈز کی علامات ظاہر ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں اور انسان کو اس کا پتہ بھی نہیں چلتا۔ ایڈز کی علامات کی تشخیص ہونے کے بعد مریض تقریباً دو سال تک زندہ رہتا ہے۔ ایڈز کا وائرس انسانی خون اور جنسی رطوبتوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ وائرس تھوک، آنسو، پیشاب اور پسینے میں بھی پایا جاتا ہے۔ یہ بیماری خون یا خون کے اجزاء کی اجزاء منتقلی کے دوران متاثرہ شخص کے سرنج کے استعمال سے حاملہ ماں سے اس کے بچے میں متاثرہ شخص سے اس کے جنسی ساتھی میں منتقل ہوتی ہے۔

بچاؤ کی تدابیر: ایڈز اور اس جیسی دوسری بیماریوں سے بچنے کے لیے قرآنی احکام پر عمل کریں اور ہمیشہ اپنے جیون ساتھی تک محدود رہیں اگر انجکشن لگوانا ضروری ہو تو غیر استعمال شدہ سرنج استعمال کریں۔

سوال نمبر۴: بیکٹیریا سے پیدا ہونے والی بیماریاں لکھیں؟

جواب: بیکٹیریا سے پیدا ہونے والی بیماریاں درج ذیل ہیں۔

سمال پوکس، فلو، پولیو، خسرہ، ایڈز اور ہیپاٹائٹس۔ وائرس سے پیدا ہونے والی بیماریاں ہیں۔

﴿حصہ دوم: مطالعہ پاکستان﴾

سوال نمبر۵: (الف) خالی جگہ پر کریں؟

(i) امام احمد رضا کی پیدائش.........سن میں ہوئی۔

(ii) عدل و انصاف اسلامی قانون کا.........ہے۔

(iii) جنگ آزادی.........میں لڑی گئی۔

(iv) انگریز نے برصغیر پر.........سال حکومت کی۔

(v) ۱۲۰۶ء میں برصغیر میں.........نے اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی تھی۔

جوابات:

(i) ۱۸۵۶ء (ii) سرچشمہ (iii) ۱۸۵۷ء

(iv) ۹۰ (v) قطب الدین ایبک

(ب) مختصر جواب دیں۔

(i) برصغیر میں اشاعت اسلام کا سب سے پہلا سبب کیا تھا؟

جواب: برصغیر میں اشاعت اسلام کا سب سے پہلا سبب مسلمان تاجروں اور مبلغین کی آمد تھی۔

(ii) دوقومی نظریہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دوقومی نظریہ کا مطلب یہ ہے کہ برصغیر میں دو قومیں آباد ہیں۔ ہندو اور مسلم جو اپنے مذہب، زبان، ثقافت اور رہن سہن کے لحاظ سے مختلف ہیں لہٰذا ان کے لیے الگ الگ ملک کا ہونا ضروری ہے۔

(iii) نہرو رپورٹ کس سن میں پیش ہوئی؟

جواب: نہرو رپورٹ ۱۹۲۸ء میں پیش کی گئی۔

(iv) قائداعظم نے مسلم لیگ میں کب شمولیت اختیار کی؟

جواب: ۱۹۱۳ء میں قائداعظم محمد علی جناح رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

(v) قرارداد پاکستان کب اور کہاں منظور ہوئی؟

جواب: ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء منٹو پارک میں منظور ہوئی جو اب اقبال پارک کے نام سے مشہور ہے۔

سوال نمبر۶: انگریز کے خلاف جنگ آزادی کے محرکات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: انگریز کے خلاف جنگ آزادی کے محرکات درج ذیل ہیں۔

(۱) انگریز محکوم اقوام کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور ہر معاملے میں گورے کو کالے پر ترجیح دیتے ہیں۔

(۲) انگریز اس بات سے ڈرتے تھے کہ مسلمان دوبارہ اقتدار میں نہ آجائیں، یہی وجہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو سیاسی، اقتصادی اور سماجی لحاظ سے کچلنے کے لیے اپنی پوری طاقت استعمال کرتے تھے۔

(۳) انگریز حکومت برصغیر کے باشندوں بالخصوص مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں دلچسپی لے رہی تھی۔

(۴) سرکاری طور پر عیسائیت کی سرپرستی ہونے لگی۔

(۵) اسلامی قانون میں مداخلت شروع کردی گئی۔

(۶) کمپنی کی افواج دیسی سپاہیوں کے ساتھ ذلت آمیز اور امتیازی سلوک کیا جاتا تھا۔

(۷) مذہب کے خلاف احکام جاری کیے گئے مثلاً کسی سپاہی کو فوجی ملازمت کے دوران داڑھی رکھنے کی اجازت نہ تھی۔

(۸) جنگ آزادی کی ایک بڑی وجہ ایک نئی قسم کے رائفل اور چربی والے کارتوس تھے۔ نئے کارتوس پر گائے اور سور کی چربی لگی ہوئی تھی اس پر فوجی سپاہی غصے سے بے قابو ہو گئے۔

ان وجوہات کی بنیاد پر انگریز کے خلاف جنگ آزادی کا آغاز ہو گیا۔

سوال نمبر۷: قرارداد مقاصد کے اہم نکات بیان کیجیے؟

جواب: ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو اس وقت کے وزیراعظم نواب زادہ لیاقت علی خان نے قانون ساز ادارے میں ایک قرارداد پیش کی جس میں ان نکات کی نشاندہی کی گئی، جن کی بنیاد بنا کر ملک کے مستقبل کا دستور بنایا جائے گا۔ قومی اسمبلی نے اس قرارداد کو اکثریت سے منظور کر لیا۔ اس قرارداد کو عرف عام میں ''قرارداد مقاصد'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس قرارداد کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) **اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:** اس قرارداد میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر استعمال کیا جائے گا، جو کہ عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

(۲) **اسلامی اقتدار کی پابندی:** قرارداد مقاصد میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ پاکستان میں اسلامی اقتدار مثلاً جمہوریت، آزادی، رواداری اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا جائے گا۔

(۳) **اسلامی طرز زندگی:** مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلام کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے بہتر اور مناسب ماحول فراہم کیا جائے گا۔

(۴) **اقلیتوں کا تحفظ:** پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلم شہریوں کو اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

(۵) **بنیادی حقوق کی فراہمی:** تمام شہریوں کو کسی نسلی، معاشرتی، معاشی و مذہبی تعصب کے بغیر تمام شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

(۶) **وفاقی نظام حکومت:** قرارداد مقاصد میں وضاحت کر دی گئی کہ پاکستان کا نظام وفاقی جمہوری ہو گا جو کہ عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

(۷) پسماندہ علاقوں کی ترقی: قرارداد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور انہیں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے گا۔

(۸) عدلیہ کی آزادی: قرارداد مقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ عدلیہ اپنے کاموں میں بالکل آزاد ہوگی اور بغیر کسی دباؤ کے کام کرے گی۔

(۷) اُردو قومی زبان: اسی بات کی نشاندہی کی گئی کہ ملک کی قومی زبان اردو ہوگی۔

سوال نمبر ۸: ۱۹۴۵ء کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کی کامیابی کی تفصیل بتائیں؟

جواب: ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد لاہور کے بعد مسلم لیگ نئے دور میں داخل ہوگئی اور بڑی تیزی کے ساتھ مسلم لیگ ایک عوامی جماعت بن گئی۔ اس کی شاخیں برصغیر کے اکثر علاقوں میں قائم ہوگئیں اور اس کا پیغام ہر اس علاقے میں پہنچ گیا جہاں مسلمان آباد تھے، مسلم لیگ کی مقبولیت اور مطالبہ پاکستان کو برصغیر کے مسلمانوں کی حمایت کا ثبوت ۱۹۴۵،۴۶ء کے انتخابات میں ملا۔ مسلم لیگ نے ان انتخابات میں دو بڑے مطالبے کی بنیاد پر حصہ لیا۔

(۱) مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے۔

(۲) مسلم لیگ کا مطالبہ قیام پاکستان ہے۔

مرکزی اسمبلی کے انتخابات منعقد ہوئے۔ دسمبر ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لیے مخصوص تمام نشستیں جیت لیں اور مسلم لیگ کے امیدواروں کے اکثر مخالفین کی ضمانتیں ضبط ہوگئیں۔ پھر فروری ۱۹۴۶ء میں انتخابات منعقد ہوئے جن میں مسلم لیگ کے امیدواروں نے زبردست کامیابی حاصل کی۔

☆☆☆☆☆☆



شرح آثار سنن

علامہ لیاقت علی رضوی



شبیر برادرز
بی-40 اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
Email: shabbirbrother786@gmail.com